برسات کی راہ تم دیکھتے ہوگے اوسیطرح تو زمین کے اور گاہک بھی دیکھتے ہونگے اور جب
برسات کی رت اچھی ہوئی تب نمبردار کو بھی تو خیال ہوگا کہ اب تم ضرور زمین لوگے اور
وہ اس بھروسے پر تمسے اضافہ مانگے گا اور جو تم اگر و گر کروگے تو تمھاری زمین کا دوسرا
گاہک لاکر کھڑا کریگا جس سے تم دب جاؤگے اور نمبردار کا منہ مانا نہین تو کچھ تو اضافہ تمین
دوگے اسواسطے بہتر ہی کہ ایسے وقت مین پٹہ لے لو کہ تم اور نمبردار دونون دبدھا مین
ہو اور پرمیشر کی مہر کے بھروسے پر کام کرو کہ وہ فایدہ دلاویگا تو ہوویگا اور یہ بھی خیال کرو کہ جو
اساڑہ اچھا برسا اور تمنے زمین بھی لی اور پھر ساونون مین سوکھا ہوا تو کیا کروگے۔

کاشتکار۔ بیشک آپ سچ کہتے ہین اور یہ ہماری چوک ہی کہ پہلے سے پٹہ نہین
لیتے مگر نمبردار تو بے اساڑہ برسے پٹہ دینے پر رجوع ہی نہین ہوتے۔

سمجھدار۔ البتہ یہ سچ ہی اور وہ کیون رجوع ہونگے اسواسطے کہ وہ تو اپنی
لون گانٹھتے ہین مگر جب تم سب ایکا کرلو اور اپنا ارادہ ظاہر کردو کہ بیساکھہ آئے پیچھے مین
نمبردار پٹہ نہ دیوے گا تو زمین پھر نہ جوتین گے بلکہ دوسرے گانون مین پاہی سے
زمین ٹھہراؤ تو نمبردار لاچار ہوجائیگا اور آپ ہی آپ پٹہ لکھہ دیوے گا۔

کاشتکار۔ یہ تو سچ بات ہی مگر ہم لوگون مین ایکا کہان ہوتا ہی۔

سمجھدار۔ یہ بھی ایک بڑی غلطی ہی اور اچھے کام مین ایکا نکرنا بربادی کی جڑ ہی
جو لوگ ایکا کے کام نہین کرتے وہ ہمیشہ خراب ہوتے ہین حتی کہ نیک بخت آدمی



فہرست مطالب دیگر

فہرست مطالب ایکٹ لگان مشمولہ مفید الزارعین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً اکثر دیکھا اور تجربہ کیا کہ بوجہ جہالت اور کم فہمی رعایا کاشتکار و زمیندار بیفائدہ آپسمین لڑتے اور عدالتون کے دروازون پر خاک اوڑاتے ہین اور اپنے اون ایام کو کہ جنکو ترددِ زمین اور ترقی زراعت مین صرف کرنا چاہیے مفت کے جھگڑون مین جو تھوڑے سے غور و سمجھ سے فیصلہ ہوسکتے ہین کھوتے اور برباد کرتے ہین اور بعد خرچ کثیر و تضیع اوقات عدالت کی زبردستی سے اوسی راہ پر چلتے ہین جو بدون حکم عدالت کے اختیار کرسکتے تھے اور غور کرنے سے وجہ اس خرابی اور پریشانی کی یہ معلوم ہوئی کہ نہ کاشتکار اپنے زمیندارون کے حق پہچانتے ہین نہ زمیندار کاشتکارون کی رعایت واجبی کرتے ہین اور اس لاعلمی سے کبھی کاشتکار اپنے خیال مین اپنے کو مالک زمین سمجھنے لگتے ہین اور

کبھی مالکان زمین کاشتکارون کو محض اپنا غلام تصور کرتے ہین اور ایک دوسرے سے
جو معاملہ کرتے ہین وہ ظلم یا بے ادبی پر محمول ہوتے ہین اور نوبت مناقشہ کی
آتی ہی اور بوجہ بے علمی اون قواعد و قانون قدرتی تہذیب اخلاق یا اوس
دستور العمل پر جو سرکار دولتمدار نے کاشتکارون اور مالکان زمین کے جھگڑے
مٹانے کے واسطے بنائے ہین سمجھنے کی قدرت رکھتے ہین نہ شدت جہالت سے
رفع جہالت پر بالطبع رغبت کرتے ہین لہذا مجکو بنظر محبت ہموطنی عموماً زمیندارون
اور کاشتکارون کی بھلائی کی نظر سے خیال ہوا کہ ایک رسالہ سریع الفہم مین منشا اور
مطالب قانون لگان جو اودہ مین جاری ہی لکھون تاکہ بدون دقت جاہل کاشتکار بھی
صرف سنکر سمجھہ لین اور اصلی قانون سے اپنے اپنے مطالب کے ڈھونڈھ لینے مین مدد پاوین اور
بھی اپنے حقوق کو پہچان لین اور بے اصل جھگڑون کا نتیجہ خود نکال کر اپنی ہار جیت کا
اندازہ کر لین اور بدون جانے عدالت کے اپنے آپس ہی مین نپٹ لین اور کتاب مذکور
ایسی دلچسپ اور سیدھی سادھی بول چال مین ہو کہ ہر قسم کے کاشتکارون کو اوسکے
سننے سے یہ حرص پیدا ہو کہ اپنے لڑکون کو پڑھائین اور اونکی زبان سے اپنی
عورتون تک کو سنوائین اور فائدہ اوٹھائین چنانچہ بنام نامی بندگان جناب
خجستہ خطاب جلیل الشان رفیع المکان امارت وایالت مرتبت ابہت و نبالت
منزلت عظمت وجلالت منقبت جناب کرنیل ایف آی مکنڈو صاحب بہادر
سکرٹری چیف کمشنر بہادر ملک اودہ کہ جنکے محامد و اوصاف کے بیان مین قدرت
زبان قاصر اور محاسن اخلاق و فضائل مین قلم سینہ چاک اور سر بریدہ متعذر ہی
و بدبہ خداداد سے شیرون کا پتہ پانی ہوتا ہی دعویداران شجاعت کا سامنے

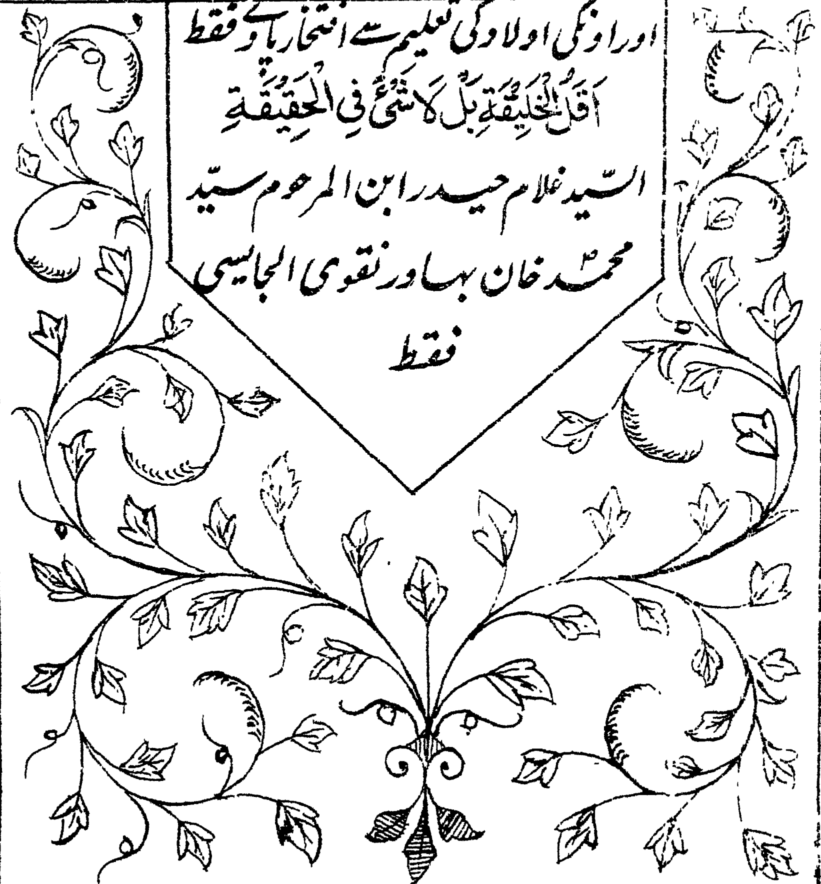
جانے مین کلیجہ ہلتا ہی جو وسخا مین حاتم قبر مین شرماتا ہی عدل و داد مین نوشیروان
اگر زندہ ہوتا مداحی کرتا حاصل یہ ہی کہ میری زبان کج مج بیان اون اوصاف کو جسے
ذات ستودہ صفات متصف ہی کب بیان کر سکتی ہی اور مجھ بیمقدار کا حوصلہ ہی جو حسب الارشاد
مین اونکا شکر کر سکتی ہی مین نے اس کتاب کو ترتیب دیا تا کہ جہانتک لوگون کی نظر
گذرے میری موفی اور صاحب محتشم الیہ بہادر کی عنایت کا اظہار ہو الا بعد ترتیب
کرنے کے جرأت نہوئی کہ ملازمان حضور ممدوح کے روبرو پیش کرون اور اس رسالہ
مختصر کو نظر فیض اثر سے گذرانون ڈرتے ڈرتے حضور مین جناب فیضمآب بیخ کن بنیاد
ظلم و بدعت رافع لوائے نصفت و عدالت رعیت نواز غریب پرور جناب میجر
چارلس کلنمٹ شا صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کھیری کے پیش کیا صاحب
ممدوح نے اسقدر پسند کیا کہ اپنے رپورٹ سالیانہ مین خوبی کتاب کا تذکرہ مندرج کیا
اور جناب معلی الالقاب مرکز دوائر المناقب والمفاخر منبع انہار المکارم والمآثر دانش آموز
آفرینش و دیدہ افروز بینش فہرست صحائف ایالت کمالات و فضائل و شیرازہ مجموعہ
فنون خصائل جناب مسٹر کالن برونناگ صاحب بہادر ڈائرکٹر سررشتہ
تعلیم اودہ کے ملاحظہ کے لیے ارسال کیا صاحب محتشم الیہ نے بنظر قدردانی
اسدرجہ مقبول و منظور کی کہ مدرسون مین کاشتکارون کے لڑکون کے لیے رائج
ہونا تجویز فرما کر واسطے چھاپنے کتاب کے ایما کیا اور مدعاے دلی احقر پورا کر دیا
مین نے منشی صاحب عالی ہمم سراپا کرم منشی نول کشور صاحب کی خدمتمین
ارسال کی الّا نامساعدت ایام سے وہ کتاب اونکے دفتر کے بحر ذخار ناپیدا کنار مین
اسطرح غائب ہوئی کہ ساحل مراد کو نہ پہونچی اور وہ تردد و سعی بیشمار اسطرح بیکار ہوئی

ہر چند پھر خاطر فگار کو جرأت باقی نتھی مگر خیال پسند جناب صاحب ڈائرکٹر بہادر نے
باوصف فرط انتشار طبیعت وکثرت کار وبار مفوضہ لکھنے پر لاچار کیا اور دوبارہ
اس نسخے کو لکھکر تیار کیا ہر چند اس کتاب کے جمع کرنے مین سعی ہوئی ہی اور
مطالب قانونی بہ صحت لکھے گئے ہین تاہم یہ کتاب نہ کوئی قانون مستند ہی
نہ بحکم سرکار بنائی گئی ہی کہ اسکے مضامین پر استدلال یا حجت ہو بلکہ واسطے آگاہی
عوام وتعلیم کاشتکارون کے لکھی گئی ہی امید ہی کہ مقبول نظر کیمیا اثر جناب
صاحب ڈائرکٹر بہادر ہوکر شائع ومفید کاشتکاران واہل زراعت ہو
اور اونکی اولاد کی تعلیم سے افتخار پائے فقط

اَقَلُّ الْخَلِیْقَۃِ بَلْ لَا شَیْءَ فِی الْحَقِیْقَۃِ

السیّد غلام حیدر ابن المرحوم سیّد
محمد خان بہادر نقوی الجایسی

فقط



حصۂ اوّل

مفید الزارعین

جسمین جمیع قواعد لینے پٹہ اور ادائے لگان اور حصول رسید تدابیر
دفعیہ بدسلوکی مالکان و رعیت اور حقوق رعایا مندرج ہین

بنام نامی

صاحب جلیل الشان رفیع المکان امارت و ایالت مرتبت اصابت و نبالت
منزلت جناب کرنیل ایف آئی مکنڈرو صاحب بہادر
سکرٹری جناب صاحب چیف کمشنر بہادر جناب سید غلام حیدر خانصاحب بہادر
ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع لکھیم پور کھیری نے مرتب کیا

بقدردانی و اعزاز افزائی

جناب مرکز دوائر المناقب و المفاخر و انبار المکارم و المآثر جناب مسٹر کالن
اے آر برونگ صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم صوبۂ اودھ

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین چھاپا گیا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو بات پہلے منہ سے نکلے یا جو لفظ قلم سے لکھی جاوے وہ دنیا کے پیدا کرنیوالیکی تعریف ہونی چاہیے کہ جسنے ایک ادنیٰ اشارے مین بے کسی کی مدد کے سارے جہان کو پیدا کیا و انگشت خوبیون سے دنیا کو سنوارا اگر کسی ایک خوبی کی بناوٹ اور اوسکے فائدے پر کوئی چاہے کہ غور کرے تو ساری عمر تمام کرنے پر بھی نتو اوس خوبی کی بناوٹ کو سمجھے نہ اوس سے جو فائدے پہونچتے ہین اونکا شکر کرسکے مگر ہر فائدے پر اوسکی درگاہ مین گھٹنے ٹیکے اور ماتھا زمین پر رگڑے اوسکے بعد ہمکو خود اپنا حال سوچنا چاہیے کہ اوسکی بے شمار نعمتون مین سے ایک عقل کا مادّہ ہی جو سارے جاندارون سے کرتارنے ہمکو زیادہ دیا ہی کہ جب ہم اوس مادّہ کو کام مین لاتے ہین اور بڑہایا چاہتے ہین تو وہ بڑھنے لگتا ہی اور جیون جیون وہ بڑھتا ہی ویون ویون مرتبہ ہمارا زیادہ ہوتا جاتا ہی اور آخر کو ہم عقلمند ہوجاتے ہین عقل ہی کے بدولت ہم جہان کی ساری کائنات پر حکومت کرتے ہین اور اپنے چھوٹے سے ڈیل ڈول سے

بڑے بڑے زور آور جانورون کو زیر کر لیتے ہین اور جو چاہتے ہین اونسے کام
لیتے ہین حقیقت مین عقل بہت بڑی نعمت ہی اور یہی ایک دولت ہمارے پاس
ایسی ہی کہ جسکی مدد سے جو ہم چاہتے ہین کر گذرتے ہین نہین تو ہم اپنی حقیقت
دیکھتے ہین کہ سب سے کم زور اور لاچار ہمین کو کرتار نے پیدا کیا ہی تھوڑی سی گرمی
اور سردی مین ہم ماندے اور لاچار ہو جاتے ہین اور ہر بات مین اور جاندارون کے
مقابلہ مین بہت سی چیزون کے محتاج ہین بے محنت کے اگرچہ کوئی جاندار کچھہ
حاصل نہین کر سکتا مگر اور جاندارون کو جو چیز تھوڑی محنت سے ملجاتی ہی وہی چیز
ہمکو بڑی محنت سے حاصل ہوتی ہی اور جاندارون کے کام بے دوسرون کی مدد کے
چل جاتے ہین پر ہم بے اپنے و پرائے کی مدد کے کچھہ نہین کر سکتے ہر بات مین ہمکو دوسرون کی
مدد کی احتیاج ہوتی ہی سارے جاندار پیدا ہوتے ہی تھوڑے عرصے مین اپنے پاؤن سے چلنے
پھرنے لگتے ہین مگر ہم عرصے تک اوٹھ سکتے ہین نہ کچھہ اپنے اختیار سے کر سکتے ہین
غرض جہان ہمکو ہر طرح کی قدرت ہی وہان ہم مددگارون کے بالکل محتاج ہین اور بے مدد
نہ اپنی کھانے کی چیزین پا سکتے ہین نہ پہننے کا بندوبست کر سکتے ہین اور جب یہہ ہم
سمجھہ چکے کہ ہمکو بہت سے مددگارون سے مدد ملتی ہی تو ہمکو لازم ہی کہ جتنے اپنے
پیدا کرنے اور بڑائی بخشنے والے کا شکر کرتے ہین اوتنا ہی اپنے مددگارون کا احسان
نہ بھولین اور ہر ایک کی مددگاری کو دھیان مین رکھین اور غور کرین کہ اون مدد
کرنیوالون مین سے ہمارے بڑے مددگار کون ہین تو ظاہر ہوگا کہ وہ لوگ کہ جو زمین سے
ہمارے واسطے کھانے و پینے کی چیزین پیدا کرتے ہین یعنی کھیتی کرنیوالے کہلاتے ہین ہم لوگونکے بڑے احسان کرنیوالے ہین
اور جو ایسے محسنون کی قدر نہین کرتا اور اونکو ناچیز جانتا ہی وہ اپنے رزق کے برتن کو

ٹھکراتا ہی اور جو بادشاہ اونکو چھوٹا گنتا ہی وہ اپنے حق مین آپ کانٹے بوتا ہی جسقدر کھیتی کرنے والے ہین اگرچہ ہم اون سب کے احسان مند ہین مگر کھیتی کرنے والون کے دو تھوک ہین ایک کاشتکار جو اپنے ہاتھ پاؤن سے محنت کرتے ہین اور زمین جوتتے اور بوتے ہین اور دوسرے وہ کہ جو کاشتکارون کے ہاتھ پاؤن کے بدولت ہاتھی گھوڑے باندھتے ہین اور دولت جمع کرتے ہین اور مالک زمین یا زمیندار کہلاتے ہین سو اونکا درجہ کاشتکارون سے بہت اونچا ہی اور وہ بہت دولتمند اور مالدار ہوتے ہین اور کاشتکار بیچارے کم مقدور اور بے مایہ ہوتے ہین تو بھی زمیندارون کی دولتمندی کی جڑ وہی کاشتکار ہین جو اپنے ہاتھ پاؤن کے زور کو خرچ کرتے ہین ماہ پوس کا جاڑہ جیٹھ بیساکھ کی دھوپ اور ساون بھادون کی جھڑی اپنے سر پر لیتے ہین سو چاہو اون زمیندارون اور کاشتکارون مین کچھ بھی فرق ہو پر ہمارے دونون مددگار اور احسان کرنے والے ہین اور ہمکو چاہیے کہ اون دونون کو جدا جدا سمجھین اسواسطے کہ بے اون دونون کی میل جول کے ہمکو نفع نہین پہونچ سکتا اور اسیواسطے ہمکو چاہیے کہ دونون کی قدر برابر کرین یہ مانا کہ زمیندارون کا رتبہ کاشتکارون سے اونچا ہی لیکن وہ زمیندار عزت دار ہین کہ جو اپنے کاشتکارون کی محنت کو پہچانتے ہین اور اونکی قدر کرتے ہین اور اونکے راضی اور خوش رہنے کا بندوبست کرتے ہین اور اونکو اپنے ہاتھ پاؤن کیطرح مانتے اور پرداخت اور پرورش کرتے ہین اور سمجھدار کاشتکار بھی اپنے مالکون کو اپنی جان کیطرح خیال کرکے ویسے ہی اونکے حق کی حفاظت کرتے ہین کہ جیسے ہاتھ پاؤن اپنی جان کی نگہبانی کرتے ہین اور اپنے مالکون کو اپنے گاڑھے پسینے کی جو کمائی دیتے ہین اوسکو اکارت نہین جانتے بلکہ سمجھتے ہین کہ اونکی کمائی سے جو کچھ اونکے مالکون کو پہونچتا ہی

وہ پھر اونھین کے کام آتا ہی مگر کیا افسوس کی بات ہی کہ بہت جگھہ اسکے خلاف ہم دیکھتے ہین
کہ کاشتکار اپنے کو اور مالک اپنے کو کھینچتے ہین اور ایسے کرتوت سے کرتار کے اوس
بڑے انعام کو جو عقل ہی بگاڑ دیتے ہین اور جانورون کیطرح اپنے اپنے نفع کو جدا جدا
سوچتے ہین اور آخر کو دونون برباد ہوجاتے ہین پھر نہ کاشتکارون کی کمائی سے
مالکون کو اور نہ مالک کی زمین سے کاشتکارون کو فائدہ پہونچتا ہی اور ایسا حال
ہوجاتا ہی جیسا کہ جب دل اپنے ہاتھہ پاؤن کی سستی اور کاہلی سے بگڑ جاتا ہی اور
اپنا کام چھوڑ دیتا ہی اور ہاتھہ پاؤن کے زور پہونچانے سے ہاتھہ اوٹھا لیتا اور مُنہ
موڑ لیتا ہی پھر نہ حلوا پوری کھانا کام آتا ہی نہ پلاؤ قورمہ بلکہ وہ سب اکارت جاتا ہی
اور فائدے کی جگھہ نقصان پیدا ہونے لگتا ہی اور آخر کو ہوتے ہوتے ہاتھہ پاؤن بھی
بیکار ہوجاتے ہین اور ایسے ہی نادان کاشتکارون و زمیندارون کے معاملہ
مین ملک کے بادشاہ کو ہاتھہ ڈالنا پڑتا ہی کیونکہ اونھین کی کمائی تو بادشاہت
کے خزانے کی پونجی ہوتی ہی اور جبکہ کاشتکارون اور زمیندارون کے بیچ مین
جھگڑا پڑتا ہی تو بادشاہ کو کوئی دستور باندھنا پڑتا ہی جسکے دباؤ سے دونون اپنی
اپنی حد سے باہر پاؤن نہ پھیلائین تھوڑے دن کا ذکر ہی ایک بڑے سمجھہ دار اور
ہوشیار آدمی جو اپنے مالک کے کام کے واسطے اودہ کے صوبون مین سفر کرتے تھے
ایک ایسے گانون مین پہونچے جہان کہ کاشتکارون اور زمیندارون مین پھوٹ
پڑی ہوئی تھی اور کاشتکارون نے اپنے دل مین ٹھان رکھا تھا کہ جسطرح زمیندار
زمین یا گانون کے مالک ہین وہ بھی اپنے اپنے کھیتون کے مالک ہین اور اس
بے سمجھی سے ایسے ایرپھیر مین پڑے تھے کہ سرکار کو اونکے واسطے قانون بنانا پڑا تھا

پر وہ ایسے نادانی کے نشہ مین متوالے تھے کہ اوس قانون کے سمجھنے کی لیاقت
نہ رکھتے تھے بلکہ بے سمجھے ہر ایک کے آگے دوکھڑا روتے تھے جبکہ وہ سمجھدار آدھی
گانون مین پہونچے تو اوس گانون کے کاشتکار اس ارادے سے دوڑے
کہ اپنا دکھ سکھ کہکر اپنے حق کی پوچھ پانچھ کرین وہ سمجھدار آدمی ایسے تھے کہ مالکون
اور کاشتکار دونون کے حق کو پہچانتے تھے اون کاشتکارون کو اپنے پاس
آتے دیکھکر خوش ہوئے اور جیسی چاہیے تھی اونکی آوبھگت کی اور بعد بوتھنے
خیم کسل اونسے پوچھا کہ کیون جی تم کہان اور کس ارادے سے آئے ہو یہ سنکر ایک
(بکیا اور سنعیرم) کاشتکار بولا۔

کاشتکار۔ سرکار کے یہان بھی کچھہ سیر ہوتی ہی۔

سمجھدار۔ نہین ہمتو کھیتی نہین کرتے ہین مگر کھیتی کرنے والون کو بہت
اچھا سمجھتے ہین اور جانتے ہین کہ کھیتی کرنے والے ہمارے بڑے مددگار ہین۔

کاشتکار۔ بھلا سرکار کا کوئی گانون بھی ہی۔

سمجھدار۔ نہین ہمارے پاس گانون بھی نہین ہی مگر جنکے پاس گانون ہین وہ
جو زمینداری رکھتے ہین وہ بڑے عزت دار ہوتے ہین اور کاشتکار اور زمیندار
دونون ملکر ہماری مدد کرتے ہین۔

کاشتکار۔ کیون صاحب کاشتکار اور زمیندار آپ کے کسطرح مددگار ہوئے
اور آپ کی کیا مدد کرتے ہین۔

سمجھدار۔ دیکھو ہمارے کھانے کے واسطے طرح طرح کا غلہ پیدا کرتے ہین
جسے ہم کھاتے ہین اور کپاس اور سن پیدا کرتے ہین جس سے ہمارے کپڑے

بنتے ہین یہ کیسی بڑی مدد ہی اور اگر یہ مدد ہمکو نہ ملتی تو کھانا کپڑا کہان سے آتا۔

کاشتکار۔ کھانا اور کپڑا تو آپکو آپ کا روپیہ حاضر کرا دیتا ہی۔

سمجھدار۔ ہان یہ تو سچ ہی مگر جب غلّہ ہی نہو اور کپاس ہی نہ ملی تو روپیہ ہمارے پاس کہان سے لاوے۔

کاشتکار۔ پھر اگر یہ سچ ہی تو آپ کے نزدیک کاشتکار اور زمیندار دونون کیا برابر ہین۔

سمجھدار۔ نہین دونون برابر نہین ہین زمیندارون کا مرتبہ زیادہ ہی اور کاشتکارون کا اوس سے کم مرتبہ ہی۔

کاشتکار۔ کیون صاحب جبکہ آپ یہ کہہ چکے کہ کاشتکار نہون تو ہمارے واسطے غلہ اور کپاس کون پیدا کرے تو پھر آپ زمیندار کا رتبہ کاشتکارون سے زیادہ کیون بتلاتے ہین اسواسطے کہ زمیندار تو آپ کے واسطے غلہ پیدا نہین کرتے اور اور اگر آپ زمیندارون کے مرتبے کو کاشتکارون کے مرتبے سے اونچا جانتے ہین تو بنیے اور بزازون کے رتبے کو زمیندارون سے بھی زیادہ سمجھنا چاہیے کہ وہ غلہ و کپڑا رکھتے ہین۔

سمجھدار۔ نہین نہین تم ناراض مت ہو بنیون اور بیوپاریون اور مہاجنون اور جولاہون اور کوریون اور بہتون اور بزازون کو بھی ہم اپنا مددگار جانتے ہین مگر زمیندار اور کاشتکار دونون اونکی جڑ ہین۔

کاشتکار۔ پھر صاحب اگر یہ بات ہی تو اصل جڑ تو کاشتکار ہین آپ زمیندارون کو بڑا کیون سمجھتے ہین اور اونکو کسطرح کی بڑائی ہمپر دیتے ہین۔

سمجھدار۔ سوچو کہ زمیندار زمین کے مالک ہین اور جب تم کو وہ زمین دیتے ہین تب تم پاتے اور جوتتے اور بوتے ہو اگر وہ تمکو زمین ندیوین تو تم کہان سے کاشتکار ہو اور ہمارے واسطے غلّہ پیدا کرو۔

کاشتکار۔ اور جو ہم نہوون تو زمیندار کیا اپنی زمین لیکر چاٹین ہم جان جوکھم کرکے زمین کو کماتے ہین اور اناج پیدا کرتے ہین۔

سمجھدار۔ پہلے یہ کہو کہ عورت کا مرتبہ بڑا ہی یا مرد کا اسکا تم پہلے جواب دیدو اور ہمکو سمجھا دو۔

کاشتکار۔ واہ صاحب کہین پرس کے برابر استری ہوسکتی ہی عورت عورت ہی اور مرد تو سردار ہی مرد کا رتبہ بڑا ہی۔

سمجھدار۔ اچھا صاحب یہ بات ہمنے مانی مگر اب تم یہ بھی بتاؤ کہ تم اپنی مان کا مرتبہ بڑا جانتے ہو یا باپ کا۔

کاشتکار۔ ہمتو مان اور باپ دونون کا مرتبہ برابر جانتے ہین۔

سمجھدار۔ ابھی تو تمنے کہا تھا کہ مرد کا مرتبہ بڑا ہی اور اب استری اور پرکھ دونون کا رتبہ اپنے ہی مُنہ سے برابر کہتے ہو اسکا کیا سبب ہی۔

کاشتکار۔ ہمکو مان اور باپ دونون نے ملکر پیدا کیا اسواسطے ہم برابر رتبہ بیان کرتے ہین اور جو ہمنے پہلے کہا تھا تو اس راہ سے تھا کہ جورو کا رتبہ خاوند سے زیادہ نہین ہی۔

سمجھدار۔ ہمارا مطلب یہ نہین تھا کہ جورو کا رتبہ بڑا ہی یا خاوند کا ہمارا مطلب یہ تھا کہ جبتک ایک مرد و ایک عورت بے بیاہے ہین تو اوسوقت اون دونون کے

رہتے ہیں کچھ برائی ہی یا نہیں۔

کاشتکار۔ نہیں تب تو کچھ بڑائی اور چھوٹائی نہیں ہی اور دونون کا رتبہ برابر ہی کیونکہ نہ بے مرد کے عورت کا کام چلتا ہی نہ بے عورت کے مرد کا۔

سمجھدار۔ یہ تو تمھارے کہنے سے ثابت ہوگیا کہ عورت اگر اکیلی ہو تو نکمی اور مرد بھی اکیلا ہو تو اوس سے کچھ فائدہ نہین نکل سکتا مگر جب دونون ملین تو فائدہ اونسے پیدا ہوتا ہی تو ایسا ہی کاشتکار اور زمیندار کا حال سوچو کہ بے دونون کے ملے کچھ فائدہ ہمارے واسطے پیدا نہین ہو سکتا۔

کاشتکار۔ البتہ ہماری اب سمجھ مین آیا کہ جسطرح کی بڑائی ہم مرد کو دیتے ہین اوسیطرح کی آپ زمیندار کو دیتے ہین ہمکو بھی آپ نہین گھٹاتے اور آپ کی اتنی باتون سے ہمکو دلجمعی ہوئی کہ آپ ہر بات کو انصاف سے کہتے ہین اور اسیواسطے ہمارا جی چاہتا ہی کہ آپ سے کچھ اپنی بھلائی کی باتین پوچھین۔

سمجھدار۔ بے شک تم جو پوچھا چاہتے ہو پوچھو ہم اپنی عقل اور سمجھ کے موافق تمکو بتائینگے اور خاطر جمع رکھو کہ ہم نہ تمھاری طرفداری کرینگے اور نہ زمیندارونکی۔

کاشتکار۔ پرمیشر آپ کو سلامت رکھے مگر ہم کیا کہین کہ ابتو زمیندار اور تعلقہ دار ہم لوگون پر بڑی زبردستی کرتے ہین اور ہمارے کچھ بنائے نہین بنتی۔

سمجھدار۔ تو جی کچھ لوہے گن اور کچھ لوہارے تم اپنے رتبہ کو نہین پہچانتے ہو اور جیسا ہمارے سامنے تمنے کہا کہ ہمارا اور زمیندار کا رتبہ برابر ہی اسیطرح نادانی سے کاشتکار کچھ خرابی تو آپ پیدا کرتے ہین اور کچھ زمیندار بھی اپنے رتبے کو بڑھاتے ہین۔

کاشتکار۔ سنو صاحب ابھی آپ نے کہا تھا کہ ہمارے نزدیک کاشتکار اور زمیندار کا رتبہ برابر ہی اب پھر زمیندار کو آپ بڑائی دینے لگے۔

سمجھدار۔ تم بہت جلدی سے گھبرا جاتے ہو ہمنے جو مرتبے مین زمیندارون اور کاشتکارون کو برابر کہا تھا وہ تو اوس راہ سے تھا کہ جیسا تمنے مان و باپ کا درجہ برابر بتلایا تھا یا کہ اوس حال مین کہا تھا کہ جبتک ایک دوسرے کے جورو و خاوند نہ بن جاوین اور اب جو گھٹا دیا سو اوس صورت مین کہا کہ جب عورت مرد کا ناتا ہوگیا سو ناتا ہونے پر اگر عورت مرد کی برابری کرے تو کیونکر ہوسکتا ہی بہت سی باتین ایسی کہ جسمین عورت کو چاہیے کہ مرد سے اپنا رتبہ گھٹا ہوا جانے اور بہت سے معاملے ایسے ہین کہ جسمین مرد کو چاہیے کہ عورت کی عزت اور آرام کا بندوبست اپنے سے زیادہ کرے۔

کاشتکار۔ ہان یہ بات آپ نے ایسی اچّھی کہی کہ ہمارے دل مین اگئی لیکن جب عورت خاوند مین نہ بنے اور کسی کے سلجھائے اونکی اولجھن نہ سُلجھے تو پھر آخر اوسکے واسطے کوئی دستور ہی جس سے عورت اور مرد دونون قائل ہوجاتے ہین ہمارے اور زمیندارون کے واسطے کیا قاعدہ سرکار نے رکھا ہی کہ ایک ہی معاملے مین کبھی ایک کاشتکار زمیندار سے جیت جاتا ہی اور دوسرا ہار آتا ہی۔

سمجھدار۔ جو قاعدہ و قانون سرکار نے ایسے جھگڑالو زمیندارون و کاشتکارون کے واسطے بنایا ہی اوس قانون سے ایک ہی طرح کا انصاف ہوتا ہی مگر کہنے اور سمجھنے کا پھیر ہی دیکھو کہ زمین کا کام یہ ہی کہ جو بیج اوسمین پڑے جم اوٹھے مگر تم دیکھتے ہوگے کہ بہت سے کھیت بوئے جاتے ہین اور نہین جمتے۔

کاشتکار ۔ بیج کے نہ جمنے کا سبب یہ ہوتا ہی کہ یا تو ٹھیک وقت پر نہیں بویا جاتا یا بیج اچھا نہین ہوتا یا بے وقت پانی برس پڑتا ہی سو یہ تو چوک بونے والونکی ہی۔

سمجھدار ۔ یون ہی سمجھو کہ قانون ایک ہی ہی اور قانون کا مطلب فایدہ پہونچانے کا ہی لیکن اگر کچھ لڑنے والے تو ٹھیک وقت پر اور کچھ بے وقت قانون سے کام نکالنا چاہین تو ضرور جنھون نے ٹھیک طور سے لڑائی کی وہ جیت جایئن گے اور جنھون نے بے وقت کا جھگڑہ باندھا ہار جایئن گے اور اسمین قاعدے اور قانون کا کچھ دوکھہ نہین ہے۔

کاشتکار ۔ یہ بات آپ نے درست کہی پر یہ کاہے سے معلوم ہو کہ ٹھیک وقت لڑائی کا کون ہی اور کس معاملے مین لڑائی کرکے جیت کی امید رکھین و کسمین ہار کی۔

سمجھدار ۔ یہ تو قانون کے جاننے ہی سے معلوم ہوگا اور جب تمھاری سمجھ مین قانون اور قاعدے ویسے ہی آجاوینگے جیسے تمکو اور کھیتی کے دستور یاد ہین تو قانون سے تمکو فائدہ پہونچے گا۔

کاشتکار ۔ ہماری سمجھ مین نہ آویگا ہم تو خوب دیکھتے ہین کہ دو آدمیون نے ایک ہی بات کی لڑائی کی اور ایک ہی وقت دونون نے نالش بھی کی اور دونو کا معاملہ بھی ایک ہی صورت کا تھا مگر ایک ہار گیا دوسرا جیت آیا اسی سال یہ حال ہوا کہ ہمارے راجہ صاحب کے کارندے نے ساؤھو و مادھو کورمی و اودی سنگہ ٹھاکر کی زمین چھین لی اور تینون نے ایک ہی دن نالش کی اور بہت سی خاک چھانی پر اون تینون مین سے ساؤھو تو اپنی زمین سرکار سے پھیر لائے

اور یہ دیکھو چلین سے بیٹھے ہین اور مادھو جو سادھو ہی کے بیٹے کا لڑکا ہی اور گردن جھکائے بیچارہ یہان بیٹھا ہی نیبو نون چھوڑ کے عدالت سے پھر آئے اور اُودی سنگہ کی تو کچھ بھی نہ چلی اور ایسے ہی رامپور مین وہان کے چودہری صاحب نے نتھوا کورمی اور رام پرشاد پانڈے کے ہل چھڑوا دیے تھے اور دونون نے نالش کی تھی سو کورمی کو تو سرکار نے زمین دلوا دی اور پانڈے دونون دین سے گئے نہ حلوا ملا نہ مانڈہ عدالت سے جدا ڈریائے گئے اور چودہری صاحب کے بھی چور ہوئے کہ اونکے آگے نہین جا سکتے آپ سادھو و مادھو و اُودی سنگہ سے پوچھ کر جان لین۔

سمجھدار۔ نے کان لگا کر سادھو اور مادھو اور اودی سنگہ ٹھاکر کا سارا حال سُنا اور ہنسکر کہا کہ ہمنے اچھی طرح جان لیا سادھو کا معاملہ بہت سیدھا سادہا تھا اسواسطے وہ بے محنت جیت گیا اور مادھو کا مقدمہ ذرا اولجھا ہوا تھا اور اچھی طرح اوسنے پیروی اپنے معاملے کی نہین کی اسواسطے ہار گیا اور ٹھاکر صاحب تو ناحق لڑے تھے۔

کاشتکار۔ بڑے افسوس کی بات ہی کہ مادھو کا معاملہ آپ کے نزدیک بھی جاندار تھا تسپر بھی وہ ہار گیا لیکن ہمکو تو کچھ فرق سادھو اور مادھو کے معاملہ مین نہین معلوم ہوتا اگر آپ مہربانی کر کے بتلا دین تو ہماری دلجمعی ہو جاوے۔

سمجھدار۔ نہین جی ہمارے بتلانے سے تمھاری سمجھ مین نہین آوے گا جب تک کہ تم سارے قانون کو نہ سمجھ لو۔

کاشتکار۔ پھر قانون ہمکو کون سمجھاوے آپ ہی مہربانی کر کے ہمکو سمجھائین۔

سمجھ دار۔ ہان اگر تم چیت دیکر سنو تو ہم سے جہانتک سمجھایا جائیگا سمجھاوینگے۔

کاشتکار۔ بڑی مہربانی ہمارے حال پر ہوگی مگر پہلے آپ یہ تو بتلادین کہ آپ ہمارے گانون مین کون مطلب سے آئے ہین۔

سمجھ دار۔ تمنے سنا ہوگا کہ تیرانداز خان خیرخواہ نے جو علاقہ انعام مین سرکار سے راجہ دھنید کا پایا تھا اب بیچا چاہتے ہین اور نواب ہوشیار خان بہادر اوس علاقے کے گاہک ہوئے ہین اور ہم نوابصاحب کے دوست ہین نوابصاحب نے ہمسے صلاح پوچھی ہے کہ علاقہ لیوین یا نہین اسواسطے ہم علاقہ دیکھنے کو جاتے ہین تمھارا گانون راستے مین تھا اسواسطے ٹھہر گئے ہین

کاشتکار۔ جب آپ تعلقدار کے دوست ہین تو آپ کہانتک تعلقدار کے طرفدار نہونگے اور قانون کا ہمارا سمجھانا بھی ایک دو دن مین کسطرح ہوگا۔

سمجھ دار۔ یون تو تمھاری بدگمانی کی کچھ دوا نہین مگر ہمنے تمسے وعدہ کیا ہے کہ ہم کسی کی طرفداری نکرینگے اور یہ جو تمکو دُبدھا ہے کہ ہم یہان کئی روز تک ٹھہرینگے سو ٹھیک ہے لیکن تم ہمارے ملکی بھائی ہو اور ہم ہمیشے ملکی بھائیونکی ہرطرح خیرخواہی کرتے ہین اسلیے اپنا ہرج کرکے اتنا ٹھہرینگے کہ تمکو ضروری باتین بتلادین

کاشتکار۔ آپکی بڑی مہربانی ہمارے حال پر ہے جو آپ یہان اتنا ٹھہرنا منظور کرتے ہین کہ ہمکو ضروری باتین بتلادین اور یہ ہمکو آپ سے آپ معلوم ہو جاویگا کہ آپ تعلقدارون اور زمیندارونکی طرفداری کرتے ہین یا نہین مگر آجتو شام ہوگئی ہے آپ کو شاید تکلیف ہو پھر ہمارے سمجھانیکا کون وقت ہے

سمجھ دار۔ ہان رات کو مین زیادہ نہین بیٹھ سکتا مجھے اور بھی کام ہین لیکن تم صبح کو آؤ اور اگر کوئی کارندہ یہان کے راجہ صاحب کا ہو اور پاس پڑوس کوئی زمیندار بھی تمھارے بلانے سے آسکے تو اوسکو بھی ساتھ لاؤ۔

کاشتکار۔ بہت اچھا صاحب کل ہم بڑے سویرے حاضر ہونگے پرمیشر

آپ کو بنائے رکھے اور بڑا بھاری مرتبہ دیوے یہ کہکر کاشتکار رخصت ہوئے اور صبح کو اپنے گانون کے کارندے اور سرحدی گانون کے دو تین زمیندار و پٹی وارونکو لیکر آئے سمجھدار نے پہلے سے ایک شامیانے مین فرش کروا رکھا تھا وہان سبکو بٹھلوایا اور آپ بھی آکر بیٹھا۔

سمجھدار۔ ہم اس بات سے بہت خوش ہوئے کہ تمکو شوق سیکھنے کا ہی اب دل لگاکر سنو ہمکو اس بات کا افسوس ہی کہ سرکار نے جو مہربانی تمھارے حال پر کی اوسکو تمنے نہین سمجھا ہی اور جو قانون تم لوگون کے حق کی نگہبانی کو بنایا ہی اوسکو تم بالکل نہین جانتے اور زیادہ رنج ہمکو یہ ہی کہ تم لکھے اور پڑھے نہین ہو یا اگر کوئی ہندی کے حرف جانتا بھی ہی تو وہ بھی بے پڑھے کے برابر ہی اسواسطے کہ اون حرفون مین سواے حساب کتاب کے اور کچھ نہین لکھا جاتا اور اگر کوئی لکھ لیوے تو دوسرے دن اوسکا پڑھنا مشکل پڑتا ہی اب جو ہم تمکو بتلا دینگے یہ کئی دن یاد رہے گا سو پہلے ہماری صلاح یہ ہی کہ تم خود بھی پڑھو اور اپنے لڑکون کو بھی پڑھاؤ اور نہین تو ناگری جو بہت سہل ہی پڑھ لیو اور کیتھی حرف جو تم لوگون مین جاری ہین انکو بالکل بھلا دیو اور اوسکا لکھنا پڑھنا چھوڑ دیو اوسکے بعد سنو کہ سرکار نے بہت کچھ چاہا کہ جسطرح تم لوگون کی خواہش تھی تمھارے کھیتون کا تمکو حق دیوے اور بڑی بڑی تحقیقات کین لیکن تمھارے صوبہ مین اسامیون کا کچھ حق نہین ٹھہرا تب لاچار ہوکر اس خیال سے کہ جو کچھ تمھارا حق ہی اوسکو مضبوط کردیوے ایک قانون خاص بنایا اور وہ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۸ع اور اودہ کا ایکٹ لگان بھی کہلاتا ہی سو اوسی قانون کے موافق ہم تم سے اسوقت بات چیت کرتے ہین پہلے تم یاد کرلیو کہ اودہ مین ایکٹ لگان کے جاری ہونے سے اور سب قاعدہ

قانون منسوخ ہو گئے سوا ایکٹ لگان کے موافق جو لوگ گانون کی زمین اوٹھاتے اور لگان وصول کرتے ہین اور سرکاری جمع و یکر جو کچھ بچاتے ہین آپ کھتے ہین اونکو سرکار گانون کا مالک کہتی ہی لیکن بعض گانون مین دو مالک ہوتے ہین اور اونمین ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا کہلاتا ہی اور اونکا فرق بھی جاننا ضرور ہی کہ بڑا مالک جسکو سرکار مالک اعلی اور چھوٹا مالک جسکو مالک ادنی یا مالک ماتحت کہتی ہی کون ہین سو یہ تو تم اچھی طرح جانتے ہو کہ سرکار کی عملداری کے پہلے بعضے بعضے گانون پرانے زمینداروں نے کسی راجہ یا زبردست اور مالدار آدمیون کے سپرد کر دیے تھے اور وہ سپردگی ایسی تھی کہ قبولیت گانون کی تو راجہ یا بابو یا کوئی زبردست آدمی سرکار سے کرتے تھے مگر گانون پر دخل اونھین پرانے زمینداروں کا بنا رہتا تھا یا کسی پرانے زمیندار نے اپنا گانون کسی مالدار آدمی کے پاس رہن کر دیا تھا یا ایسا ہوا تھا کہ نوابی مین کسی کی زمینداری کا گانون کسی کو معافی ملگیا تھا سو جب عملداری سرکار کی ہوئی تب چھوٹے زمینداروں کی پہونچ سرکار مین نہو سکی بڑے آدمیون نے جسطرح نوابی مین ہوتا تھا اپنی قبولیت سرکار مین کر دی تو یہ بتلایا کہ گانون ہمارے پاس رہن ہی نہ یہ جتایا کہ پرانے زمینداروں کا دخل گانون پر ہی اور اپنی سمجھ مین ایسی چالاکی سے گانون کی سند اپنے نام کرالی اور سرکار کو نئی عملداری کے سبب سے اتنی مہلت نہین تھی کہ تحقیقات کرتی کہ سچ مچ کسکا گانون ہی اسواسطے جن لوگون نے قبولیت دی اونکو سند دیدی مگر سند مین لکھدیا کہ جسکا حق آگے چلکر دوسرے بندوبست مین ثابت ہوگا وہ اس سند سے مٹ نجاویگا پھر جب ملک مین تسلط ہو گیا تو سرکار نے بندوبست کی کچہری کھڑی کی اور حاکم مقرر کیے تب اون حاکمون نے بڑی ہوشیاری اور ڈھونڈھ ڈھانڈ سے

(دفعہ ۲ ایکٹ لگان)

تحقیقات کی تو وہ پُرانے زمیندار ناشی ہوئے اور ثابت ہوا کہ کوئی کوئی گانون راجہ یا بابو وون نے ایسے بھی اپنی مالکی کی سند مین سرکار سے لکھوالیے ہین جو اونکے پاس ہین تھے یا ٹھیکہ دارون کی زبردستی سے بچنے کو زمیندارون نے اپنی آڑ کے واسطے اونکو دیے تھے اور دخل اپنا رکھا تھا یا زبردستی سے اون لوگون نے بس لیے تھے تو ایسی صورتون مین سرکار نے یہ تجویز کی کہ ایسے گانون مین دو مالک قرار دیے جاوین ایک بڑے اور دوسرے چھوٹے بڑے مالک تو وہ ہی تعلقدار ہوئے اور چھوٹے مالک پُرانے زمیندار مگر وہ بڑی مالکی ایسی ہی جیسے کوئی کسی سے کہے کہ گھربار آپ ہی کا ہی پر کسی چیز کو ہاتھہ نہ لگانا اسواسطے کہ جو مالک اعلیٰ ہین اونکا یہ ہی حق ہی کہ گانون کی آمدنی سے مقرری نقدی اونکو حق ادنیٰ کے مالک دیدیا کرین لیوین باقی گانون کے تردد اور رعایا سے اونکو کچھہ سروکار نہین زمین کا اوٹھانا رعیت سے لگان وصول کرنا حق ادنیٰ کے مالکون کے ہاتھہ ہی سو جس گانون مین یہ دونون حق ہین اوس گانون مین دخل تو حق ادنیٰ کے مالکون کا ہی جو پختہ دار بھی کہلاتے ہین لیکن وہ جو جمع سرکار نے مقرر کردی ہی گانون کی آمدنی سے تعلقدار یا معافیدار کو دیدیتے ہین باقی اونکو اختیار ہی کہ چاہے گانون کسی کو دیڈالین چاہے رہن کرین چاہے بیع کرین اور جب وہ مرجائین تو اونکے وارث بھی وہ ہی حق پاوین اور جن گانون مین حق اعلیٰ نہین ہی وہان کے زمیندار حق اعلیٰ اور حق ادنیٰ دونون کے مالک ہین اور اونکو کُل کُلّاً اختیار ہی ہمکو یقین ہی کہ ہمارے اس کہنے سے تمھاری سمجھہ مین آگیا ہوگا کہ گانون کے مالک کون کہلاتے ہین اب آگے اور تفصیل سنو کہ جا ہو کسی ایک نے زمینداری گانون کی خرید کی یا پائی ہو چاہو بپوتی کی راہ سے مگر آگے چلکر بنس پھیلتا گیا سو جتنے ایک گھرانے سے پیدا ہوئے وہ سب اوس زمینداری کے

دفعہ ۸ بابت لگان

حصہ دار

حقدار ہوئے اور وہ ہی سب مالک کہلاتے ہین چاہو وہ دو ہون چاہو چار چاہے بہت سو وہ سب حصہ دار یا پٹی دار مالک کہلاتے ہین پھر جب گھر گھر ٹھکری ہو گئی تو سرکار نے تحقیقات کی کہ اون سب مین سرکار دربار مین کون آتا جاتا رہا ہے اور ہکیا کون ہے اور جب وہ معلوم ہو گیا تو اون سب ہکیون مین سے اوسی کو سرکار نے بھی نمبردار قرار دیا اور اوس سے سرکار نے قبولیت لی اور جو گانون کے کام کاج ہین اوسکے سر پر ڈالے اور جو بڑے گانون ہین اونمین ایک کی جگہہ دو یا تین نمبردار ٹھرا دیے ہین نمبردارون کے جہان اور کام ہین وہان زمین کا چین تردد کرنا اسامیون کو پٹہ باٹنا قبولیت لینا لگان تحصیل کرنا بھی اونھین کا کام ہے پھر جو جمعبندی مین سے نمبردار وصول کرتا ہے اوسمین سے سرکاری جمع ادا کرتا ہے اور گانون خرچہ مجرا لیکر جس جس حصے دار کا جتنے نفع کا حصہ ہوتا ہے بانٹ دیتا ہے اور جو گانون پٹی داری کہلاتے ہین اونمین پٹی پٹی کا نمبردار ہوتا ہے اور جن گانون مین تحپۃ داری ہے تو اون گانون مین بھی تحپۃ دارون مین سے ایک نمبردار ہوتا ہے اور وہ ہی تعلقدار کو جو مالک اعلی کہلاتا ہے قبولیت دیتا ہے اور گانون کی جمع بھی اوسکے پاس پہونچاتا ہے اور جو کچھ لینا دینا کہنا سننا اسامی و رعیت کا ہے وہ نمبردار ہی سے ہے کسی حصے دار کو اختیار نہین ہے کہ کسی اسامی سے لگان تحصیل کرے یا زمین چھین لیوے۔

کاشتکار — یہ تو آپ نے خوب تبلایا اور ہماری سمجھہ مین آیا مگر ذرا مہربانی کرکے جو جو نام آپ نے بتلائے پھر تو بتلائیے کہ ہم اونکو گنتے جاوین۔

سمجھہ دار — بہت اچھا پہلے مالک دوسرے مالک ادنی یا تحپۃ دار

تیسرے پٹی وار حصے دار۔ یہ تو گانون کے مالکون مین شمار ہین اور اونکا سردار نمبردار ہی اور جو گانون مین بستے ہین اور زمین جوتے ہین اور لگان دیتے ہین چاہو وہ نقدی ہو چاہے کنکوت یا بٹائی وہ سب کاشتکار کہلاتے ہین۔

کاشتکار۔ آپ کی مہربانی سے یہ تو ہمکو خوب یاد رہے گا مگر آپ لگان کسکو کہتے ہین۔

سمجھدار۔ سنو جی زمین جوتنے کے بدلے جو کچھ نمبردار کو کاشتکار دیتے ہین وہ لگان کہلاتا ہی بلکہ اگر کوئی کہار کسی تالاب کا اجارہ لیتا ہی یا کوئی منہار درختون مین سے لاکھہ نکالنے کا ٹھیکہ لکھتا ہی یا کوئی پاسی چمار تن یا اپسائی لینے کا اجارہ کرتا ہی یا کوئی رکھیل گھانس چرانے کو زمین لے لیتا ہی اور اوسکے بدلے مین جو کچھ دیتا ہی وہ سب لگان کہلاتا ہی اور جس جس چیز سے حاصلات ہوتی ہی وہ سب زمین ہی کہلاتی ہی بعضی جگہہ کی اسامی آسمین اپنی گون دیکھتے ہین کہ بیگھے پیچھے نقد روپیہ دیوین اوسکو شرح نقدی کہتے ہین یا پوت کہتے ہین کہین ایسے ہی معاملے کو ہنتی کہتے ہین اور کہین کے کاشتکار بٹائی پسند کرتے ہین کہ جو کچھ پیدا ہو اوسمین سے آدھا یا تیسرا حصہ نمبردار لے لیوے کہین کنکوت ہوتا ہی اور اوسمین دو صورتین ہوتی ہین پہلے یہ کہ کھڑے کھیت کا نمبردار نے دو تین پنچون کی نظر سے انداز کرایا کہ اسمین کتنا اناج پیدا ہوگا دوسرے ایک بسوہ ایک کھیت مین سے کاٹ کے اوسمین سے اناج نکال کر تولا اور اوسی کے وزن پر سارے کھیت کی پیداوار پھیلالی اور سمجھہ لیا اور تب کاشتکار سے یہ ٹھہرالیا کہ فصل پر جس بھاؤ سے اناج بکے اوسمین سے کچھہ کم کرکے نقد روپیہ دیدیوے سو اب تو یہ صورت ہوئی

کہ کوت کے بعد نقد کرلیا اور بٹائی کی صورت یہ ہی کہ اسامی اپنی من مانی کاٹے و بانڈھے اور جو پیدا ہوا اوسکا آدھا یا تیہارا یا جو ٹھہر ا ہو اناج کا اناج دیدیوے مطلب یہ ہی کہ جو کچھ رعیت اپنے کھیت کی بابت یا پانی مول لینے کے بدلے یا تن پسائی لینے اور سنگھاڑا بونے اور گھانس چرانے کی بابت دیتے ہین وہ سب لگان کہلاتا ہی اور جو کچھ نمبردار کل گانون کی بابت سرکار مین دیتے ہین وہ جمع یا مالگذاری کہلائی جاتی ہی۔

جمع مالگذاری

کاشتکار۔ یہ ہماری سمجھ مین اچھی طرح آگیا اب یہ تبلایئے کہ پٹواری کاہے مین ہی جو وہ بھی اپنا رعب جماتا ہی۔

سمجھ دار۔ پٹواری گانون کا متصدی ہی اور اوسکا کاغذ اگر صحیح بنایا جاوے اور تم لوگ تاک مین رہو کہ کاغذ غلط اور جھوٹا نہ بنانے پاوے اور جو کچھ اوسکو لکھنا ہی وقت پر لکھا کرے تو تمھارے بڑے کام کا ہی گانون کی اسامی اسامی کا وہ حساب رکھتا ہی اور ایک ایک اسامی کو اوسکا لینا دینا سمجھاتا ہی حصہ دارون کا نفع و نقصان تبلاتا ہی گانون کی آمدنی کا جمع خرچ بناتا ہی مگر اوس بیچارے کا رعب داب کیا ہی وہ تو ایک نوکر ہی مگر تم یہ بھی جانتے ہو کہ جو حاکم تمھارے جھگڑے چکاتے ہین وہ کیا کہلاتے ہین۔

کاشتکار۔ ہان صاحب اونکو تو ہم جانتے ہین تحصیلدار صاحب و ڈپٹی صاحب و چھوٹے صاحب و بڑے صاحب اونکو کہتے ہین۔

دفعہ ۹ ایضاً

سمجھ دار۔ ہان یہ ہی حاکم ہین جو تمھارے نیاو کرتے ہین لیکن جو نام ہم اب بتلاتے ہین انکو خوب سمجھ لیو کہ اوس سے تمھارا بڑا کام نکلے گا سرکار نے اونھین حاکمون کو جنکے تمنے نام لیے اور بڑے تعلقدارون کو تم لوگون کے معاملے فیصلہ کرنے کا اختیار دیا ہی مگر اون سب حاکمون کے اختیارون کی حد مقرر کردی ہی اور ایسی پکی راہ باندھی ہی

دفعہ ۱۰ ایضاً

کہ سب اپنی اپنی حد پر قائم رہتے ہین پہلا درجہ صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم کا ہی اور دوسرا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کا اور تیسرا محکمہ صاحب ڈپٹی کلکٹر کا اور چوتھا کلکٹر صاحب کا اور پانچوان کمشنر صاحب کا اور چھٹوان صاحب جوڈیشل کمشنر کا سو یہ درجے جناب صاحب چیف کمشنر بہادر کے حکم سے ملتے ہین ڈپٹی کمشنر صاحب جنکو تم ضلع کے بڑے صاحب کہتے ہو ہمیشہ درجہ کلکٹر کا رکھتے ہین اور کمشنر صاحب اور جوڈیشل کمشنر صاحب تو آپ سے آپ پہچانے جاتے ہین اب رہے اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم و درجہ اول و ڈپٹی کلکٹر صاحب سو یہ درجے چیف کمشنر صاحب بہادر جن حاکمون کو اسسٹنٹ کمشنر یعنی چھوٹے صاحب و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر صاحب یعنی ڈپٹی صاحب و تحصیلدار صاحب یا تعلقدار صاحب یا جنکو مناسب جانتے ہین دیتے ہین اور یہ بھی چیف کمشنر صاحب کو اختیار ہی کہ جن ڈپٹی کلکٹر صاحب کو چاہین کلکٹر کا درجہ دیدیوین اور جن کلکٹر صاحب کو مناسب سمجھین کمشنر صاحب کا اختیار حوالہ کردین اور یہ ہی اختیار جب ضرورت ہوتی ہی تو بندوبست کے حاکمون کو دیے جاتے ہین ۔

کاشتکار۔ یہ تو ہم نہین جانتے تھے کہ اتنے درجے ہین پر اب ہم نام سن کے حیران ہوئے یہ تو بتلائیے کہ کون معاملے کون صاحب کی کچہری مین جاتے ہین ۔

سمجھدار۔ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم کی عدالت مین ۔ پہلا پٹہ دلا پانے سو روپیہ تک کا دعوی جو رعیت مالک پر کرے ۲۔ کم کرا پانے لگان کا دعوی جو سو روپیہ تک رعیت مالک پر کرے ۳۔ دلا پانے قبولیت سو روپیہ تک کی جو نالش مالک رعیت پر کرے ۴۔ دلا پانے لگان سو روپیہ تک کا دعوی جو مالک رعیت پر کرے ۔ اور اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کی عدالت مین بھی انہین چار طرح کے دعوے سنے جاتے ہین مگر پانسو روپیہ تک کے

دفعہ ۳ ایکٹ ۱۸۷۳ع

دفعہ ۴ ایکٹ ۱۸۷۳ع دفعہ ۱۰

دفعہ ۵ ایکٹ ۱۸۷۳ع

دفعہ ۶ ایکٹ ۱۸۷۳ع

دفعہ ۷ ایضاً

دفعہ ۸ ایضاً

دفعہ ۹ ایضاً

دفعہ ۱۰ ایضاً

دفعہ ۱۱ ایضاً

تعداد کے ۔ اور ڈپٹی کلکٹر صاحب کی عدالت مین سب طرح کے مقدمے سنے جاتے ہین
جن مین پانچہزار روپیہ تک کا دعوی ہوتا ہی اور صاحب کلکٹر جو اکثر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر
ہوتے ہین سب مقدمے سنتے ہین چاہے کسی تعداد کے ہون اور جو فیصلہ صاحب (دفعہ ۱۰۵ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ع)
اسسٹنٹ کلکٹر اول اور دوم درجے کے کرتے ہین اونکی اپیل بھی سنتے ہین اور
اونکے سواے صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر نے جو لگان کے دعوے اور اسامیون سے
زبردستی لگان تحصیل کرنے یا رسید لگان کی نہ دینے یا خلاف قانون کے بیدخل کرنے
کے عوض پانی یا بیجا قرقی کے دعوون کی بابت حکم دیا ہو اونکی اپیلین بھی سنتے ہین (دفعہ ۹۴ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ع)
اور صاحب کمشنر بہادر صاحب کلکٹر بہادر کے اون سب فیصلون کی اپیل کہ جنکو
کلکٹر صاحب نے خود کیا ہو اور صاحب ڈپٹی کلکٹر کے اون فیصلون کی اپیل جنکو
کلکٹر صاحب نہین سن سکتے ہین سنتے اور فیصلہ کرتے ہین اور صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر
کمشنر صاحب کے فیصلون کی اپیل کے سواے اون فیصلون کی بھی اپیل جو کلکٹر صاحب (دفعہ ۹۶ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ع)
نے اپیل صاحب اسسٹنٹ کلکٹر اور ڈپٹی کلکٹر کی سن کرکے فیصلہ کیے ہون سماعت
کرتے ہین ۔

کاشتکار ۔ یہ تو ہم سمجھے مگر کوئی ایسا گر بتلائیے کہ جب نمبردار ہمپر ناحق
دار کرین تو ہمکو بچا دیوے ۔

سمجھدار ۔ تمنے یہ بات اچھی پوچھی سنو وہ گر یہ ہی کہ تم بے پٹہ لیے زمین کے
نزدیک مت جاؤ اور جب پٹہ پاؤ تو اوسکو خوب پڑھ لو یا پڑھا لو اور اچھی طرح سمجھ لو
تب زمین کے نزدیک جاؤ اور کھیت کو جوتو اور بناؤ اور بوؤ اور جو کچھ نمبردار کو
تم دو اوسکی رسید لو اگر پٹہ تمہارے پاس ہی اور جو اوسمین لکھا ہی اوس سے تم واقف ہو

اور رسیدین تمھارے پاس موجود ہین تو جو کچھ نمبردار تمپر دعوی کرینگے تم اپنے گواہی پٹے اور رسید سے وہان سے بچاؤگے اور صاف تمکو بتلائے دیتے ہین کہ نمبردار اور اسامی جو بے برسات آئے پٹہ قبولیت نہین دیتے لیتے اور جو اسامی بھی بے اساڑہ برسے پٹہ لینے پر رجوع نہین ہوتے یہ بڑی چوک ہے اور اسی چوک مین مارے جاتے ہین ہوشیار آدمی کا یہ کام ہے کہ جب کوئی معاملہ کرے تو خوب اوسکو پکا پوڑھا کرلے اور جو چیز لیوے ٹھوک بجا کر لیوے اور جو حجت و تکرار کرنا ہو اوسیوقت کر لیوے یہ کبھی نہ سوچے کہ جو بات آج رہ گئی ہے اور آگے چلکر کر لیوینگے کھیتی کے معاملے کرنے کے دن وہ ہوتے ہین کہ جب ربیع کی فصل کٹ جاتی ہے اور کھیت فصل سے خالی ہوتے ہین لازم ہے کہ اوسیوقت دوسرے سال کے واسطے پٹہ لو اور اگر اوکھ بونیکا ارادہ ہو تو فصل ربیع کے کٹنے کی بھی راہ نہ دیکھو اور اوکھ کے تردد کے پہلے پٹہ لکھوالو اور سب طرح کی مضبوطی کرکے اوکھ لو اگر ایسا نکیا تو اپنے پاون پر آپ کولھاڑی ماری اسواسطے کہ جب تم بے پٹہ لیے اوکھ بو چکے تو نمبردار کو موقع ملیگا کہ تمسے اضافہ مانگے اگر تم نہ دو تو اگلے سال کا تو پٹہ تمھارے پاس نہین ہے پھر جواب کیا دوگے۔

کاشتکار۔ یہ تو آپ نے سچ کہا مگر جو ہمنے پہلے سے زمین لے لی اور اساڑہ سوکھا پڑا تب تو ہم برباد ہوئے اور آپ کے حکم پر جو چلے تو اپنے ہاتھ سے لٹے۔

سمجھدار۔ یہ ہی تو تمھاری چوک ہے اگر آدمی یون ہی خیال کرے تو دنیا کا کام بند ہو جاوے یہ تو سب کوئی جانتا ہے کہ ہم مرینگے لیکن جو اتنی بات نہین معلوم ہے کہ کب مرینگے اسواسطے برسون کے کام سوچتا ہے اور کرتا ہے اور یہ تو سوچو کہ جسطرح

برسات کی راہ تم دیکھتے ہوگے اوسیطرح تو زمین کے اور گاہک بھی دیکھتے ہونگے اور جب
برسات کی رُت اچھی ہوئی تب نمبردار کو بھی تو خیال ہوگا کہ اب تم ضرور زمین لوگے اور
وہ اس بھروسے پر تمسے اضافہ مانگے گا اور جو تم اگر وگر کروگے تو تمھاری زمین کا دوسرا
گاہک لاکر کھڑا کریگا جس سے تم دب جاؤگے اور نمبردار کا من مانا نہیں تو کچھہ تو اضافہ
دوگے اسواسطے بہتر ہی کہ ایسے وقت مین پٹہ لےلو کہ تم اور نمبردار دونون وبدھائین
رہو اور پرمیشر کی مہر کے بھروسے پر کام کرو کہ وہ فائدہ دلاویگا تو ہوویگا اور یہ بھی خیال کرو کہ
اساڑہ اچھا برسا اور تمنے زمین بھی لی اور پھر ساونون مین سوکھا ہوا تو کیا کروگے۔

کاشتکار۔ بیشک آپ سچ کہتے ہین اور یہ ہماری چوک ہی کہ پہلے سے پٹہ نہین لیتے مگر نمبردار تو بے اساڑہ برسے پٹہ دینے پر رجوع ہی نہین ہوتے۔

سمجھہ دار۔ البتہ یہ سچ ہی اور وہ کیون رجوع ہونگے اسواسطے کہ وہ تو اپنی گون کا نٹھتے ہین مگر جب تم سب ایکا کرلو اور اپنا ارادہ ظاہر کردو کہ بیساکھہ یا جیٹھہ مین نمبردار پٹہ نہ دیوے گا تو زمین پھر نہ جوتین گے بلکہ دوسرے گانون مین پاہی سے زمین ٹھہراؤ تو نمبردار لاچار ہو جائیگا اور آپ ہی آپ پٹہ لکھہ دیوے گا۔

کاشتکار۔ یہ تو سچ بات ہی مگر ہم لوگون مین ایکا کہان ہوتا ہی۔

سمجھہ دار۔ یہ بھی ایک بڑی غلطی ہی اور اچھے کام مین ایکا نکرنا بربادی کی جڑ ہی جو لوگ ایکا کر کے کام نہین کرتے وہ ہمیشہ خراب ہوتے ہین جب دس بیس آدمی ایک بات کی صلاح کرتے ہین تو پہلے تو اوس صلاح مین یہ چھن جاتا ہی کہ جس کام کا ارادہ ہی وہ اچھا ہی یا نہین اور جب اچھا معلوم ہوا تو پھر اوسپر ایکا کرنے سے بڑا فائدہ نکلتا ہی۔

کاشتکار۔ حال یہ ہوتا ہی کہ جب نمبردار سے کوئی بے اسامی کے پٹہ مانگتا ہی تو وہ کہتے ہین کہ جاؤ زمین جوتو جب سبکو پٹہ بانٹین گے تمکو بھی دیدیوینگے اور پھر بعضے تو اپنے قول سے پھر جاتے ہین اور بہت سے نہین پھرتے مگر پٹہ کنوار کاتک تک بھی نہین دیتے۔

سمجھدار۔ تم نمبردار کی زبانی بات مت مانو اور کہدو کہ جب تک پٹہ نہ ملے گا زمین کے پاس نہ جائین گے تو نمبردار ضرور پٹہ دیوے گا اور اگر نہ دیوے تو زمین نہ جوتو اسمین چاہے کچھ ہو۔

کاشتکار۔ اچھا نمبردار زمین دیدیوے اور پکا قول بھی کردیوے اور پھر پٹہ نہ دیوے تو کیا کرین۔

سمجھدار۔ ہم یہ تو تمسے کہہ چکے کہ تم زمین ہی کے پاس بے پٹہ نجاؤ مگر تم باربار وہی بات کہتے ہو جب تمھارا کچھ حق زمین پر نہین ہی تو تم بے پٹہ لکھائے کیون مین جوتو اور پھر پٹہ مانگتے پھرو۔

کاشتکار۔ اری صاحب یہ کیا غضب ہی ہمارا کچھ حق ہی زمین پر نہین ہی ایک کھیت ہمارے باپ دادے کے وقت سے ہمارے پاس چلا آتا ہی اوسپر ہمارا حق کیون نہین ہی اور اگر حق نہین تھا تو قبضہ ہمارا کیون برسون سے بنا رہا۔

سمجھدار۔ نے ہنسکر کہا کہ اسی سمجھ نے تو تمکو کھویا ہی اور اسی دھوکے مین پڑے ہو ہم تم سے پوچھتے ہین کہ تمھارا ایک مکان ہو اور اوسمین ایک کوری آنکر رہے اور دس برس رہ کر مرجاوے اور پھر دس برس اوسکا بیٹا بھی اوسی گھر مین رہے اور اوسکے بعد اوس کوری سے تم کہو کہ ہمارا گھر چھوڑ تو وہ کوری کیا کرے گا۔

کاشتکار۔ گھر چھوڑ دیویگا اور کیا کریگا کیا رہنے سے وہ ہمارا گھر اوسکا ہوجاویگا۔

سمجھدار - نہین تم سچ کہتے ہو اوسکا گھر نہین ہوجاویگا پر اوسیطرح جو ایک زمیندار کی زمین تم جوتو اور پھر تمہارا لڑکا بھی بہت دن تک جوتے اور اوسکے بعد نمبردار زمین تم سے مانگے تو تم کسطرح کہو گے کہ زمین ہماری ہو گئی یا ہم حقدار ہین -

کاشتکار - واہ واہ آپ ہنی ونستار کی زمین کو جو تار زمین کے برابر کرتے ہین برابر کرتے ہین زمین کو ہمنے بنایا اور سدہار اکنوان کھودا تال بنایا اوس سے ہمارا حق پیدا ہوتا ہے -

سمجھدار - یون ہی اگر کوری بھی تمہارے چھپر کے گھر کو نیب اور مہوے کی کڑی لگاکر پاٹے اور دروازے اوسمین لگاوے اور لیپ پوت کرے تب اوسکا حق اوس گھر پر ہو جاوے گا -

کاشتکار - نہین صاحب کچھ بھی اوسکا حق نہو گا کیا ہمنے کہا تھا کہ وہ ہمارے گھر کو پاٹے اور بناوے -

سمجھدار - تو پھر کیا زمین کے مالک نے تمسے کہدیا تھا کہ کنوان بناؤ یا زمین سدہارو تمنے بھی اپنے نفع کے واسطے کیا تھا -

کاشتکار - اب تو سٹ پٹایا اور کہا کہ جو چاہو سو کہو پر جوتار زمین سے اور گھر سے بڑا فرق ہے ہم تو پہلے ہی سے جانتے تھے کہ آپ تعلقدار کی طرفداری کرین گے -

سمجھدار - بیتھر پڑین تمہاری سمجھ پر بھلا ہمین ہنسٹ کون طرفداری کی تم زبردستی قائل نہین ہوتے اجی صاحب یہ کیون نہین کہتے کہ کوری کو ہم اوسکی لاگت دیدیوینگے اور اوسکا حق مٹا دیوینگے -

کاشتکار - پھر ہمارے واسطے تو آپ یہ بھی نہین کہتے -

سمجھ دار - اگر تمنے روپیہ خرچ کیا ہی اور زمین کو سدہارا ہی تو اتنا حق تمھارا ضرور ہوگا کہ جب تک نمبردار تمھارا خرچ جو زمین کے درست کرنے مین ہوا ہی ندیدیوے زمین نہ چھوڑاوے -

کاشتکار - یہ معلوم ہوا کہ ہمارا حق کچھہ سرکار نے زمین پر ویسا نہین رکھا جیسا گنگا پار کے کاشتکارون کا ہی -

سمجھ دار - تمھارا مطلب یہ معلوم ہوتا ہی کہ گنگا پار کے کاشتکارون کو جو یہ حق ہی کہ زمین اونسے نمبردار و گانون کے مالک نہ نکال سکین وہ تمکو سرکار نے اودہ مین نہین دیا ہی سو حال اسکا یہ ہی کہ گنگا پار مین جن کاشتکارون کا قبضہ زمین پر بارہ برس رہا تھا اونکو زمین پر قبضہ رکھنے کا حق ملا ہی اور سرکار نے چاہا تھا کہ یہان بھی جو کاشتکار ایسے ہون کہ جنکے پاس ایک ہی زمین بہت دنون تک رہی ہو سو اونکو زمین کا حق اونکو دیدے اور اس تحقیقات کے واسطے کہ ایک زمین کسی کاشتکار کے پاس برابر رہی ہی یا نہین بڑے بڑے حاکمون کو حکم دیا لیکن اودہ مین کوئی کاشتکار نملا کہ جنکے پاس دس بارہ برس بھی ایک ہی زمین رہی ہو البتہ ایسے کاشتکار تو ملے کہ ایک گانون مین بہت روز سے آباد ہین اور کھیتی کرتے ہین مگر ایک ہی زمین اونکے دخل مین رہنا ثابت نہین ہوا دو تین برس کسی کھیت کا اور تین چار برس کسی کھیت کا رہنا دریافت ہوا تو سرکار لاچار ہو گئی اگر یہ ثابت ہوتا کہ لگاتار دس بارہ برس بھی کوئی زمین کسی کے پاس رہی تھی اور جب نوابی مین راجہ بابو یا مالکون نے زمین چھوڑانا چاہا تب اونکے چھوڑائے نہ چھوٹے تو ضرور سرکار

حق دیتی پر ایسا ثابت نہین ہوا ایسی صورت مین سرکار سے تمہارا کون گلہ ہی تم گنگا پار
کے کاشتکارون کے حق کے بابت ناحق نگاہ کرتے ہو بھلا سمجھو تو سہی کہ جو کوئی چار
تمہارے گھر مین بسے ہوان اور سرکار دوسرے ملک کے دستور کے موافق اونکو یہ حق دیوے کہ
تم اونسے گھر نہ چھوڑانے پاؤ اور سدا وہ تمہارے ہی گھر مین رہین۔ وہ ٹکہ جبرا دیا کرین
تو تم راضی ہوگے۔

کاشتکار۔ نہین ہم تو راضی نہونگے مگر ہم تو کہتے ہین کہ بعضی بعضی اسامیون کے
پاس لگاتار بھی ایک ہی زمین بہت برسون سے چلی آتی ہو۔

سمجھدار۔ اچھا شاید ایسے کوئی کاشتکار ہونگے پر کیا وہ نری اسامی ہی ہین
یا پرانے زمیندار ہین اگر پرانے زمیندار ہین تو اونسے تمسے فرق ہو اونکے برابر تم کیون بنتے ہو تم ہی کہو اور
اپنیون مین سے کسی کو بتلاؤ کہ کسی کے پاس زمین برابر رہی ہو تب سرکار کا دو کھڑا رو

کاشتکار۔ آپ سچ کہتے ہین ہم قسمت پھوٹون پر زمیندار سدا شیر رہے اور
زبردستی زمین چھین لیتے رہے یا ہم ہی لالچ مین خراب ہوئے جو پرانی زمین چھوڑ کے
نئی زمین یہ سمجھکر لے لی کہ نئی مین زیادہ پیدا ہوگا اب آپ بتائیے کہ نمبردار اگر پٹہ
نہ دیوے تو کچھ اوسکی دوا ہی یا نہین۔

سمجھدار۔ اگر نمبردار تمکو زمین دیوے اور قرار مدار کر دیوے تو ضرور تمہارا
حق ہی کہ جو شرط اسمین ٹھہری ہو اوسکا پٹہ پاؤ اور جو نمبردار پٹہ نہ دیوے تو اوسکی
نالش اشٹام کے کاغذ پر ایسے حاکم کے سامنے جنکو اختیار اسسٹنٹ کلکٹر کا یا ڈپٹی کلکٹر (دفعہ ۷ و ایکٹ لگان)
یا کلکٹر کا ہو پیش کرو اور یہ بھی یاد رکھو کہ پٹہ دلا پانے کی نالش جسطرح اسامی کر سکتا ہی
اوسیطرح نمبردار قبولیت دلا پانے کا دعویٰ کر سکتا ہی مرتبہ نالش صرف اوسیوقت مین

ہوسکتی ہی کہ جب زمین پر دخل بنا ہے اور اگر زمین پر دخل نہو یا نمبردار نے زمین دیکر پھر

دفعہ ۱۰۵ ایکٹ لگان — بیدخل کر دیا ہو تو پٹہ دلا پانے کا دعویٰ نہین سنا جائیگا اگر نالش لگ گئی ہوگی تو

نمبردار کی جواب ہی پر خارج ہو جاویگی سوائے اسکے یہ بھی ثابت کرنا لازم ہوگا کہ قول قرار

جسوقت ہوا تھا لکھا گیا شرطین ہوئی تھین اور اوس قرار مدار کے ثابت کرنے کے واسطے

دفعہ ۱۶ ایضا — لکھا ہوا اقرار نامہ نمبردار کا حاکم مانگین گے گواہی نہ سنین گے دیکھو ہم تمکو ایسی نالشون کا

حال بتلاتے ہین جس سے تمھین معلوم ہو جاویگا کہ تین آدمیون نے ایک ہی مطلب کی نالش

کی اور سب مقدمہ نہ جیتے۔

مثال

سادھو کورمی سے شیوراج سنگہ نے جیٹھ کے مہینے مین قول کیا کہ للدعکہ زمین جنگل کی

کھیدوا اور چھہ برس تک زمین پر اپنا دخل رکھو پہلے سال کچھہ ندینا دوسرے سال پانچ آنے

بگیھہ اور تیسرے سال دس آنے اور چوتھے سال پندرہ آنے اور پانچوین اور چھٹے سال

ایک روپیہ جات آنے اور اگر نا اوسکا پٹہ لکھہ دیونیگے مگر جب شیوراج سنگہ نے پٹہ ندیا

تو سادھو نے تحصیلدار صاحب کے سامنے جنکو اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کا اختیار تھا

ہسٹامٹ پر عرضی دی تحصیلدار صاحب سے شیوراج سنگہ نے حاضر ہوکر کہا کہ ہمنے

بنجر سادھو کو اسی شرط پر دیا ہی کہ پہلے سال لگان نہ لیوینگے مگر دوسرے سال سے بارہ آنے

بگیھہ لیوینگے یہ سنکر تحصیلدار صاحب نے سادھو سے پوچھا کہ کوئی اقرار نامہ تمھارے پاس ہی

سادھو نے کہا کہ لکھا پڑھی تو کچھہ نہین ہی پر گواہ بہت سے ہین تحصیلدار صاحب نے کہا کہ ایسے

معاملے مین گواہ نہ لیوینگے بموجب دفعہ ۱۱۶ ایکٹ لگان کے اقرار نامہ لکھا ہوا چاہیے

اور وہ تمھارے پاس نہین ہی اسواسطے دعویٰ ڈسمس ہی۔

دوسری نالش اوسی شیوراج سنگہ پر انگنے کوری نے کی اور عرضی مین لکھا کہ شیوراج سنگہ نے ہمکو ۵ بیگہ زمین دیکر وعدہ کیا تھا کہ ۵ عہ لگان لیوینگے اب پٹہ نہین دیتا شیوراج سنگہ نے یہ عذر کیا کہ یہ سچ بات ہی کہ جس زمین پر انگنے کا دخل ہی ہمنے ناپی نہین تھی اور جانا تھا کہ ۵ بیگہ ہی اور اوس بھروسے پر ۵ عہ لگان ٹھہرا دیا تھا پر اب ناپنے سے وہ زمین ۶ بیگہ ٹھہری اسواسطے اوسی حساب سے ۵ عہ لگان مانگتے ہین اونھین تحصیلدار صاحب نے جنھون نے سادھو کا دعوی خارج کیا تھا حکم دیا کہ جب زمین دی تھی تب ہی کیون نہ ناپ لی اب عذر نہ سنا جائیگا پٹہ شیوراج سنگہ انگنے کو ۵ عہ پر دیدیوے۔

تیسری نالش شیوراج سنگہ پر روپن دھوبی نے کی کہ دو برس کے واسطے ۵ عہ لگان پر دو بیگہ زمین ہمکو دی تھی اب پٹہ نہین دیتا دلوایا جاے شیوراج سنگہ نے کہا کہ روپن جھوٹا ہی ہمنے زمین اوسکو نہین دی تھی رام سیوک پنڈت کو دی تھی سو رام سیوک کا دخل اوس زمین پر موجود ہی روپن نے کہا کہ ہان زبردستی مجھسے مین چھین کے اب رام سیوک کو دیدی ہی اونھین تحصیلدار صاحب نے تجویز کیا کہ جس زمین کا پٹہ مدعی مانگتا ہی اوسپر اوسکا دخل نہین ہی اسواسطے بموجب دفعہ ۱۰۵ ایکٹ لگان دعوی پٹے کا نہین ہوسکتا مقدمہ خارج کیا جاوے۔

کاشتکار۔ کیون صاحب انگنے سے حاکم نے لکھا ہوا اقرار نامہ کیون نہ مانگا کیا اوسکے پاس نہ تھا۔

سمجھدار۔ اوسسے اقرار نامہ مانگنے کی ضرورت نہ تھی اسواسطے کہ شیوراج سنگہ نے انگنے کا بیان مان لیا تھا اگر شیوراج سنگہ یہ کہتا کہ زمین مین نے ۵ عہ لگان پر

نہین دی پہلے ہی سے دیتے لگان ٹھہرالیا تھا تو انگنے سے ضرور اقرارنامہ مانگا جاتا۔

کاشتکار۔ پھر اقرارنامہ اور پٹہ مین کیا فرق ٹھہرا جب کوئی اقرارنامہ لکھدیگا تو پھر وہی پٹہ ہی۔

سمجھدار۔ اقرارنامہ اور پٹہ مین فرق ہی دیکھو پٹہ کا نمونہ اسطرح مقرر ہی اور اوسکو ٹھیک اور درست لکھنا چاہیے اور اوسمین زمین کا بیگہ کھیتون کے نام و لگان کی تعداد اور یہ تفصیل کہ شرح نقدی ہی یا بٹائی اور پھر اوسکی تفصیل کہ نقدی ہی تو کی قسط مین کون تاریخ کتنا کتنا روپیہ دینا پڑیگا اور اگر بٹائی ہی تو کے حصے نمبردار کو پیداوار کے دینے پڑینگے اور کوت ہی تو کسطرح کوت ہوگا اور کس نرخ سے غلّہ کا دام کٹے گا اور جو شرط ہوئی ہو لکھنا پڑتا ہی تو ایسا پٹہ پٹواری ہی لکھتا ہی اور ایک ساتھ سب اسامیونکو دیا جاتا ہی مگر اقرارنامہ اپنے ہاتھ سے نمبردار لکھدیتا ہی اور اوسمین اتنا لکھدینا کہ اتنی زمین اس عدد پر فلانے کو دیے بس ہی۔

نمونۂ پٹہ

بابت سنہ ۱۲۷۶ فصلی یک سالہ

نام موضع مع پرگنہ و ضلع	نام کاشتکار معہ ولدیت و سکونت	نام زمیندار معہ ولدیت و سکونت	تعداد رقبہ	تعداد لگان سالیانہ		کیفیت
				شرح نقدی	شرح بٹائی	
شیورامپور پرگنہ ... ضلع ...	شیودین کوری	راجہ جیت سنگھ تعلقدار	دیگر			چھہ قسط مین نقدی ادا ہوگی
			۱۰ نمبر املیا واکہ دو بیگہ	فی بیگہ ے ر ے ر		اکتوبر ے ر
			۱۷ نمبر سکٹھا دو بیگہ	ایضاً ے ر		نومبر ے ر
			۱۸ نمبر پیرپا ے بیگہ	فی بیگہ للعہ ر ے ۵		دسمبر ے ر
			۱۰۵ نمبر تنکر پاصہ بیگہ	.	کوت تکری	اپریل ے ر
			۱۰۶ نمبر نمہا ے بیگہ	.	ر ر	مئی ے ر
					کوت ہو کر چار سیر	جون ے ر
					چہدوا و ے ار	دوام کوت بے نومبر
					کو رمنہا ہو کر وا ادا ہونگے	و مئی مین
					موافق نرخ بازار	
					او سیر فی روپیہ بہر خرچہ	
					ا نعیس پٹواری	
					اور من پر ۵	
					میڈی بیجا ئیگی	

العبد رام دین ضلعدار راجہ صاحب

العبد گنگا پرشاد پٹواری

گواہ شد شیوچرن کوری ساکن املیا

گواہ شد ہر پرشاد کایتھ ساکن موضع ہذا

پشت پٹہ

وصول

۵ اکتوبر سنہ ۶۸ فصلی	سے	۱۰ نومبر سنہ ۶۸
۸ نومبر سنہ ۶۸	صہ	کوت دہان سومن
۱۰ نومبر سنہ ۶۸	عصہ	چھدوا بحساب ۴ مار عہ
۴ دسمبر سنہ ۶۸	سے	باقی لعہ
۸ دسمبر سنہ ۶۹	سے	منہا کور بحساب فی من ۶ مار
۷ اپریل سنہ ۶۹	للعہ	للو عہ ۱۰۲ مار
۲۲ اپریل سنہ الیہ	للعہ	باقی معہ ۷ مار
۸ مئی سنہ الیہ	سے	
۴ جون سنہ الیہ	عہ	حق شیودین حہ ۲۵ مار — حق راجہ جات وعہ ۱۰۱۳ مار
۱۲ جون سنہ الیہ	للعہ	
	سوعہ ۵	

درکت عہ ۱۰/۲/۲ /۴ خرچہ فی روپیہ جملہ وعہ ۱۳/ /۸

فیس پٹواری ۵/ روپیہ

بندی سوعہ جملہ عہ ۱۰/

وصول ۴ دسمبر سنہ ۶۹

کاشتکار۔ اب ہمکو معلوم ہوا کہ بے پٹہ لکھائے ہوشیار آدمی کو کسی زمین پر ہاتھ نہ لگانا چاہیے۔

سمجھہ دار۔ ہان اور کیا بے پٹہ لیے اگر زمین جوتی اور نمبردار نے کسی طرح ایمان مین فرق کیا تو محنت اور لاگت برباد ہوجاویگی اور یہی حال رسید کا بھی ہے کہ اگر روپیہ لگان کا دیا یا بٹائی کا غلہ تول دیا اور جھگڑا پڑا تو بڑی مشکل مین کاشتکار پڑجاتا ہے۔

کاشتکار۔ یہ اور بے ڈھب بات آپ کہتے ہین نمبردار تو سپاہی لگا دیتا ہے اور جو روپیہ نہ دو تو ڈرسا کرتا ہے اور جو روپیہ لے گئے تو رکھہ کے کہہ دیتا ہے کہ پٹواری جب آویگا تو رسید دیوین گے پھر پٹواری جو آتا ہے تو کہین کہتا ہے کہ پچھلے سال کی باقی ہے کہین کچھہ بکھیڑا کھڑا کرتا ہے۔

سمجھہ دار۔ دیکھو بے رسید لیے روپیہ دینے سے تمھین کہتے ہو کہ جھگڑا پڑتا ہے سو تم ایسا کام کاہے کو کرو کہ سپاہی پیادہ نمبردار لگاوے جس تاریخ کو پٹے مین لگان دینے کا وعدہ لکھا ہو اوس تاریخ کو آپ روپیہ لیجاؤ اور رسید مانگو اگر نمبردار اوسیوقت رسید نہ دیوے یا پچھلے سال کی باقی مین کاٹے تو روپیہ نہ دیو اسواسطے کہ قانون مین صاف لکھتا ہے کہ روپیہ لیکر مالک رسید دیدیوے جسمین روپیہ دینے کی تاریخ لکھی ہو اور یہ تفصیل بھی کہ کون سال کی بابت وہ روپیہ جمع ہوا اور اگر یہ سب بیورہ وار رسید مین نہ لکھے تو سمجھا جائے گا کہ مالک نے رسید دینے سے انکار کیا اور تب کاشتکار کو اختیار ہے کہ روپیہ نہ دیوے اور اگر کسی دھوکے سے روپیہ نمبردار کے ہاتھہ مین پڑجاوے تو تُرنت ایسے حاکم کے سامنے جنکو ڈپٹی کلکٹر کا اختیار ہو

دفعہ ۱۳ ایکٹ لگان

اسٹامپ کے کاغذ پر نالش کر دیوے اور اوس نالش مین سواے رسید کے
دلا پانے کے دعوے کے یہ بھی دعویٰ کرے کہ ہمارا رسید نہ پانے سے اتنے
روپیہ کا نقصان یا ہرجہ ہوا وہ بھی نمبردار سے دلوایا جاوے تب مالک کو حاکم
بلاکر تحقیقات کرینگے اور رسید دلوا دیوینگے اور جو نقصان ہوا ہوگا وہ نقد مالک کو
دینا پڑیگا مگر یہ تم یاد رکھو کہ اگر کوئی کاشتکار سواے رسید دلا پانے کے دعوے
کے ہرجہ و نقصان کا بھی دعویٰ کرے تو جتنے روپیہ کی رسید مانگنا ہو اوتنے
روپیہ سے زیادہ ہرجہ کا دعویٰ نکرے نہین تو زیادہ کی شنوائی نہوگی۔

کاشتکار۔ ہرجہ اور نقصان جو آپ نے کہا یہ ہماری سمجھ مین نہین آیا۔

سمجھدار۔ اسکا یہ مطلب ہے کہ جیسے نمبردار تمکو عہ کی رسید نہ دیوے اور تم
نالش کو چلو تو تمہارا کام کاج تمہارے گھر سے غیرحاضر ہونے سے یا تو بند ہوگا
یا تم مزدور لگاؤگے اور مزدور کو تمہین مزدوری دینی پڑیگی تو تمکو چاہیے کہ اوسکا
انداز کرو کہ تمہارے گھر مین نہ رہنے سے جو کام بند ہوگا تو کتنے کا نقصان ہوگا
یا مزدوری مین کتنا دینا پڑیگا اگر وہ نقصان دو یا چار یا آٹھ یا دس روپیہ تک ہو
تو اوسکو بھی اپنی عرضی مین شامل کردو پر عہ سے زیادہ جو چاہو کہ اپنا نقصان
مانگو تو یہ نہوگا۔

کاشتکار۔ یہ تو سرکار نے بڑی پرورش کی ہے اب بھلا بے رسید لیے ہم
کب چپ ہونیوالے ہین پر یہ تو بتائیے کہ رسید ایک پرزے پر لینا چاہیے یا پٹہ
کی پیٹھ پر لکھا لیوین اور اگر آپ کو یاد ہو کہ کسینے رسید دلا پانے کا دعویٰ کیا ہے
تو اونکا بھی حال بتائیے کہ کیا ہوا۔

سمجھہ دار۔ علحدہ کاغذ پر رسید لکھانا اور پٹہ کی پیٹھیہ پر لکھالینا دونون برابر ہی پر پٹہ
کی پیٹھیہ پر لکھانا اس راہ سے اچھا ہی کہ بہت سی رسیدکے پرزون کی خبرداری مشکل
ہوگی اور ہم تمکو ایسے مقدمے بتلاتے ہین جن مین رسید کا دعوی تھا۔

مثال

جیون پر ۱۲۷۱ کی بیع کے عـ۵ باقی تھے اور اوسنے کسی سبب سے وقت پر نہین دیئے
کنوار ۱۲۷۵ مین صہ لیکر شیوراج سنگہ نمبردار کے پاس گیا اور کہا کہ یہ صہ ۱۲۷۲ مین
لیجیو اور جو ۱۲۷۱ کے عـ۵ باقی ہین وہ بھی فکر کرکے دیونگا مگر شیوراج سنگہ نے کہا
کہ ایسا نہین ہو سکتا ہی پہلے پچھلی باقی چکانا چاہیے اور روپیہ تو ہاتھ مین آ ہی چکا تھا
شیوراج سنگہ نے پٹواری سے کہا کہ ۱۲۷۵ مین سیاہہ کریو منو سنگہ نے اسٹام
کے کاغذ پر ڈپٹی کلکٹر صاحب کی عدالت مین جاکر عرضی دی کہ رسید صہ کی دلوائی جاوے
اور صہ کا ہمارا ہرجہ رسید نہ پانے سے ہوا وہ بھی دلوایا جاوے ڈپٹی کلکٹر صاحب نے
حکم دیا کہ ۱۵ نومبر کو مقدمہ کی روبکاری ہوگی سمن کے جاری ہونے کا کورٹ فیس
مدعی داخل کرے جیون جانتا تھا کہ ۱۵ تاریخ کو مقدمہ فیصل ہو جاویگا اسواسطے اوسنے
اوسیوقت۔ شیوچرن۔ دامودر۔ لال خان۔ تین گواہ بھی بدے اور اونکی طلبی
کی بھی درخواست کی اور چار سمن جاری کرائے ہر سمن کے واسطے ۶ر کے حساب سے
عـ۱۵ر کا تو کورٹ فیس اوسنے دی اور ایک ایک گواہ کے واسطے ۲ر کے حساب سے
چار چار دن کی خوراک کے ۸ر ایک ایک گواہ کی بابت ٹھہرا کے عـ۱ دیدیے
۱۵ تاریخ کو شیوراج سنگہ نے حاضر ہوکر آپ ہی قبول دیا کہ صہ ضرور جیون نے ہمکو دیے
پر پچھلی باقی ہونے کے سبب ہمنے ۱۲۷۱ مین کاٹ لیے اور رسید دیتے سکتے

پر جیون نے نہ لی یہ سنکر ڈپٹی کلکٹر صاحب نے ترنت فیصلہ کر دیا کہ کنوار سنہ ۱۲۷۸
کی قسط مین صہ مجرا دیکر فوراً رسید شیوراج سنگہ لکھدیوے اور صہ ہرجہ و ہے خرچہ
مقدمے کا دیوے اس مقدمے سے شیوراج سنگہ کو بڑی نصیحت ہوئی ۔

کاشتکار ۔ اور بھلا شیوراج سنگہ روپیہ نہ لیتا اور کہتا کہ یا تو ہم سنہ ۱۲۷۴ مین
کاٹین گے یا نہین لیتے اور پھر جیون پر نالش ٹھونک دیتا تو جیون کیا کرتا ۔

سمجھدار ۔ دفعہ ۱۴ ایکٹ لگان مین لکھا ہی کہ اگر کوئی رعیت اپنی زمین کا پورا (دفعہ ۱۴ ایکٹ لگان)
لگان یعنی جتنا اوسوقت دینا چاہیے مالک کے پاس لیجاوے اور وہ کسی حیلے سے
نہ لیوے یا فوراً رسید نہ دیوے تو رعیت کو اختیار ہی کہ عدالت مین ۸ کے کاغذ پر (ضمیمہ الف ایکٹ لگان)
اقرارنامہ لکھے جسمین سارا حال بیورا وار لکھا ہو اور ایمان سے تصدیق کرے کہ مین
روپیہ لیگیا تھا اور نمبردار نے نہین لیا اب روپیہ حاضر ہی تو عدالت وہ روپیہ لیکر امانت
جمع کر لیوے گی اور رسید لکھ دیویگی اور نمبردار کے نام اطلاعنامہ جاری کریگی کہ فلانی (دفعہ ۱۵ ایکٹ لگان)
رعیت نے اسقدر روپیہ تمھارے واسطے جمع کیا ہی وہ لے لیو اور اگر زیادہ کا دعویٰ ہو
تو چھہ مہینے کے اندر پیش کرو نہین تو پھر کبھی نہ سنا جائیگا اور سیر اگر مالک یا اوسکا
کارندہ اگر درخواست ملنے روپیہ کی کریگا تو اوسکو ملجائیگا اور جو نالش کرنا ہوگا تو کریگا (ضمیمہ ب ایکٹ لگان)
اور اگر نالش نہ کی تو جو کچھہ دعویٰ روپیہ امانت کرنے کی تاریخ سے پہلی کا رہا ہو اطلاعنامہ
جاری ہونے سے چھہ تک سنا جائے گا پھر نہ سنا جائے گا بلکہ اگر عدالت کو (دفعہ ۱۶ ایکٹ لگان)
یہ معلوم ہو جائیگا کہ ناحق کو روپیہ مالک نے نہین لیا تھا تو اوتنا ہرجہ بھی کہ جسکو عدالت
مناسب جانے گی رعیت کو مالک سے دلا دیویگی پیر وہ ہرجہ اوتنے روپیہ سے
جتنا رعیت نے عدالت مین جمع کیا ہو زیادہ نہوگا اور اگر مالک نالش کرے اور عدالت کو (دفعہ ۱۷ ایکٹ لگان)

ثابت ہو جاوے کہ جو روپیہ رعیت مالک کو دیتی تھی وہ پوری قسط کا نہ تھا تو رعیت پر باقی کی ڈگری اوسی معاملے مین ہو جاویگی سو جیون ویسی ہی کارروائی کرنا جیسی کہ سدہو فقیر نے کی ۔

مثال

نومبر کے مہینے مین سدہو سائین صہ ۔ اکتوبر ۱۲۸۸ فصلی کی قسط کے تلوک سنگہ راجہ کے کارندے کے پاس لے گیا تو تلوک سنگہ نے کہا کہ دسمبر کی قسط بھی آئی اوسے بھی صہ ملاکر عہ اکٹھے دیو تو لیوینگے سدہو سائین نے کہا کہ باباپٹہ مین تو یہ لکھا ہے کہ دسمبر کی قسط دسمبر مین دینا پڑے گی مین کہان سے لاؤن یہ سنکر تلوک سنگہ نے کہا کہ اچھا نہ دو ہم تو تمسے دس کے دسون بھر لیوینگے سدہو یہ سنکر ڈرا اور صاحب کلکٹر کی کچہری مین جاکر ۸ کے اسٹامپ پر اس مضمون کا اقرارنامہ پیش کیا ۔

اقرارنامہ جسکو بیان تحریری بھی کہتے ہین

ضمیمہ الف
ایکٹ لگان

مین سدہو فقیر کاشتکار موضع رسول پور پرگنہ نور پور باقرار صالح ظاہر کرتا ہون کہ مین اصالتاً ۳ ۔ نومبر ۱۸۸۱ء کو مقام رسول پور مین جہان لگان اراضی واقع رسول پور جواز جانب راجہ جے وت سنگہ میری کاشت مین ہی حسب معمول داخل ہوا کرتا ہی مبلغ صہ جو تحریری رقم اور عوض کامل زر مطالبہ ہی جو دربارۂ لگان اراضی مذکورہ کے جو من ابتداے اساڑہ لغایت کنوار ۱۲۸۸ فصلی میرے ذمہ ۳۰ اکتوبر ۱۸۸۱ء کو واجب الادا تھا تلوک سنگہ کارندہ راجہ صاحب موصوف کے پاس ادا کرنے کو حاضر کیے تھے اور مین یہ بھی اظہار کرتا ہون کہ تلوک سنگہ مذکور نے

مبالغ مذکور جو حسب شرح بالا حاضر کیے گئے تھے لینے سے اس عذر سے کہ قسط دسمبر بھی اسکے ساتھہ دو انکار کیا اور مین یہ بھی اظہار کرتا ہون کہ جہانتک مجکو یقین کامل ہی مبلغ صہ جو حاضر کیے گئے تھے اور جسکو مین فی الحال عدالت مین داخل کرنا چاہتا ہون تمام وکمال رقم ہی جو بابت لگان اراضی کے شروع اساڑہ سے کنوار ۱۲۸۳ فصلی تک میرے ذمہ راجہ جیدت سنگہ کے واجب الادا ہی اور علاوہ اس رقم کے مجکو آجتک کچھہ دینا باقی نہین ہی۔

مین کہ جسکا نام اقرار مندرجہ بالا مین لکھا ہی اظہار کرتا ہون کہ جو کچھہ اقرار نامہ مین لکھا گیا ہی حتی الوسع میرے علم و یقین کے موافق صحیح و درست ہی اور اوسی اقرار نامہ کے ساتھہ صہ پیش کیے صاحب کلکٹر بہادر نے وہ کاغذ صاحب ڈپٹی کلکٹر کے اجلاس مین بھیجدیا ڈپٹی کلکٹر صاحب نے روپیہ لیکر امانت کر لیا اور راجہ جیدت سنگہ کے نام اطلاعنامہ جاری کیا راجہ نے سیتل پرشاد اپنے مختار کو جو کچہری مین حاضر رہا کرتا تھا لکھہ بھیجا کہ روپیہ مانگ لیوا وسوقت سیتل پرشاد نے قبول کیا کہ تلوک سنگہ نے نادانی سے روپیہ نہین لیا تھا تب ڈپٹی کلکٹر صاحب نے حکم دیا کہ یہ سیتل پرشاد لیکر صہ کی رسید دیوے اور عہ۱۲ ہرجہ سدہو کو دیا جاے اسطرح سے سدہو فقیر کی جیت تو ہوئی مگر کمبختی سے گھمنڈ بھی اوسکو ہو گیا اور سمجھا کہ مین نے راجہ صاحب کو دبا دیا ہی اور اس مگرلی سے جب دسمبر کی قسط آئی تو اپنے لڑکے کے ہاتھہ بھیجی اور اوسنے بے رسید لیے مادہو سپاہی کو جو تلوک سنگہ کے ساتھہ تھا روپیہ دیدیا جب سدہو کو رسید نہ ملی تو گھبرایا اور تلوک سنگہ سے آکر رسید مانگی تلوک سنگہ نے کہا کہ روپیہ ہمکو نہین ملا اور مادہو سپاہی بدل گیا کہ ہمنے روپیہ نہین پایا تو بھی سدہو جھگڑہ

کرتا ہی رہا یہانتک کہ فروری کی قسط بھی آگئی تو ۷ مارچ کو سدہو عـہ لیکر گیا تلوک سنگہ نے کہا کہ ہم صہ قسط دسمبر کی بھی اسکے ساتھ لیوینگے یہ سنکر سدھو تو بہرکے ہوئے تھے لوٹیا ڈور لیکر عدالت کو چل دیے اور اقرار نامہ لکھکر دیا اور روپیہ جمع کیا اور اطلاعنامہ جاری ہوا تلوک سنگہ نے آپ آکر جوابدہی کی کہ سدھو پر صہ قسط دسمبر کے باقی تھے سو وہ تو نہ لے گیا فروری کی قسط لایا جو ہمنے دسمبر کی قسط مانگی تو تڑاکے چل دیا اب جو روپیہ سدہو نے عدالت مین جمع کیا ہی وہ اور اوسکے سوا صہ دسمبر کی قسط کے مدہے دلوائے جاوین یہ سنکر سدھو نے وہ ہی حجت پیش کی کہ مادہو سنگہ کو روپیہ دیدیا ہی مادھو بھی تلوک سنگہ کے ساتھ حاضر تھا اوسنے کہا کہ صاحب منو سائین سدھو سائین کا بیٹا میرا فرزند اوسنے میرے قرضے مین صہ دیے ہین بھلا مین لگان کا لینے والا کون ڈپٹی کلکٹر صاحب نے یہ بات تحقیقات طلب مقرر کی کہ مادھو سپاہی کو اختیار لگان وصول کرنیکا ہی یا نہین اور یہ صاف ثابت ہوگیا کہ مادھو صرف سپاہی ہی اور نہ وہ کسی سے روپیہ لے سکتا ہی نہ کارندہ راجہ صاحب کا ہی تب ڈپٹی کلکٹر صاحب نے سدھو کا عذر نامنظور کیا اور یہ کہا کہ سدھو اگر چاہے تو مادھو پر دیوانی نالش کرے اور عـہ جو امانت سدھو کا جمع ہی وہ تلوک سنگہ کو دیا جاوے اور صہ قسط دسمبر کے بھی سدھو تلوک سنگہ کو دیوے اور آنے جانے مین جو خرچہ تلوک سنگہ کا ہوا ہی وہ بھی دیوے اس ہار اور نقصان سے سدہو سائین کے ہوش درست ہوگئے اور پھر کبھی تکرار کی ہمت نہ پڑی—

کاشتکار—کیون صاحب اقرارنامہ مین یہ کیون لکھا جاتا ہی کہ جو کچھ

اوسمین لکھا ہی وہ ایمان دہرم سے سچا لکھا ہی۔

سمجھہ دار۔ یہ اسواسطے لکھا جاتا ہی کہ جھوٹ یا فریب سے کوئی روپیہ عدالت مین داخل نہ کرے اور یہ خوب یاد رکھنے کی بات ہی کہ جس کاغذ مین یہ لکھا جائے کہ ایمان دہرم سے ہمنے سچ سچ لکھا ہی اوسمین کوئی بات جھوٹ نہو کیونکہ اگر ثابت ہوجاوے کہ اوس کاغذ مین کچھہ جھوٹ لکھا ہی تو بڑی سزا ہوتی ہی سورسول پور ہی مین ایسا ہی معاملہ ہوچکا ہی اور اوسکا حال یہ تھا۔

مثال

گیاوت مصر کی بھی کاشت رسول پور مین تھی جو اوسنے دیکھا کہ سدھو سائین تلوک سنگہ سے مقدمہ جیت لایا اور عسہ ڈانڈ بھی تلوک سنگہ سے پایا تو گیاوت کو بھی شیخی ہوگئی اور دسمبر کی قسط نہ دی فروری مہینے مین عـ۵ جنوری کی قسط کے لیکر تلوک سنگہ کے پاس گیا تلوک سنگہ نے کہا کہ مہاراج دسمبر کی قسط بھی تو لاؤ یہ سنکر برہمن دیوتا کو غصہ آیا اور سدھو سائین کیطرح جاکر اقرار نامہ لکھا و عـ۵ امانت کیے جب ڈپٹی کلکٹر صاحب نے اطلاعنامہ جاری کیا و تلوک سنگہ نے جوابدہی کی تو ثابت ہوگیا کہ عـ۵ دسمبر کی قسط کی باقی بھی مہاراج یہ ہی اب مہاراج کیا کرتے باقی قبول کی تب ڈپٹی کلکٹر صاحب نے پوچھا کہ تمنے تو اقرارنامہ مین لکھا تھا کہ سواے عـ۵ کے اور کچھہ باقی نہین ہی اور اب کہتے ہو کہ دسمبر کی قسط باقی تھی بتلاؤ کہ جھوٹ اقرارنامہ کیون دیا برہمہ مورت بولے کہ مجھے یہ معلوم نہین تھا کہ اقرارنامے مین یہ بھی لکھا ہی عرضی نویس نے مجھے نہین جتایا مگر ایسے لنگڑے لولے عذر کو ڈپٹی کلکٹر صاحب نے نہ سنا عـ۵ جو

عدالت مین جمع تھے وہ تو تلوک سنگھ کو دلوا دیے اور حکم دیا کہ دسمبر کی قسط اور رہے ہر چہ تلوک سنگھ کا گیا دت اور دیوے اور جھوٹے اقرارنامہ داخل کرنے کے قصور مین سزا کے واسطے عدالت فوجداری مین سپرد کرو یا صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر نے فوجداری کی تحقیقات کی اور قصور ثابت کر کے عدالت سشن مین صاحب ڈپٹی کمشنر کے اجلاس مین سپرد کیا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بھی قصور ثابت پایا و حکم دیا کہ گیا دت ایک برس قید مین رہے و ۵۰ جرمانہ دیوے نہین تو چھ مہینے اور قید رہے اس حکم سے مہاراج کے پاؤن مین بیری پڑ گئین اور کمل کا کرتا پہنا اور چکی پیسنے کا کام سپرد ہوا اور جرمانے کے بدلے رہی سہی گھر گرستی نیلام ہوگئی اسواسطے کہ فوجداری مقدمے کی پیروی کے واسطے کچھ تو ضامن کو دیا تھا اور کچھ وکیل کو دیا تھا جو رو لڑکے محتاج ہو گئے۔

دفعہ ۱۹۳ و ۴۵۹ تعزیرات ہند

دفعہ ۱۶ ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۹۱ع

کاشتکار۔ میری عقل مین نہین آتا کہ سدھو سائین نے تلوک سنگھ کے مانگنے پر جو روپیہ نہین دیا تو وہ بچا کیسے اور عدالت تک کسطرح پہونچا مینے تو دیکھا ہے کہ جو اسامی ایسی کڑی کرتی ہین وہ مار کھاتی ہین اور کارندہ و نمبردار روپیہ چھین لیتے ہین

سمجھدار۔ یہ کبھی نہین ہو سکتا اور زبردستی کوئی بھی نہین کر سکتا اسواسطے کہ ایسی زبردستی کی فوجداری عدالت سے بھی سزا ہوتی ہے و سوائے اسکے اگر کوئی مالک یا اوسکا کارندہ زبردستی کر کے لگان رعیت سے وصول کر لیوے اور رعیت صاحب ڈپٹی کلکٹر کی عدالت مین اسٹام کے کاغذ پر عرضی دیوے اور ایمان سے اپنا بیان تصدیق کرے تو زبردستی ثابت ہونے پر جسقدر روپیہ

دفعہ ۱۱۰ ایکٹ لگان

زبردستی سے لیا گیا ہو پھیر وا دیا جاتا ہی اور دو سو روپیہ تک جرمانہ بھی اسامی کو ملتا ہی تیسری بھی رعیت کو دیوانی یا فوجداری نالش کا اختیار رہتا ہی دیکھو ایسا ہی مقدمہ ہم بتلاتے ہین —

مثال

منو چمار اپنا لگان لیکر ترم خان زمیندار کے پاس گیا اور کہا کہ خانصاحب یہ روپیہ اور رسید دیو اور پٹواری کے سیاہہ مین چڑھوا دو مگر اوس روز ترم خان کے گھر لڑکا ہوا تھا اور روپیہ کی ضرورت تھی اور پٹواری گانون مین نہین تھا ترم خان نے کہا کہ روپیہ دے جا پیچھے سے رسید لے لینا مگر منّو نے کہا کہ خانصاحب بے رسید لیے تو روپیہ نہین دینے کا یہ سنتے ہی ترم خان کو غصہ کا بھوت چڑھا اور دو تھپڑ منو کو مارے اور روپیہ چھین لیا منو کیا کرتا روتا ہوا عدالت مین گیا اور ایک عرضی تو خلاف قانون لگان وصول کرنے کی ڈپٹی کلکٹر صاحب کے محکمہ مین دی اور ایک مارپیٹ کرنے کی فوجداری مین لگائی صاحب ڈپٹی کلکٹر کی عدالت مین گواہون اور مدعی علیہ کی طلبی کے بابت چھ چھ آنے کا کورٹ فیس دینا پڑا و گواہون کی خوراک کے عدا پڑے اور فوجداری مین صرف دو دو روپیے خوراک گواہون کے تو پڑے باقی اور کچھ خرچہ نہین پڑا ترم خان اور گواہ بلائے گئے مقدمہ تو صاف تھا مگر ترم خان نے اپنے بچاؤ کے واسطے بہت کچھ خرچ کر کے وکیل مقرر کیا وکیل نے صاحب ڈپٹی کلکٹر کی کچہری مین روپیہ لینے سے انکار کیا اور مارپیٹ کرنے سے عدالت فوجداری مین بھی مکر گیا گواہ تو گانون کی رعیت تھے ترم خان کے ڈر کے مارے ایمان کھو بیٹھے و جھوٹ بولے

پر دو تین آدمیون نے جو ایماندار تھے اور جانتے تھے کہ ایکدن مرنا ہی اور خدا کو منہ دکھانا ہی سچ کہدیا اور اسطرح مقدمہ ثابت ہوگیا صاحب ڈپٹی کلکٹر نے عـ۵ جو ترم خان نے چھین لیے تھے واپس کرادیے اور عـ۵ معاوضہ دینے کا بھی حکم دیا اور خرچہ مقدمہ کا بھی دلوادیا اسطرح ۵عـ کی ڈھول تومال کے مقدمے مین لگی اور فوجداری سے ترم خان ایک مہینے قید ہوئے اور عـ۵ جرمانہ پڑا ساری ترم خانی نکل گئی

مثال

دفعہ: ۳۵ شیخو پور مین ماتا دین مہاجن کے پاس رام سنگہ مہاجن نے ... کہ زمین رہن کی تھی اور اوسکو رگھو دامودر سنتوکھہ جوتتے ہوئے تھے ... فصل مین مہاجن اور نمبردار مین تکرار ہوئی نمبردار نے کہا کہ میعاد رہن کی پوری ہوگئی و مہاجن نے نہ مانا تو رام سنگہ نے رگھو و دامودر و سنتوکھہ سے پوت مانگی جو اونھون نے نہ دی تو اونکے کھریان پر شحنہ لگایا اور حیران کیا لاچار ہوکر تینون نے پوت دیدی تب ماتا دین نے رام سنگہ پر عدالت مین نالش کی کہ زبردستی ہماری اسامیون سے رام سنگہ نے ...عـ۵ لگان وصول کرلیا ہی تو ...عـ۵ مع خرچہ دلوایا جاوے ڈپٹی کلکٹر نے مقدمہ کی تحقیقات کرکے حکم دیا کہ جو زبردستی ہوئی وہ رگھو و دامودر و سنتوکھہ پر ہوئی اونکو چاہیے تھا کہ نالش کرتے ماتا دین سے نہ قانون کے خلاف نمبردار نے لگان لیا نہ کچھ زبردستی کی جو وہ نالش کرتا ہی اسواسطے دعوی ڈسمس کیا جاوے تب پھر یہی نالش رگھو و دامودر و سنتوکھہ نے جدی جدی کین اور عدالت نے رام سنگہ سے پوچھا کہ جب قبولیت تمھارے پاس نہین تھی تو تمکو کیا اختیار لگان تحصیل کرنیکا تھا اسکا جواب رام سنگہ سے نہ آیا دلعہ لعہ تینون کے لگان کی بابت وچھہ چھہ روپیہ

ہرجے کے اور چار چار روپیہ خرچے کے جملہ اونیس اونیس روپیہ ایک ایک کے واسطے دینے پڑے۔

مثال

چوہار جہ سنگہ نمبردار نے دیبی دین کورمی سے واجبی لگان مانگا تو اوسنے کہا کہ میرے پاس ابھی نہین ہے یہ سنکر چوہار جہ نے اسامی کو ٹھبلا رکھا اور چار جوتے مارے کہ بیل بیچ یا گھر کا گہنا اور پوت دے لاچار کہین سے قرض لیکر دیبی دین نے روپیہ دیا اور اس زبردستی کی نالش فوجداری مین کی اور قصور ثابت کردیا تب چوہار جہ سنگہ عدالت سشن مین سپرد ہوئے اور چھہ مہینے کو قید ہوئے اور عہ جرمانہ دینا پڑا اور وہ عہ دیبی دین کو دلایا گیا دفعہ ۳۳۰ تعزیرات ہند۔

کاشتکار۔ نے کہا کہ ایک بڑی خرابی یہ ہوتی ہے کہ مین چار سال کو ہمنے زمین لی اور لگان ٹھہرادیا مگر پیچھے سے زمین خراب ہوگئی تو بھی وہ ہی لگان نمبردار مانگتا ہے جو پہلے ٹھہرا تھا اور یہ نہین دیکھتا کہ جتنا پہلے سال پیدا ہوا تھا نہین اوپجتا۔

سمجھدار۔ یہ تو تمھاری بات کوئی سوچنے کی نہین ہے تم آپ ہی سمجھ سکتے ہو کہ جب تمنے کوئی مال اسباب گھر زمین کسی سے خریدا تو جو کچھہ شرط چاہے لیتے وقت آدمی کرتا ہے اور پھر اوسکی لکھا پڑھی ہوجاتی ہے اور جب جھگڑہ پڑتا ہے تو اوسی دستاویز سے تکرار سلجھتی ہے سو ویسا ہی معاملہ زمین لینے کا ہے اگر کاشتکار نے زمین لیتے وقت یہ شرط کرلی ہے کہ آگے چلکر پیداوار کم ہوجاویگی تو لگان کم ہوجاویگا اور پٹہ مین بھی لکھالی ہے تب تو عذر واجبی ہے اور ٹھیک و ہر پیشہ عدالت سب کوئی سنے گا اور جو شرط نہین ہوئی تو کون سنے گا لیکن سرکار نے بڑی مہربانی کاشتکارون کی ہے کہ چاہے شرط نہ بھی ہو تو بھی کسی اسامی کے کھیت کی زمین ندی مین کٹ جاوے

یا کسی اور طرح سے زمین کے نیچے گھٹ جاوین یا ترک مین پڑنے سے یا اور کسی طرح
تو زمین کے گھٹنے کی تاریخ سے سال بھر کے بھیتر بھیتر اسامی صاحب ڈپٹی کلکٹر کی
عدالت مین دعویٰ کرے تو سنا جاوے اور اسکے سوا جس رعیت کا پٹہ پانچ برس سے
کم میعاد کا ہو اور اوسکی کھیتی اولے سے مار جاوے یا پالے سے خراب ہو جاوے یا سیلاب
مین پڑ جاوے اور نمبردار اسامی کے نقصان کو نہ دیکھکر لگان مانگے تو بہتر یہ ہے کہ رعیت
خاموش رہے اور نمبردار کو نالش لگان کی کرنے دیوے اور اگر نمبردار نالش
دفعہ ۲۰ ا کرہی دیوے تو رعیت کو چاہیے کہ اپنا عذر عدالت مین کرے اور نقصان کا حال
سچ سچ ظاہر کر دیوے عدالت سے ضرور اوسکا نقصان مجرا ہو جاوے گا چاہے
نمبردار کو چھوٹ ملی ہو چاہے نملی ہو پر یہ بات سوچے رہو کہ اگر پٹہ پانچ برس کا
رعیت کے پاس ہوگا تو کوئی عذر نہ سنا جائیگا اسواسطے کہ پچھلے نفع سے حال کا
نقصان پورا کرنا چاہیے مگر ہان جو نمبردار کو چھوٹ سرکار سے ملی ہو تو ایسی اسامی کو
بھی ملے گی جسکا پٹہ پانچ برس یا اوس سے زیادہ کا ہو۔

مثال

جگدیس پور مین اولے پڑے اور سنہ ۱۲۷۳ فصلی کی ربیع کی فصل ماری گئی تحصیلدار نے
جب خبر پائی تو اونھون نے جاکے ایک ایک کھیت دیکھا اور جتنا جس کھیت مین
نقصان ہوا تھا اوسکا کوت کیا اور جب حساب کھیت کھیت کا جوڑا تو اونکو معلوم ہوا
کہ سارے گانون مین پانچوین حصے کی پیداوار ربیع کی ماری گئی اور یہ حال اونھون نے
سرکار مین لکھ بھیجا تو سرکار نے حکم دیا کہ جگدیسپور کے نمبردار کو سمجھایا جاوے کہ
سرکار نے تیس ۳۰ برس کے واسطے ایک جمع مقرر کر دی ہے سو اوس تیس ۳۰ برس مین جو

گانوون سے جمع دیکر نفع ہوتا ہی اور ہمین سے سرکار کچھہ نہین مانگتی ویسی ہی اگر کبھی
اگر نقصان ہوگیا تو سرکار کو کچھہ سروکار نہین پچھلے نفع سے پورا کرے نمبردار نے جب
یہ حکم سُنا تو اپنی رعیت سے لگان مانگا رعیت نے کہا کہ ہم کہان پاوین جو دیوین
یہ سُنکر نمبردار نے - مکو - گھورو - سندر - پر لگان کی نالش کردی اور تحصیلدار صاحب
کی عدالت مین تینون کے جدے جدے مقدمے پیش ہوگئے مکّو نے جواب دیا کہ
میرا ایکسال کا پٹہ تھا اور ایک فروا کھیت میرا تھا پانس ڈالکر مین نے گیہون بوئے تھے
ایسے پتھر پڑے کہ بھوسہ تک نملا پھر بھلا لگان کہان سے دون تب تحصیلدار صاحب
نے اپنی جانچ و کوت کے کاغذ کو نکال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ عـہ کا پٹہ مکو کا تھا
اور اگر اولے نہ پڑتے تو عـہ کی پیداوار کھیت مین ہوتی مگر اولون کے پڑنے سے
اوسکا دو تہائی نقصان ہوا صرف عـہ کی ربیع بچی ہی تب تجویز کیا کہ اوس عـہ
مین سے عـہ مکو نمبردار کو دیوے و عـہ مکو کو معاف ہو -

گھورو کی جوابدہی پر جو کاغذ جانچ پڑتال کا نکالا گیا تو معلوم ہوا کہ اوسکے پاس بھی
ایکسال کا پٹہ عـہ کا ہی اور اوسنے پہلے کنوار مین مکرا بویا تھا اور پھر ربیع مین جو
بوئے تھے اگر اولے نہ پڑتے تو عـہ کا مال گھورو کو ملتا پر اولے پڑنے سے عـہ کا
گھاٹا ہوا ہی تحصیلدار صاحب نے تجویز کیا کہ عـہ کا گھاٹا بھاری نہین ہی گھورو
پورا لگان عـہ اور مقدمے کا خرچہ دیوے -

سندر چمار کی بابت یہ دریافت ہوا کہ اوسنے چھہ برس کے واسطے بنجر نمبردار سے
لیا تھا دو برس تک زمین جوتی اور نفع پایا تیسرے سال مین چوماس رکھکر اوسنے
گیہون بوئے تھے سو بالکل اولون سے مارے گئے اور سوائے بھوسے کے کچھہ نہین ملا

تو بھی تحصیلدار صاحب نے تجویز کی کہ جب پٹہ پانچ برس سے زیادہ کا سندر کے پاس تھا تو اس حالت مین کہ نمبردار کو کچھہ مجرائی سرکار سے نہین ملی عذر سندر کا سننے کے لائق نہین ہی پورا لگان نمبردار کو دیوے۔

اب یہان تم سوچو کہ تینون اسامیون کے ایک ہی مطلب تھے مگر تینون کی بابت تین طرح کے فیصلے ہوئے اور تینون قانون کے موافق ہین اگر قانون کو نمبردار و ملکو و گھورو و سندر جانتے ہوتے تو بے عدالت کے فیصلہ کر لیتے پر اسامی قانون نجانتے ہین نہ جاننے کی فکر کرتے ہین اسواسطے خراب ہوتے ہین اور روپیہ خرچ کرتے ہین۔

مثال

موضع دکھوا مین ایک سڑک نکالنے کی سرکار سے تجویز ہوئی اور داغ بیل لگائی گئی سلطان سنگہ نمبردار نے جن جن کھیتون مین داغ بیل لگی تھی اونکے جوتارون کو روک دیا کہ زمین نہ جوتو پر آخر سال تک سڑک نہ نکلی اور پوری قسط جمع کی سلطان سنگہ سے مانگی گئی تو سلطان سنگہ نے تحصیلدار صاحب سے عذر کیا کہ ہمارے گانون مین سڑک نکل گئی ہی اوسکی مجرائی ملنا چاہیے تحصیلدار صاحب نے کہا کہ فقط تجویز ہوئی تھی نہ زمین تمسے لی گئی نہ تمسے کہا گیا کہ افتادہ رکھو یہ سنکر سلطان سنگہ نے رعیت سے پوت مانگی پر کسی اسامی سنے نہ دی تو سلطان سنگہ نے نالش کی رعیت نے وہی عذر کیا اور ثابت کر دیا کہ سلطان سنگہ نے زمین جوتنے سے اونکو منع کر دیا تھا تب اون اسامیونکا عذر حاکم نے منظور کیا اور جو نقصان رعیت کا ہوا تھا مجرا دلا دیا۔

کاشتکار یہ تو آپ کی مہربانی سے بڑی بات ہمنے سُنی لیکن جو پٹہ ہمارا سال بھر کا ہوا اور معلوم ہو کہ ہمنے زمین لیتے وقت دھوکا کھایا اور دوسرے سال

چھوڑا چاہین تو زمین چھوٹ سکتی ہی۔

سمجھہ دار۔ بیشک رعیت کو اختیار ہی کہ جب پٹے کی میعاد بھگت جاوے تو زمین چھوڑ دیوے لیکن اکثر نمبردار الیندی کر جاتے ہین اور یہ عذر کرتے ہین کہ پٹہ کی میعاد گذرنے پر بھی رعیت نے دوسرے سال کا قول کر لیا تھا اسواسطے اچھا یہ ہی کہ جب میعاد پٹے کی گذر جاوے تو ۵ امئی کو یا اوس سے پہلے جیسے ہی ربیع کٹ چکے نمبردار سے یا اوسکے کارندے سے کہ جسکا کیا دھرا نمبردار منظور کرتا ہو زبانی بھی جا کر کہہ دیوے اور لکھی ہوئی چھوڑ چھٹی زمین کی دیدیوے اور پھر زمین کے پاس کسیطرح سے نجاوے تب لاچار ہی کہ نمبردار اپنی زمین اوٹھائی دیوے گا اور پہلے جوتار پہ دعوی نکر سکیگا پر یہ کام کی بات نہین ہی کہ نمبردار سے تو کہے کہ مین نے زمین چھوڑ دی اور پھر جوتنے بھی جاوے وکداچت نمبردار یا اوسکا کارندہ چھوڑ چھٹی نہ لیوے تو رعیت کو چاہیے کہ تحصیلدار کے پاس وہ چھوڑ چھٹی حاضر کرے اور ۱۶ کورٹ فیس نمبردار پر اطلاعنامہ جاری کرنے کا دخل کر دیوے تب تحصیلدار نمبردار کو خبر پہونچا کر رسید لیکر اپنے دفتر مین رکھہ چھوڑینگے پھر نمبردار کا اور کچھہ دعوی نرہے گا۔ دفعہ ۱۲ سنہ ایکٹ لگان

مثال

موضع چاندپور مین جواہر اور راوجا گرگوری نے نمبردار سے جا کر کہا کہ صاحب ہماری زمین کا لگان بہت کڑاہی سو ہمارے جوتے تو زمین اب نہ جت سکے گی نمبردار یہ سنکر چپ ہو رہا و شنکر سنگہ نے نمبردار کے بھائی فقیر سنگہ سے صاف کہدیا کہ ہم زمین چھوڑتے ہین کسی اور کو دیدو اوسنے جواب دیا کہ اچھا ہم اپنے بھائی سے کہدینگے اور اسطرح تینون نے زمین نہ جوتی کنوار کے مہینے مین نمبردار نے تینون سے لگان مانگا

تو تینون نے جواب دیا کہ ہمنے تو زمین چھوڑ دی تھی لگان کاہے کا دیوین نمبردار نے
خفا ہوکر کہا کہ تم جھوٹ کہتے ہو اگر مین تمھارا چھوڑنا منظور کرتا تو دوسرے کو زمین دیتا
تینون نے جواب دیا کہ جو چاہو کرو پر لگان ہم نہ دیوینگے سو نمبردار نے تینون پر لگان
دلا پانے کا دعوی کیا جواہر نے عدالت مین جواب دیا کہ مین تو ہر سال پٹہ لیتا تھا
اور زمین جوتتا تھا ۵ بگہ زمین ۱۲۸۵ سال پر میرے پاس ہی دونون سال کے
پٹے موجود ہین ۱۲۸۳ فصلی کی ربیع کاٹ کے مین نے زمین چھوڑ دی اور نمبردار سے
کہدیا ۱۲۸۴ فصلی کی قبولیت میری نمبردار دکھلا دے تو لگان لیوے نمبردار نے کہا
کہ قبولیت تو ۱۲۸۴ فصلی کی جواہر نے نہین دی مگر زمین بھی نہین چھوڑی مین جانتا تھا
کہ زمین رکھنا منظور ہے اور مجھے بھی کچھ اضافہ کرنا نہین تھا اسواسطے کچھ فکر نہین کی
تحصیلدار صاحب نے اوسیوقت مقدمے کا فیصلہ اسطرح کر دیا کہ ۱۲۸۵ فصلی مین
جواہر کے پاس یہ زمین نہین تھی جسکے لگان کا دعوی ہے و ۱۲۸۴ و ۱۲۸۳ فصلی مین
جو جواہر نے زمین جوتی اور ایک ایک سال کے پٹے لیے تھے ۱۲۸۴ فصلی کے
پٹے کی میعاد گذر گئی ۱۲۸۵ فصلی مین نہ پٹہ لیا نہ قبولیت لکھی تو کچھ ضرورت نہ تھی
کہ جواہر استعفا دیتا پھرتا نمبردار کو خود اپنی زمین کا بندوبست کرنا چاہیے تھا جو اوسنے بھروسا
کیا تھا کہ جواہر زمین نہ چھوڑے گا وہ ہی اوسکے نقصان کا سبب ہوا اب لگان کا
دعوی ناحق کرتا ہے عہ خرچہ جو جواہر کا مقدمہ کی جوابدہی مین ہوا نمبردار اوسکو دیوے۔
اوجاگر نے جواب دیا کہ مین کئی پشت سے گانون مین رہتا ہون نمبردار جس زمین کا
لگان مانگتا ہے وہ ۵ بگہ ہے دس برس سے میری جوت مین تھی اور پہلے تین برس
دو دو روپیہ بگہ کے حساب سے دیا پھر بڑھاتے بڑھاتے عہ لگان نمبردار نے لگایا

و سنہ ۱۲۸۴ فصلی مین پٹہ کردیا سنہ ۱۲۸۳ و سنہ ۱۲۸۲ فصلی مین نہ پٹہ دیا نہ کچھ اضافہ کیا سنہ [illegible] فصلی
کی ربیع جب مین نے کاٹی اور دیکھا کہ بڑا خسارہ پڑتا ہی تو نمبردار سے کہدیا کہ مین اب
زمین نہ جوتونگا نمبردار سنکر چپ ہورہا مین نے پاہی سے دوسری زمین جوت لی
اب جو زمین پڑ گئی تو مجھسے لگان زبردستی مانگتا ہی زمین چھوڑنے کے جو اسرار رجوداد
گواہ ہین تحصیلدار صاحب نے جو اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کا اختیار رکھتے تھے یہ تجویز
کی اوجاگر کے بیان سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ بے پٹے بھی زمین جوتتا تھا اور پٹہ لیکر
بھی وہ کئی برس سے جوتتا چلا آتا ہی جس سال مین اضافہ ہوا اوس سال تو اوسنے قبولیت
دی ہی اور جس سال کچھ لگان نہین بڑھا اوس سال نہین سنہ ۱۲۸۱ و سنہ ۱۲۸۳ و سنہ ۱۲۸۵ کے
پٹے اوسکے پاس ہین اور اوسی سال کی قبولیت بھی دفتر تحصیلی مین داخل ہین اور
اونھین سالون مین اضافہ لگان کا ہوا اس سے یہ پایا جاتا ہی کہ جس سال مین
لگان نہین بڑھایا جاتا تھا تو نہ پٹہ لیتا تھا نہ قبولیت دیتا تھا سنہ ۱۲۸۲ فصلی مین نمبردار
نے کچھ اضافہ نہین کیا تو نئی قبولیت کی کچھ ضرورت نہین تھی اگر زمین سنہ ۱۲۸۵ فصلی
کے واسطے چھوڑنا تھا تو لکھا ہوا استعفا دیتا سو نہین دیا البتہ اوسکے گواہ کہتے ہین
کہ نمبردار سے اوجاگر نے کہا تھا کہ زمین نہ جوتونگا مگر نمبردار نے کچھ جواب نہین دیا اوسکے بعد
پھر کچھ تکرار اوجاگر نے نہین کی اسواسطے جو وہ عذر کرتا ہی وہ ناحق ہی اسواسطے جو
لگان نمبردار مانگتا ہی خرچہ سمیت اوجاگر دیوے شنکر سنگہ نے یہ جوابدہی کی کہ یہ
زمین میرے پاس نوابی سے چلی آتی ہی اور نہ کبھی پٹہ ہوا نہ قبولیت سنہ ۱۲۸۲ فصلی مین
میرے بیل مر گئے بڑی مشکل سے ترددزمین کا کیا بیساکھ مین نمبردار کے گھر جاکر مین نے
چاہا کہ نمبردار سے کہدون کہ اگلے سال زمین نہ جوتونگا پر سنا کہ وہ تحصیلی کی کچہری مین

کیا ہی تو فقیر سنگہ سے جو نمبردار کا سگا بھائی اور گانون کا حصہ دار ہی کہدیا کہ اپنی زمین کا بندوبست جو چاہو کرو اسکے بہت سے گواہ ہین نمبردار نے جواب دیا کہ چاہو فقیر سنگہ سے کہا ہو پر نہ فقیر سنگہ نے مجھسے کہا نہ مین نے سنا فقیر سنگہ گانون کا حصہ دار صحیح ہی پر اوسے مجھے اختیار زمین کے دینے کا نہین ہی نہ وہ میرا کارندہ ہی یہ دریافت کرکے تحصیلدار صاحب نے جو اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تھے یہ بات تحقیقات کے لائق مقرر کی کہ فقیر سنگہ نمبردار کا ایسا کارندہ ہی کہ جسکا کیا دھرا نمبردار مانے سو ثابت ہی ہی کہ فقیر سنگہ کارندہ نمبردار کا نہین ہی اور کسی اسامی کا کسی حصہ دار سے یہ کہدینا کہ ہم زمین نہ جوتین گے کافی نہین خاصکر ایسا اسامی جو مدتون سے بلا قبولیت زمین جوتتا ہو شنکر کو چاہیے تھا کہ موافق دفعہ ۱۴ ایکٹ لگان کے استعفا دیتا چونکہ اوسنے ایسا نہین کیا تو جو دعویٰ نمبردار نے کیا ہی مع خرچہ دیوے۔

اب ان تین مقدمون کے حال سننے سے معلوم ہو جائیگا کہ کسطرح سے ایک ہی صورت کے تین معاملون مین تین تجویزین ہوئین اگر اوجاگر اور شنکر سنگہ ہر سال پٹہ لیتے تو کاہے کو دقت مین پڑتے اور جو پٹہ لینا چوکے تھے تو استعفا دیتے۔

کاشتکار۔ کیون صاحب ۱۵ مئی کب ہوتی ہی۔

سمجھ دار۔ انگریزی سال کے بارہ مہینے ہوتے ہین۔ جنوری^۱^ – فروری^۲^ مارچ^۳^ – اپریل^۴^ – مئی^۵^ – جون^۶^ – جولائی^۷^ – اگست^۸^ – ستمبر^۹^ – اکتوبر^۱۰^ – نومبر^۱۱^ – دسمبر^۱۲^ تو انگریزی پانچوین مہینے مین جب چودہ روز گذر جاوین تب ۱۵ آتی ہی یہ ہندی مہینون کے حساب سے یہ ٹھہرانا کہ کون تتھ اور تتی کو ۱۵ مئی ہوگی مشکل بات ہی تو بھی پوس و ماگھہ مین جنوری و ماگھہ و پھاگن مین فروری پھاگن و چیت مین مارچ و چیت بیساکھہ مین

اپریل و بیساکھ و جیٹھ مین مئی کا مہینا ہوتا ہی ہماری سمجھ مین گانون والون کے حق مین اچھا ہی کہ انگریزی مہینے جانتے رہین۔

کاشتکار۔ بھلا جب اسامی کا زمین پر کچھ حق نہوا تو ایسی زمین کرائے کا ٹٹو ہوگی اسامی جب اپنا مال نہ سمجھے گا تو اوسکے سدہارنے مین جی کا ہیکو لگاویگا۔

سمجھدار۔ یہ بات تمھاری سچ ہی سرکار نے اس بات پر بہت غور کیا تھا مگر زمینداروں نے کسیطرح یہ بات نہ سمجھی کہ رعیت کا تھوڑا سا حق مقرر ہونے سے اونکا بڑا فائدہ ہوتا بڑے بڑے عذر کیے تسپر بھی سرکار نے رعیت کی محنت اور خرچ کا بندوبست کیا ہی اور جو دستور سرکار نے باندہ دیا ہی اگر تم لوگ اوسکو مضبوط پلو مین باندھو تو تھوڑی محنت و خرچ سے بڑا حق زمین پر پیدا کرسکتے ہو ہماری یہ صلاح ہی کہ یہ ڈبدھا کہ نمبردار زمین چھوڑا لیوے گا چھوڑ کر ایسی فکر کرو کہ نمبردار تمسے ناراض نہو اور زمین سے بیدخل نکرے اور جو زمین تمھارے پاس ہو اوسکو ایسا درست کرو کہ جس سے تمھارا حق ہوجاوے

کاشتکار۔ یہ تو آپ نے ایسی بات کہی کہ ہمکو ڈھارس بندھی مہربانی کرکے بتلائیے کہ وہ تھوڑا سا حق سرکار نے ہمکو کیا دیا ہی۔

سمجھدار۔ دفعۂ ۴۴ ایکٹ لگان مین یہ قاعدہ سرکار نے مقرر کیا ہی کہ اگر کسی رعیت نے آپ یا اوسکے باپ دادون نے یا کسی ایسے آدمی نے کہ جسکے پیچھے رعیت نے زمین پائی ہوا اپنی زمین کی قدر و قیمت یعنی گن اور در کے بڑھانے مین محنت اور خرچ کیا ہو تو اوس رعیت سے یا اوسکے وارثون سے جبتک نمبردار بدلا محنت اور خرچ زمین کے سدہارنے کا پھیر نہ دیوے زمین نہ چھین سکے نہ لگان بڑہا سکے لیکن یہ حق اوس صورت مین مٹ جاتا ہی کہ جب بیدخل کرنے یا اضافہ باندھنے کی

دفعۂ ۴۴ ایکٹ لگان

تاریخ سے میں برس کے اندر زمیندار نے رعیت کو یا اوسکے موروثون کو بدلا محنت اور خرچ کا چکا دیا ہو۔

کاشتکار۔ قدر و قیمت زمین کی بڑہجانے سے آپ کا کیا مطلب ہی ذرا مہربانی کرکے سمجھا دیجیے۔

سمجھدار۔ قدر و قیمت سے مراد یہ ہی کہ کاشتکار نے یا اوسکے باپ دادون نے کوئی ایسا کام کیا ہو کہ جس سے زمین کا مول بڑہ جاوے اور زمین مین پیداوار زیادہ ہونے لگے اور درزمین کی دو تدبیرون سے بڑھتی ہی پہلے تو یہ کہ جب اسامی نے زمین لی ہو تو وہ اسیچ رہی ہو اور پھر اوسنے سینچنے کی تدبیر کی ہو چاہو کنوان کھود کے چاہو کسی دوسرے کنوین یا تال سے نالی لانے کے واسطے نادھے اور برہے بناکے یا کوئی باندہ باندھنے یا کسی ندی نالے کے پانی کے لانے کا بندبست کرکے یا اگر زمین پہلے ایسی رہی ہو کہ برسات مین بہیا آنے سے ڈوب جاتی ہو تو پانی کے بہ جانے کا بندوبست کیا ہو یا ایسی حکمت کی ہو کہ جس سے کھیت مین پانی نہ ٹھہرنے پاوے اور پیداوار سڑ کے خراب نہونے پاوے یا زمین پہلے اوسر رہی ہو اور اوسکو کھیت بنائی ہو یا جنگلون کو کاٹ کے صاف کیا ہو اور ایسی ہی تدبیرین جس سے زمین کی پہلے سے ایسی اچھی صورت ہو جاوے کہ اور لوگ گاہک بن جاوین دوسرے یہ کہ کسی زمین پر باندھے یا برہے یا کنوین یا باندہ وغیرہ پہلے کے بنے تو رہے ہون مگر بگڑ گئے ہون اور اونکے بگڑنے سے زمین کا مول گھٹ گیا ہو اور کوئی اسامی اوس بے در زمین کو لیکر پھر بگڑے ہوئے کنوون وغیرہ کو سدھارے اور زمین کو ویسی ہی کر دیوے جیسے پہلے رہی ہو۔

ذی الحجہ ۲۳ ہجری

کاشتکار۔ آپ کے اس کہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ جیسے کوئی رعیت جو ہمارے مکان مین رہتے ہین اور مکان کی مرمت روپیہ خرچ کے یا اپنے ہاتھ پاؤن کے بل سے کرتے ہین اور جب تک ہم اوسکی لاگت نہین دیتے گھر نہین چھوڑا سکتے ویسے ہی زمین پر ہمکو حق ہوتا ہی۔

سمجھدار۔ ہان تم خوب سمجھے مطلب یہ ہی کہ جب کوئی اسامی کوئی سستے در کی زمین لیتا ہی تب کوئی نہ کوئی اوسمین عیب ہوتا ہی اور پھر جو پانچ چار برس کے بعد وہ عیب مٹ جاتا ہی تو کوئی اور اونچے در پر گاہک بنتا ہی تو اوس عیب کے مٹنے سے یہ فائدہ نکلتا ہی کہ قیمت زمین کی پہلے سے بڑہ جاتی ہی یعنی کل ۴ ر در کی تھی تو آج ۸ ر در کی ہوگی مگر یہ یاد رکھو کہ اگر کوئی ایسی تدبیر کرے کہ جس سے زمین کو فائدہ نہ پہونچے تو اوسکو یہ حق جو ہمنے بیان کیا نہین ہونے کا اسواسطے کہ ہمنے بہت سے مورکھ لوگون کو یہ دیکھا ہی کہ وہ یہ دعوی کرتے ہین کہ ہمنے جو زمین گانون مین کھیتی کو پائی تو شوالہ بنایا یا فلانے تالاب کا گھاٹ باندھا تھا کیونکہ شوالہ بنانے سے تو کچھ فائدہ زمین کو نہین پہونچا تھا یا کوئی نادان ایک ٹوٹا پھوٹا کنوان دکھلا کے کہتا ہی کہ ہمارے باپ دادے نے یہ کنوان بنایا تھا اور یہ نہین جانتے کہ جب بنایا تھا تب زمین کو اوس سے فائدہ رہا ہوگا مگر اب تو نہین ہی کیونکہ ایسے دعوے کرنے کے واسطے یہ بھی ضرور ہی جو فائدے کے کام زمین کے واسطے کیے ہون وہ اوسوقت کہ جب نمبردار زمین چھوڑانا چاہے موجود بھی ہون۔

کاشتکار۔ ہمارے گانون مین تو کنوان بن ہی نہین سکتا مگر ہمارے گانون مین ہزارون بندر تھے اور کسیطرح اونکے مارے پیداوار نہین بچتی تھی سو ہمارے

بزرگون نے بہت روپے خرچ کرکے بندرون کو اپنے گانون سے ہانک دیا اور اب
ایک بندر بھی نہین رہا جس سے آگے سے ونش گنا پیدا ہوتا ہی تو یہ کوئی حق ہی یا نہین ۔
سمجھہ دار ۔ اگر تمھارے بزرگون نے بندر نکالے ہین اور اوس سے پیدوار
بڑہ گئی ہی تو البتہ تمھارا حق ہی ۔
کاشتکار ۔ اب یہ بتلائیے کہ اگر زمین پر ہمارا حق ہی اور نمبردار اوسکو نہ مانے
اور زمین سے بیدخل کرنا چاہے یا لگان بڑھاوے تو کیا کرین ۔
سمجھہ دار ۔ پہلے مالک کو اپنا حال بتلاؤ اور منت کرو کہ صاحب ہمارے خرچ
اور محنت پر پہلے نگاہ کرو اور دریافت کرو کہ ہمنے کس محنت سے زمین کو بنایا ہی
دفعہ ۴۲ ایکٹ ۱۸ اور اسپر بھی آپ کو زمین نکال ہی لینا ہی اور ہمارے جیو کا کا لینا آپ نے ٹھان
ہی لیا ہی تو پہلے ہماری لاگت کا حساب کیجیے اور جو آپ کی اور چار پنچون کی نگاہ زمین
ٹھہرے اوسکو چاہے نقد روپیہ دیکر چکا دو چاہے آپ سے لگان کم کرکے
پٹہ لکھہ دو یعنی جہان عہ بگیہ ہی وہان ۱۲ کردو کہ ۸ بگیہ کو ہم اپنی لاگت مین
مجرا کرین چاہو کچھہ نقد دو اور کچھہ کے بابت ہلکا لگان مقرر کردو اور جب آپ کی
دیا سے اسطرح ہماری لاگت ملجاوے تو زمین تو آپ ہی کی ہی ہم بھی آپکا نام لیکر
کہین اور زمین ڈھونڈہ لین گے اور جو نمبردار عاجزی کرنے سے تمھاری بات پر
چت نہ دیوے یا جو لاگت تم بتلاؤ اوسکو نہ مانے تو ایمان دھرم سے لاگت اور
اپنا عذر ۸ ر آنے کی قیمت کے اشٹام کے کاغذ پر لکھوا کر صاحب ڈپٹی کلکٹر کی
عدالت مین پیش کرو اور اطلاعنامہ جاری کرنیکا کورٹ فیس بھی داخل کرو تب
دفعہ ۲۷ ایکٹ ۱۸ نمبردار کے نام اطلاعنامہ آویگا اور نمبردار کو اپنے عذر کرنے کا اختیار ہوگا اور نمبردار

یا تو بالکل انکار کریگا کہ تمنے کچھ کیا ہی نہین ہی یا یہ کہے گا کہ جو کام تمنے کیے ہین اوسمین
ہمنے بھی محنت سے یا روپیہ دیکر شراکت کی ہی یا یہ حیلہ کریگا کہ ہمنے پہلے ہی سے رعایتی
لگان لگایا تھا جسمین تم زمین سدھارو یا یہ حجت کریگا کہ جتنی لاگت کا تم دعوی کرتے ہو
وہ واجبی نہین ہی تب حاکم اوسکی تحقیقات یا تو آپ کرینگے یا پنچایت سے فیصلہ کرا انکی
تم دونون کو صلاح دیوین گے اسوقت تم یاد رکھو کہ پنچایت کی صلاح مان لینا اسواسطے
کہ لاگت کی پرکھ کچھ دھرتی ہی پر خوب ہوتی ہی اور پنچ ہی کچھ چھان بین اچھی طرح
کر سکتے ہین کاہے سے کہ وہ کھیتون پر جا کر اور گانون کے چھوٹے بڑون سے
پونچھ پانچھ کر اصل حال نکال لیتے ہین اور یہ بھی فائدہ ہی کہ پنچون کے فیصلے کے بعد پھر
کوئی عذر و حجت نہین چلتی اور اونکی تجویز کیسیکے مٹائے نہین مٹ سکتی جب تک کہ یہ
ثابت نہو جاوے کہ پنچون نے کسی سے لے دیکر طرفداری کی ہی آخر کو جب پنچون کی
تجویز سے یا حاکم کی راے سے نمبردار کے عذر جھوٹے ٹھہرینگے اور تمھاری لاگت کھنچ
جائے گی تو صاحب تجویز کرینگے کہ اوس لاگت کو نمبردار نقد دیدیوے یا کچھ شرطین
ٹھہرا کر آگے کے واسطے اوسی زمین کا لگان گھٹا کر رعایتی پٹہ لکھ دیوے اور اگر
نمبردار کا بھی کچھ خرچ کرنا یا پہلے سے رعایتی پٹہ دینا ثابت ہوگا تو اوسکی تعداد ٹھہرا کے
تمھاری لاگت کے دعوے مین سے مجرا کردین گے اور اگر حاکم کی تجویز پر تم یا نمبردار
دونون راضی ہوگئے تو اوسی لگان پر جو زمین کا اسوقت تک مقرر رہا ہوگا یا کچھ
کم و زیادہ کرکے تمکو بیس برس کا پٹہ لکھا دیوینگے اور اوس بیس برس کے پٹے سے
یہ مطلب ہوگا کہ جسطرح چاہو تم اوس زمین سے بیس برس مین اپنی لاگت کی نکاسی
کر لو اور زمین نمبردار کے سر مارو اور اگر تمکو اوسوقت کہ جب نمبردار کی نیت تم سے ۲۶۔ ایکٹ لگان

زمین لینے کی معلوم ہو نمبردار سے کہنے سننے مین چوک جاؤ یا تمکو خود عدالت مین جانا
پڑا وہ معلوم ہوا ور تمھاری لاگت زمین پر جیسا ہمنے کہا لگی بھی ہو تو اتنا ضرور کرنا
کہ نمبردار کی گھڑکی اور دھمکی مین نہ آجانا اور زمین کو نہ چھوڑ بیٹھنا نہین ناحق کو خراب
ہوگے اور جو تم زمین کا پیچھا چھوڑ دوگے تو نمبردار اور تو کچھ کر ہی نہ سکیگا مگر یہ کہ
وہ تحصیلدار یا کسی اور سرکاری عہدہ دار کے پاس جاکر درخواست کریگا کہ تم یا فلانی
حیثیت اسکی زمین نہین چھوڑتی تو تحصیلدار اسکا کورٹ فیس اطلاعنامہ کے جاری کرنیکا
لیکر ۱۵ اپریل کو یا اوس سے پہلے تمھارے پاس پہونچا دینگے اور وہ اطلاعنامہ اردو
اور ہندی دونون حرفون مین لکھا ہوگا اور جس زمین کی بیدخلی کا وہ اطلاعنامہ
ہوگا اوسکا پتہ بھی ٹھیک لکھا ہوگا او سوقت پہلے تو تم یہ دیکھو کہ اطلاعنامہ ۱۵ اپریل کو
تمھین ملا یا نہین اگر ۱۵ اپریل کے بعد پہونچا ہے تو اطلاعنامے کا جاری ہونا قانون
کے موافق نہین ہے دوسرے یہ کہ ہندی اور اردو مین وہ اطلاعنامہ لکھا ہے یا نہین
اگر ہندی مین ہے اور اردو مین نہین یا اردو مین ہے اور ہندی مین نہین ہے تو بھی وہ
قانون کے مطابق نہین ہے تیسرے نمبردار کا جاری کیا ہوا اطلاعنامہ ہے یا کسی حصہ دار کا
اگر کسی حصے دار کا ہے تو وہ بھی قانون کے موافق نہین ہے اسواسطے کہ سوائے نمبردار کے
جسکو لگان لینے کا اختیار ہے اور کوئی اطلاعنامہ جاری نہین کرسکتا چوتھے اگر گانون
تعلقہ دار کی طرف سے ٹھیکہ مین ہو یا کسی نمبردار کی طرف سے کسی کے پاس رہن ہو
تو دیکھو کہ اطلاعنامہ ٹھیکہ دار نے جاری کیا ہے یا جسکے پاس رہن ہے کیونکہ اگر تعلقدار نے
ٹھیکہ دار کے ہوتے ہوئے جاری کیا ہوگا یا کسی اور نے مرتہن کے ہوتے ہوئے
سو وہ اطلاعنامہ بھی بیکار ہوگا بعد اوسکے اگر تمھارا ارادہ عذرداری کا ہو تو ۱۵ اپریل کو

یا اوسکے پہلے عذرداری کروا اور اگر عذرداری کا ارادہ نہو تو زمین چھوڑ دو اور اگر جیسا ہے
بتلایا تمکو اپنی لاگت کا دعویٰ ہو تو اپنی عذرداری کی عرضی مین جو اشٹامپ کے کاغذ پر
ہو گی ایمان دھرم سے لکھوا کے لگا دیو اور اگر اطلاعنامہ کے پہونچنے یا جاری ہونے مین
بھی جسطرح کے نقصان ہمنے تبلائے تمکو ملے ہون تو وہ بھی عرضی مین لکھ دیو اگر تم بے
اطلاعنامہ کے جاری ہونے کا عذر کرتے تو ۸ ر ہی کے اشٹامپ پر عرضی لگ جاتی
اور اطلاعنامہ پر جو عذر کروگے تو پورا کاغذ اشٹام کا لگانا پڑیگا اور سوائے اسکے
اور کچھہ نقصان نہوگا لیکن یہ یاد رکھو کہ اگر تم عذرداری کرنے مین ڈر گئے اور ۱۵ اپریل تک
عذرداری نہ کی تو پھر کچھہ نہ سنا جائیگا اب ہم تمکو کئی مقدمے کا حال تبلاتے ہین —

مثال

خدابخش بھنے پر راجہ صاحب رسول پور نے بیدخلی کا اطلاعنامہ جاری کرایا مگر اوس
مذکوری کی غلطی سے جو تحصیلداری سے اطلاعنامہ لیکر گیا تھا ۱۰ اپریل کو خدابخش کے
پاس پہونچا اوسنے اپنی عرضی مین یہی عذر کیا کہ اطلاعنامہ ۱۵ اپریل کو مجھے
نہین ملا تو عذر سنا گیا اور اوس سال وہ بیدخل نہین ہوا —

راجہ صاحب عیسی نگر نے راج مہیپ سنگہ کے نام اطلاعنامہ بیدخلی کا جاری کرایا پر
اطلاعنامے مین ہندی نہ لکھی تھی تو یہ عذر راج مہیپ سنگہ نے کیا اور وہ منظور
ہو گیا اور اوس سال بیدخلی راج مہیپ سنگہ کی نہوئی —

موضع سمیرپور مین گانون کے دکھن کی طرف بروا زمین کا ایک چک تھا اور جتنی
زمین اوس چک مین تھی اوسکا درجہ ۲ ر بیگہ سے زیادہ کا نہین تھا یا بٹائی پر زمین
اوٹھا کرتی تھی سرکار کی عملداری کے تین چار برس پہلے سوبا سنگہ ٹھاکر جو سمیرپور کا

رہنے والا مندراج احاطہ کی کسی پلٹن مین صوبہ دار تھا پنشن لیکر اپنے گھر کو آیا اور اپنے گھر والون کی صلاح سے اوسنے چاہا کہ اپنی پہلی کھیتی کے سواے کچھ اور بھی زمین لیوے مگر بڑھاپے کے سبب سے وہ اپنے ہاتھ سے کچھہ کام کاج نکر سکتا تھا اور اوسکے جو بیٹے تھے وہ بھی گھر نہ تھے ایک بنگال احاطے مین نوکر تھا اور دوسرا بمبئی احاطے کی پلٹن مین تھا اسواسطے وہ حیران تھا کہ کھیتی کی محنت کس سے ہو سکے گی مگر جو روپیہ والا تھا اوسکی جورو اور بیٹو ہون نے کھیتی بڑہانے پر اوسکو ایسا لاچار کیا کہ آخر اوسنے گانون کے ٹھاکر بلدان سنگہ سے کہا کہ بروا ہار کا چک سب ہمکو دو مگر بٹائی کی کھیت ہمسے نہوگی سب پر نقدی لگان لگا لو ٹھاکر نے جو یہ سنا اور صوبے دار کو آنکھون اندھا اور گانٹھہ کا پورا دیکھا بہت خوش ہوا اور دل مین سوچنے لگا کہ اگر بٹائی پر زمین صوبہ دار مانگتا تو کچھہ فائدہ نہوتا اسواسطے کہ نہ صوبہ دار کے ہرواہے دل لگاکر جوتین بوئین گے نہ من مانا پیدا ہوگا اور یہ سمجھکر بڑی خوشی سے عوصہ بیگہہ پر سارا چک صوبہ دار کو دیدیا صوبے دار نے منظور کر لیا اور اوسی سال تردد کیا وہ تو ساری زمین بروی تھی اسواسطے لاگت کے برابر مشکل سے پیداوار ہوئی اور کچھہ نفع نہ نکلا صوبہ دار نے بہت سوچا کہ کسیطرح پانی اوس چک تک پہونچے پر کچھہ تدبیر نہ چلی تو صوبہ دار نے اوس چک مین دوسرے سال ایک پُرہ وا اڈا لا اور کئی گھر گڈریون اور اہیر کے کھوائی دیکر بسائے اور دو پکے اندارے بنانے کی فکر کی اینٹین بنوائین اور پزاوہ لگایا مگر لکڑی پزاوے کے واسطے اوسکے پاس نتھی اسواسطے اوسنے کئی درخت مول لیے اوسی بیچ مین ایک لڑکا جو بمبئی احاطے مین نوکر تھا آگیا اور اپنے باپ کو اوسنے اینٹ بنوانے مین بہت مدد دی اور پزاوے لگائے مگر

پھر لکڑی کم پڑی تو دو درخت املی کے ٹھاکر بلدان سنگہ نے دیے اور اس طرح
اونٹیتین طیار ہو گئین اور اندارے بھی کھد گئے مگر نوار نہ پڑنے پائی تھی کہ وہ لڑکا چلا گیا
پہ دوسرا لڑکا بنگال احاطہ کی پلٹن سے چھٹی پر آیا اور اوسنے نوار ڈلوائی پر کنوین نہ بننے
پائے تھے کہ وہ بھی پلٹ گیا صوبے دار نے لاچار ہو کر آپ ہی محنت کی اور دونون
اندارے طیار کروائے کنوین ایسی جگہ تھے کہ پیروے والون کو پانی پینے کا بھی آرام ہوا
اور چار چار پیر جو اندارون پر لگ گئے تو سارے چک مین پانی پھیل گیا اسمین سرکار کی
عملداری ہوئی اور تھوڑے دن مین جو غدر ہوا تو بنگال احاطہ ٹوٹ گیا اور صوبہ دار کا
لڑکا بیکار ہو کر گھر آیا اور صرف کھیتی سے اوسکو کام رہگیا تب کچھ زمین تو صوبہ دار کی سیر مین
رہی اور بہت زمین اہیر اور گڈریون نے اور کچھ مرائیون نے جو پیچھے سے آکر پروہ مین
آباد ہوئے تھے للعہ بیگہ پرے لی تیسرے سال بلدان سنگہ کو لالچ نے گھیرا اور عنا بیگہ
صوبہ دار سے مانگنے لگا لاچار ہو کر چوتھی سال عنا دینا بھی صوبہ دار نے منظور کیا پھر
اوسی سال صوبہ دار کا پرلوک ہو گیا اور لڑکا صوبے دار کا مالک ہوا جبکہ نیا بندوبست ہوا
اوس وقت بلدان سنگہ نے ۸ ربیگہ پھر اضافہ کیا تو بھبوت سنگہ صوبے دار کے لڑکے نے
بھی بلا عذر منظور کر لیا اور اپنی شکمی اسامیون پر عنا بیگہ اضافہ کیا اسامیون کو سے بیگہ
دینا کچھ بھاری نہین تھا کہ پروہ کے سبب سے پانس نزدیک ہو گئی تھی اور پانی کا
توڑ ہلا تھا اوکھ اور کچھیانہ خوب ہوا تھا آلو بہت تحفہ پیدا ہونے لگا تھا جب دو برس اوپر
گذرے تو بلدان سنگہ نے بھبوت سنگہ سے کہا کہ بھائی ہمنے بہت غم کھایا اور سرکار
سے جو جمع ہمیر کڑی لگی ہے اوسکا بوجھ اوٹھانا اب نہین بنتا تم سے ہ بیگہ لگان و بھبوت سنگہ
نے جواب دیا کہ ہمارے دیے تو سے ہ بیگہ نہ دئے جائین گے تو بلدان سنگہ نے کہا

کہ اسامیون سے ہمارا مقابلہ کرادو اور قبولیت کرا دو یعنی تم زمین چھوڑ دو بھبوت سنگہ
نے کہا واہ یہ تو وہی مثل ہے حلوائی کی دوکان باواجی کا فاتحہ زمین تو ہمنے
مرمٹ کے بنائی نفع لینے والے آپ آگئے بلدان سنگہ نے بھی اسپر کڑا کڑی کی
تو بھبوت سنگہ نے کہا اچھا ٹھاکر صاحب زمین اپنی آپ تہ کرین پر کنوین ہمارے
ہین پانی ہم نہ لینے دینگے اور جو زبردستی کروگے انٹین کنوین کی نکال کے
کنوین بھی گرا دیوینگے بلدان سنگہ نے کہا کہ کنوین ہماری زمین پر ہین اور ہماری
لکڑی سے انٹین بنی ہین تمہارا کیا مقدور کہ پانی نہ لینے دو اور اینٹ نکال لو
ضروری اور پورہ بسانے مین تمہارے آوڑسے لگے ہونگے تو دو اڑہائی سو
روپے سو تم پاچکے یہ سنکر بھبوت سنگہ جل گیا اور غصے کے مارے سچ مچ بھبوت
بن گیا اور کہا ٹھاکر صاحب ہمارے پتا تمہاری خاطر کرتے رہے ہین اسواسطے
مین اپنا من مار کے تمہارا مان کرتا ہون اور اتنا کہے دیتا ہون کہ خدا نہ نہین
دونگا نہ زمین چھوڑونگا آپ سے کیے جو ہوسکے اوسے اوٹھا نہ رکھو بلدان سنگہ
یہ سنکر ادہر تو اس فکر مین ہوئے کہ مارچ کا مہینا آوے تو اطلاعنامہ بیدخلی کا
جاری کرائین اودہر جنوری ہی کے مہینے مین بھبوت سنگہ نے ڈپٹی کلکٹر صاحب
کی کچہری مین ۸ ؍ کے اسٹامپ پر عرضی لگائی اور ایمان دہرم سے لکھوایا کہ
ایک ایک کنوین مین ہزار ہزار روپیہ ہمارا خرچ ہوا ہے اور پورہ بسانے مین ملبہ روپے
لگ گئے اور ہزار روپیہ مول و سود کا اسامیون کی کہوائی اور بیارے کا
ہمارا لگا ہوا ہے سو ملبہ جو ہمارے زمین کے تردد مین لگے ہین تو نمبردار
نہین دیتا اور زمین ہمسے چھوڑائے لیتا ہے ڈپٹی صاحب نے اطلاعنامہ بلدان سنگہ کے نام

جاری کیا اور جب وہ حاضر ہوا تو اوسنے وہی عذر کیا کہ کنوین تو ضرور صوبا سنگہ
صوبے دار نے بنائے تھے مگر اینٹ اور چونہ بنانے کے واسطے لکڑی ہمنے دی
مزدوری مین کوئی تین سو روپے خرچ ہوئے ہونگے اور پورہ بنانے ماحہ
ماہہ لگے ہونگے باقی رہی کھوائی اور پسارے کی باقی سو قرضہ ہے اسامیون سے
بھبوت سنگہ وصول کرے حاکم اگر بھبوت سنگہ کا زمین کے تردد مین لگا ہے سو
دس برس تک سے ۸ بیگہ کی زمین ہلکے لگان پر اوسکے پاس ہی کب کے وہ حاکم
وصول ہو گئے آخر کو دونون اسپر راضی ہوئے کہ جو چار پنچ کہدیوین وہ لاگت
لے لے بھبوت سنگہ نے اپنے سچے پر پنچون کے نام بدیئے پنچون نے موقع پر
جا کر تحقیقات شروع کی تو بھبوت سنگہ نے اون مزدورون اور تھوئیون کو
جنھون نے کنوان بنایا تھا حاضر کیا اور جس متصدی نے حساب لاگت کا لکھا تھا
حساب کی سہی سمیت بلا کے کھڑا کیا اور پورے کی سب اسامیون کا مقابلہ کرایا
تو بلدان سنگہ نے وہی جھگڑا پیش کیا کہ اینٹ و چونہ لگانے کو املی کے درخت
ہمنے دیے تھے بھبوت سنگہ نے کہا کہ درختون کا دینا ہماری لاگت مین کچھ نقصان
نہین کرتا اسواسطے کہ تمنے املی کے درخت مفت نہین دیے جب اینٹین نہی تھین
ہمارے باپ نے آپ کے درخت خریدے تھے تھوڑی لکڑی گھٹی تھی تو اور تلاش
تھی کہ ہمارا بھائی بمبئی احاطہ سے آیا اور ہمکو ایک ناگپور کی دھوتی جو عـہ سے
کم کی نہین تھی دی اور وہ بھی جانے دو جب ہم چھٹی آئے تو ڈھاکہ کی ململ کا ایک تھان
اور پورنیا کی بنی ہوئی ایک کڑاہی اور ایک ٹٹو جو عـہ کا مال تھا ہمنے تمکو دیا
پھر جب پلٹن ٹوٹ گئی اور ہم گھر کو آئے تو منڈلے کے بنے ہوئے پھول کے برتن

تمھین دیے ناحق تم ٹھاکر صاحب او گھٹوائی کیا ہو ہم تمھارے باپ کا کچھہ وہ ہراتے تھے
جو یہ سب دیا تھا ان ہمارے تمھارے بیوہار تھا اگر تمنے دو درخت املی کے دیے تو کون
بڑا کام کیا آخر تجویز کر کے پنچون نے اعـ ۓ کی لاگت قرار دی اور اپنی تجویز مین لکھا
کہ بھبوت سنگہ نے جو بہت محنت کی ہی اوسکو ہمنے حساب سے خارج رکھا ہی صاحب ڈپٹی کلکٹر
نے بلدان سنگہ کو حکم دیا کہ چاہو نقد اعـ ۓ آج دیکر زمین لے لو چاہے لگان کا پٹہ لکھہ دو
اور اگر مرضی ہو تو کچھہ نقد دو اور کچھہ لگان مین مجرا کرو بلدان سنگہ کے پاس نقد روپیہ
کہان تھا یہ منظور کیا کہ بھبوت سنگہ لگان مین مجرا کر لیوے تب دو روپیہ بیگہ کا پٹہ لکھہ دیا
اور ۸ ربیگہ گھر کے کھو عے سال بھر کے بعد پھر اوس ۸ ربیگہ کے نقصان کا بلدان سنگہ کو
سوچ ہوا اور پنچایت جمع کی اور چاہا کہ عہ بیگہ کا پٹہ بیس سال کا لیکر بھبوت سنگہ
پیچھا چھوڑے پر بھبوت سنگہ بڑا ہوشیار تھا اور خوب جانتا تھا کہ بلدان سنگہ
فضول خرچ ہی تھوڑے دن مین اور زیادہ دبے گا کسیطرح راضی نہوا اور کہا کہ جو سرکار
سے فیصلہ ہو گیا اوسکو مین نہ توڑونگا تب تو بلدان سنگہ بہت گھبرایا کہ عہ بیگہ سرکاری
پرتہ سے بھی کم تھا لاچار ہو کر اسپر معاملہ کیا کہ بھبوت سنگہ سرکاری پرتہ پر ۲ روپیہ
اور دیوے اور ہمیشہ کا پٹہ زمین کا لکھا لیوے اسکو بھبوت سنگہ نے منظور کیا اور خوب
جانچ سمجھہ کے سے ۸ ربیگہ کی قبولیت ہمیشہ کو لکھہ دی اور پٹے مین لکھا لیا کہ زمین
بھبوت سنگہ کے گھرانے مین ہمیشہ رہے گی ـ

ہرکرن پور کی سرحد پہ ایک چھوٹا سا پورو تھا اور پورہ سے کے پورب طرف
ایک چھوٹا سا نالہ تھا اور نالے کے نزدیک بہت سی زمین اونچی نیچی پڑی ہوئی تھی
سرکار کی عملداری کے ایک برس پہلے سبتل مورائی نے جو اوس پر دے مین ہتا تھا

راجہ مہروپ نراین سنگہ کے کارندے سے کہا کہ اگر وہ زمین مجھے دو تو مین کھود
اور گوڑ کے اپنا پیٹ پالون کارندے سنے اوس خراب زمین کا جسکا کوئی سو بیگہ بھی
نہ دیتا عوض ۲ بیگہ مانگا لاچار ہوکر سیتل نے صرف ۵ بیگہ زمین لی اور جان جوکھم
کرکے جورو لڑکون سمیت محنت کی اور اونچی نیچی زمین کھودا اور بھر کے برابر کی اور بیچون
بیچ مین ایک کچا کنوان کھودا اور تب تھوڑی سی مین پہ باڑی اپنی لگائی اور بارہ برس محنت اور کوشش
کرتا رہا یہانتک کہ عملداری سرکار ہوئی اور پانچ برس مین وہی پانچون بیگھے زمین کا ایک بہت اچھا
کھیت بن گیا تب ضلعدار نے ۵ بیگھے کے دس روپیہ لگان مقرر کیا تو بھی سیتل نے
مان لیا اور جیسے بن پڑا کچھ خود محنت کی اور کچھ دام لگائے اور پکی اینٹ اور چونے
سے ایسا اچھا کنوان بنایا کہ اوسکے بھروسے پر اور کاچھیون نے بھی اوسی جگہ کی
زمین لی جبکہ نیا بندوبست ہوا تو ضلعدار نے چاہا کہ سات روپیہ حساب سے سیتل لگان دیوے تو سیتل ایسا ڈر
دیکھ کے گھبرایا اور بڑی عاجزی سے کہا کہ مہاراج میرے روپیے تو دس لگان نہ دیا جائیگا
تو ضلعدار زمین چھوڑانے پر مستعد ہوا آخر سیتل راجہ صاحب کے پاس گیا اور ایسا رویا
کہ جیسے کوئی رانڈ عورت بے بس روتی ہے پر راجہ صاحب کا من نہ پسیجا اور بولے
کہ تمنے محنت کی اور دن کو دن اور رات کو رات نہ سمجھے پر ہم کیا کرین سرکار نے
جو جمع گانون پر لگائی ہے آخر وہ تو ہم تمھین پر پھیلایا چاہین مہر کی دربندی تجھ پر
کی سرکار نے لگائی ہے سیتل نے کہا کہ پر کبھی راج اگر مہر کی دربندی آپ پر لگائی تو
تو کل گانون کی نکاسی سے آدھی آپ کو چھوڑ بھی تو دی ہے سو آپ کو میری زمین
کی بابت بیس فی بیگہ سے زیادہ نہ پڑے گا آپ بیسر مجھسے لیوین اور اپنا حق
مجھے میری محنت کے بدلے دے ڈالین اور میرے کنوین سے اب اور زمین

کہا درجہ کچھ پیدا نہ ہوگئی ہی اور اوسکے سبب سے آپ کو جو گنا نفع سرکار کی وربناری سے
ملتا ہی اوسے بھی حساب مین لگا دین یہ پتے کی بات راجہ صاحب کو بڑی معلوم ہوئی
اور کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ تجھے کسی فریبی نے بہکایا ہی سیتل بولا کہ آن داتا جب آپ سے
مالک کو مجبور دیا نہین تو کون بتلائیگا تب نرم ہوکے راجہ صاحب نے کہا کہ اچھا جو
دوسرا تمھاری زمین کے دام لگاوے وہ تو دوگے سیتل نے ٹھنڈی سانس لیکر کہا
کہ اب تو ہری تھالی رکھی ہی جو جا ہے گا کھانے کو تیار ہو جائے گا وہ دن بھی تو یاد
ہونا چاہیے کہ جبدن کوئی ۴ روپیہ بگیہ کا گاہک نہ تھا مین نے عصہ روپیہ بگیہ دیا تھا اگر اوسدن
مہاراج کے ضلعدار نے یہ نیاو کیا ہوتا کہ جو اور دیوے وہ تو بھی دے تو آج مین بھی
نہ بول سکتا تب تو راجہ صاحب نے ضلعدار سے کہا کہ یہ بڈھا بدذات ہی بہت
بڑھ چکا ہی اب اطلاعنامہ بیدخلی کا جاری کرا دو یہ سنتے ہی بڈھے کی نگاہ مین زمانہ سیاہ
ہوگیا اور روتا پیٹتا اوٹھتا بیٹھتا عدالت کی راہ لی اور ۸ کے اسٹامپ پر عرضی دی اور
اپنے ایمان سے اوسمین لکھا کہ عـه تو نقد دو دفعہ کرکے مین نے کنوئین مین لگایا ہی
اور میرے گھر والون کی مزدوری اگر کم سے کم لگائی جاوے تو عـه کی ہی اسطرح
سو روپیہ تو کنوئین کی لاگت ہوئی اور پانچ برس ہم سب گھر والون نے ملکر اونچی
نیچی زمین کھودی اور برابر کے اگر مزدور لگاتے تو اما سے کم مزدوری نہوتی
مگر مین ماہ رکھتا ہون اسطرح ما کا مجھے دعوی ہی راجہ صاحب کی طرف سے
منشی رسول بخش جو بڑے حجتی مختار تھے جوابدہی کو آئے اور بولے کہ زمین تو پیدا ہی
سے برابر تھی البتہ بنجر پڑا ہوا تھا اوسکو سیتل نے کھودا تو اوسیکے سبب سے نرم لگان عه بیگہ
مقرر ہوا اور جب اوسنے اپنی محنت بھر پائی تو دو روپیہ لگان ہوا اب سرکار سے

کھدوانے کا ورمعہ ٹھہرا ہی سو اوتنا یہ بڈھا نہین دیتا اسواسطے بیدخل کرتے ہین کنوان لاکلام اسنے بنایا ہی اوسکی عہ۵ سے زیادہ کی لاگت نہین ہی راجہ صاحب عہ۵ دیتے ہین صاحب ڈپٹی کلکٹر نے دونون کو فہمایش کی پنچایت کرلو سیتل نے ہاتھہ جوڑکے عرض کیا کہ غریب پرور کمین کالے کے آگے چراغ جلتا ہی جو راجہ صاحب کو مجھپر دیا نہ آئی تو پنچ مجھ لنگوٹیا کی کب سنینگے اور جسطرح چاہے حضور تحقیقات کرلین تب صاحب نے تحصیلدار کو حکم دیا کہ گانون پر جاکر دریافت کرین تحصیلدار صاحب خود آئے اور کیئی پرانے آدمی گانون کے بلائے اور نالے کے پاس کی اوزمین دیکھی تو صاف معلوم ہوگیا کہ سیتل سچّا تھا اوز اسماہ کنوین کی لاگت اوزمین کی برابر کرائی کا تخمینہ کیا اور عدالت مین اپنی کیفیت بھیجدی ڈپٹی کلکٹر صاحب نے سیتل کی بدنصیبی پر بڑا افسوس کیا کہ اوسنے تین ہی سو کا دعوی کیا تھا آخر حکم دیا کہ راجہ تین سو روپیہ دیکر زمین لے لیوین منشی رسول بخش کو یہ سنکر غصہ آیا اور سامر وینے منظور کرکے عدالت مین گن دیے سیتل نے ترنت پلّو مین باندھے اور سیدھا نصیرپور کو گیا اور اپنے لڑکے کو کہلا بھیجا کہ مین اوس گانون کا منہ نہ دیکھونگا تم سب نصیرپور کو چلے آؤ اوسی روپے سے سیتل نے بیس برس کو ایک بنجر ۸ بگہہ پر لیا اور اوسی مین اپنا گھر بھی بنایا اور کنوان بھی تیار کیا اور چین کرتا رہا۔

موضع پرسوتمپور مین اوتر کی طرف بہت سی زمین اوسر پڑی ہوئی تھی اوکمین کہمین بنجر کے ٹکڑے بھی تھے جسمین جب بڑی برسات ہوتی تھی تب وہان بویا جاتا تھا عملداری سرکار مین ۔سیتارام۔ ماکھن۔ زورآور۔ اودت۔ شہزاد سنگہ۔ پانچ کورمیون نے آپس مین صلاح کی کہ اوس جگھہ ایک باندہ باندھین اور اوتر ہار کو اوسمیت نمبردار سے

لیوین آخر وہ صلاح پکی ہوئی اور راجہ شیو سہاے سنگہ سے درخواست کی اونھون نے
اوس زمین کو جو صرف غلئی تھی اور سواے وہان کے کچھہ نہوتا تھا عصہ بیگھے پر دینا
منظور کیا یہ در بہت مہنگا تھا اسواسطے کہ بٹائی مین صرف تکری کا حصہ ہوتا تھا
دو حصے اسامی لیتی تھی اور ایک حصہ راجہ کو ملتا تھا پر جی کڑا کرکے کرمیون نے
منظور کرلیا اور اوسی سال کی برسات مین بڑی محنت اور مشقت سے نیچی زمین کا
تردد کیا اور میڈین چھوٹی چھوٹی ڈبریون کی اونچی کین اور بانس بھی ڈال اور
نیچی زمین جہانتک پائی اوسکے گرد مٹی ڈالکے باندہ باندھا جو قسمت اونکی اچھی تھی
برسات بھی اچھی ہوتی گئین اور چار برس کے بعد وہ باندہ اچھا تال ہو گیا اور
کھیتون مین بھی برسات کا پانی خوب ٹھہرنے لگا وہان کی پیداوار کے سواے
بیجر مین چنا بھی ہونے لگا اور اوسر کی زمین جو تال مین آنفے سے بچی تھی اوسکو
بھی بڑی محنت سے کھتور کیا جب پانچوین برس بختہ بند وبست سرکاری شروع ہوا
اور سراسر اوس زمین پر سے کئی شرح سرکار نے باندھی توراجہ صاحب نے سیتارام
اور اوسکے شریکون سے بھی اوسی شرح سے لگان مانگا اونھون نے نہ مانا اور اوس وقت
اپنی چوک پر خبردار ہوئے کہ جب زمین لی تھی تب کیون نہ کئی برس کا ٹھہراو کرلیا پہ
یہ کہکر کہ اب پچتائے کیا ہوت ہے جب چڑیان چگ گئین کھیت لاچار ہو گئے تو بھی اپنی
لاگت کا جھگڑہ کیا راجہ صاحب نے اونکا عذر لاگت کا نہ سنا تو بیچارون نے لاچار
ہوکر نالش کی اور عدالت مین کورمیون کا بہت کچھہ خرچ کرنا ثابت ہوا اوسوقت
راجہ صاحب دب گئے اور بیس برس کا عصہ کے دریہ پٹہ لکھکر جھگڑہ مٹایا اس
پٹہ لکھے جانے کے دوسرے برس ماکھن مرگیا اور سواے اوسکی جورو اور ایک

نادان لڑکے کے کوئی نہ رہا تو اوسکی جورو اپنے میکے کو چلی گئی اور اپنی طرف سے زمین
چار برس کو لال داس کورمی کو للعہ بیگہ لگان مقرر کرکے دے گئی یہ سنکر راجہ صاحب کا
ضلعدار خفا ہوا اور کچھ لالچ بھی جو اوسے آیا تو یہ سمجھا کہ بیس برس کا پٹہ جسکے نام ہوا تھا
وہ تو مر گیا اور اوسکی جورو بھی گانون چھوڑ کے چلی گئی زمین نزول ہی جیت کا مہینا
آتے ہی بیدخلی کا اطلاعنامہ لال داس کورمی پر جاری کردیا وہ کورمی ہوشیار تھا
اوسنے ماکھن کی جورو کو تو خبر کردی پر اپنے کھیت کو جوتا بوتا رہا اور شیودین ماکھن کا
سالہ بھی عقلمند تھا اوسنے اپنی بہن کو سمجھا دیا کہ کچھ چنتا نہ کرو جب ضلعدار زمین پہ
دخل کرنے آیا لال داس گرم ہوا اور کہا کہ میرے پاس قانون کے موافق اطلاعنامہ
آیا ہی نہین بیدخل کرنے والے تم کون ہو تو راجہ کے ضلعدار نے عدالت مین بھی
درخواست کی اور پھر اسی لاکر زمین سے زبردستی لال داس کو بیدخل کردیا تب
لال داس نے عدالت مین جا کر بیدخلی کی عرضی پورے اسٹامپ کے کاغذ پر
دی کہ مین نے زمین ماکھن کی جورو سے لی تھی اگر بیدخلی کا اطلاعنامہ جاری
کرتے تو مین جوابدہی کرتا کہ ابھی دو سال میرے پٹے کی میعاد مین باقی ہین یہ ضلعدار
دلّو کے دستھرا مجھپر اطلاعنامہ جاری کرنے والے کون تھے اگر جاری کرتے تو ماکھن
کی جورو پر کرتے یہ عذر عدالت مین واجبی ٹھہرا اور عوضہ ہرجہ راجہ صاحب کے
کارندے سے دلوایا گیا اور دخل کورمی کا بحال ہوا تو راجہ صاحب کے کارندے کو
اور غصہ آیا اور دوسرے سال کے جیت مین ماکھن کی جورو پر اطلاعنامہ جاری کرایا
تو اوسنے ترنت عذرداری کی کہ میرے خاوند کے پاس سرکاری ڈگری کے بموجب
بیس برس کا پٹہ ہے ابھی تین ہی سال گذرے ہین راجہ کے کارندے نے وہ ہی ل کا

گڑھا ہوا عذر کیا کہ ناگھن مرگیا اور اوسکی جورو گانون سے نکل گئی تو نہین نزول ہوگئی ہی
مگر یہ لولا لنگڑا عذر تھانہ سنا گیا اور اطلاعنامہ منسوخ ہوگیا۔

کاشتکار۔ نے ایک اپنے مہمان کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ یہان کا رہنے والا
نہین ہی اسکی زبانی معلوم ہوتا ہی کہ جس ضلع مین یہ رہتا ہی وہان بٹائی کا بڑا رواج و رسم ہی
اور وہان کے نمبردار جان بوجھہ کے غلے کے باٹنے مین دیر کرتے ہین اور
اسامی سے زبردستی کرکے روپیہ لیتے ہین۔

سمجھہ دار۔ ہمکو وہان کا حال معلوم ہی ترائی کے ضلعون مین بٹائی وکوت کا رواج
زیادہ ہی نمبردار تو چاہتے ہین کہ کھیتی ہوجائے پر اسامی نقدی شرح پر راضی نہین
ہوتی اور اور ضلعون مین نمبردار بٹائی کرنے مین خوش ہین پر اسامی راضی نہین
سو سبب اسکا یہ ہی کہ ترائی کے ضلعون مین سیلاب بہت آتا ہی اور کھیتی ڈوب
جاتی ہی اگر اسامی نقد دینا منظور کرین اور کھیتی بہ جائے تو کسکے گھر سے دیوین اور
نمبردار بٹائی کو اسواسطے ناپسند کرتے ہین کہ ایک تو گانون کی آمدنی کا بھروسہ
نہین جیسا سمو ہوا ویسا ہی اونکو بٹائی یا کوت سے ملا دوسرے بیوپاری غلہ
خریدنے والے ترائی کے ضلعون مین کم جاتے ہین۔

کاشتکار۔ البتہ اسامیون کو تو بٹائی مین سبیتا ہی پر نمبردار وقت پر کوت
نہین کرتے نہ غلہ بانٹتے ہین اور مراد اونکی یہ ہوتی ہی کہ اسامی غلہ اوٹھا لیجاوے
یا کھا پی جاوے تو دام نقد اوس سے بھر بھر لین اور جہان کوت ہوتا ہی وہان
جو جی مین آتا ہی کوت کرتے ہین۔

سمجھہ دار۔ ہان ایسا ضرور ہوتا ہی لیکن قانون کے موافق تم چلو تو نمبردارونکی

کچھ چالاکی نہ چلے گی نمبردار جو کوت کرین تمکو اختیار ہی کہ اوسکو نا نو اور کہو کہ غلہ جسقدر
تول دو اوسکے دام لو اور جو بٹائی ہو تو پھر کچھ مشکل نہین ہی جتنے حصے تمھارے
ٹھہرے ہون تول کے تم لو جتنے نمبردار کے ٹھہرے ہون اوتنے نمبردار کو دو مگر ہمنے
دیکھا ہی کہ اسامی خود کوت کی بلا لگاتے ہین اور آپ جھگڑہ پیدا کرتے ہین اس جگہہ
ہم ایک حساب بتاتے ہین اوسکو سمجھو کہ ایک اسامی نے تکری کے کوت کے وعدے پر
ٹھیکہ لیا اور جو – جو – السی – رینڈھی – مسور – بوئی اور کوت کرایا تو جو کا سو من کوت
ہوا اوسمین سے من پیچھے چار سیر اسامی کو چھوڑ دیا گیا کہ اوسکو چھڈوا کہتے ہین اور
اسطرح عـــہ منہا کیا تو ۹۶ من باقی رہا اوسمین سے ایک دوسرا حق جسکو کور کہتے ہین
من پیچھے ۲ بار جو جو دہ من اڑہائی سیر ہوا پھر اسامی کو دیا تو چھہتر من اور ساڑھے
سینتیس ۳۷ سیر جو رہ گئے اوسکے تین حصے پچیس من اور ساڑھے بارہ سیر کے کیے
جو پچاس ۵۰ من و پچیس ۲۵ سیر اسامی و پچیس من ساڑھے بارہ سیر نمبردار کا مال ٹھہرا پھر اوس
پچیس من ساڑھے بارہ سیر کے درکٹ پر جھگڑا ہوا آخر روپے کا دو من ٹباؤ ٹھہرا اوسکے ۱۲ عـــہ
قیمت ٹھہری نمبردار نے روپے پیچھے ۴ر خرچے کا بڑھایا کہ وہ ۲ عـــہ ہوا اور دونون
رقمین ۱۳ عـــہ ہوئے اوسپر آدہ آنہ روپیہ پٹواری کا حق لگایا وہ ۸ر ہوا اور دوسرا حق
سینڈھی سومن پر ۵ر کے حساب سے ۵ر زیادہ کیے تو وہ دونون رقمین ۱۳ر ہوئین
اسطرح ۱۴ عـــہ حق نمبردار کا چکا تب پھر ـــ روپیہ نائب کا خرچ لگایا وہ ۴ر ہوئے
اور یون ۱۴ عـــہ اسامی کو دینے پڑے جو کچھہ اوپر تینتیس ۳۳ من غلے کے دام ہوتے تھے
اب سوچو کہ لمبے چوڑے حساب سے کیا فائدہ نکلا اگر پہلے ہی ۱۳ عـــہ انار اناج کے دام
اسامی لگا دیتا تو کیا سہل پڑتا لیکن جو رسم جاری کرلی ہی نہ اوسکو نمبردار چھوڑتا ہی

نہ اسامی اسیطرح بٹائی مین کھیڑا ہوتا ہی۔

کاشتکار۔ مین تو نہین دیکھتا کہ اس گورکھ دہندے سے اسامی کا کچھ بھلا ہو دفعہ ۳۰ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع
یہ تو وہ ہی بات ہوئی کہ چاہو سانپ ناتھ کہو چاہے ناگ ناتھ اسامی کو تو وہی دو جھے
ملی مگر یہ تو بتائیے کہ جو نمبردار کوت کرنے نہ آوے یا اپنا من مانا کوت کرے تو کیا کرنا چاہیے

سمجھدار۔ اسکا سہل علاج ہی کہ جب فصل تیار ہو اور کوت کا وقت آوے اور
نمبردار کوت کرنے مین ڈھیل کرے یا نرخ سے زیادہ در کاٹے تو اسامی کو چاہیے دفعہ ۳۱ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع
کہ ۸ر کے کاغذ پر صاحب کلکٹر کی عدالت مین عرضی دیوے اور نمبردار کے نام
اطلاعنامہ جاری کرنے کو ۶ر کا کوت فیس داخل کرے تو نمبردار پر اودہر اطلاعنامہ
جاری ہوگا کہ فلان تاریخ کو کھلیان پر حاضر ہووے اور ایدھر کسی سرکاری نوکر کو
حکم ہوگا کہ وہ بھی کھلیان پر جا کر اپنے سامنے کوت کرا دیوے دونو کے بابت اگر
جھگڑا ہو تو اوسکو بھی نپٹا دیوے اس حکم کے موافق نمبردار بھی حاضر ہو جاوے گا
اور سرکاری نوکر فیصلہ کرا دیوے گا اور اگر اسامی غلّے کی کوت یا بٹائی مین حیلہ حوالہ
کرے گا تو نمبردار بھی یون ہی اسامی کے حاضر کرانے کی تدبیر کرے گا اب یہ یاد رکھو
کہ جو فیصلہ سرکاری نوکر کرا دیگا اگر اسامی یا نمبردار ایک مہینے تک اوس فیصلے کے
بابت کچھ عذر نہ کرے تو پھر وہ ہی فیصلہ بحال رہے گا اور کسی کے مٹائے نہ مٹے گا
اسواسطے لازم ہی کہ اگر سرکاری نوکر نے فیصلہ واجبی نہ کیا ہو تو اسامی یا نمبردار جو
ناراض ہووے مہینا بھر کے بھیتر بھیتر عذرداری کرے۔

مثال

نرنبد کھار کے پیداوار کا نمبردار نے اڑہائی سوئن کا کوت کیا اوسنے نمانا تو نمبردار نے

شحنہ تعینات کیا اور بعد ماندٹ نے اوسانی کے جو غلہ تولا تو سوا سو من دھان ہوئے
تب نمبردار نے اڑہائی من کا ور لگایا اسکو نرندسے نے نہ مانا اور نمبردار یہ کہکر جب ہو رہا
کہ اچھا پیچھے سے ٹھہر جائیگا پر نرند ہوشیار تھا اوسنے ترنت ۸ر کے کاغذ پر جاکر
ڈپٹی کلکٹر صاحب کو عرضی دی اور ۶ر کا کوت فیس دیکر اس مضمون کا اطلاعنامہ جاری
کرایا کہ یکم نومبر کو نمبردار کھلیان مین حاضر ہو اور قانون گو بموجب حکم عدالت کے آیا
اور ۱۱۱ر من کا نرخ مقرر کرکے جھگڑہ مٹایا گیا۔

موضع املیا مین چنتامن چمار نے ۵ سگہ زمین بٹائی پر لی جب فصل تیار ہوئی تب غلہ کا
نرخ مندا ہوگیا تھا اسلیے نمبردار نے چنتامن سے کہا کہ اب کوت کرلو مگر چنتامن نے نمانا
تو نمبردار بٹائی کرانے نہ گیا چنتامن نے ترنت عدالت مین عرضی دی اور پیشکار بٹائی
کرانے کو آئے اور موافق پٹے کے غلہ بٹوا دیا۔

موضع چھپرا مین سنتوکھی اہیر کی ڈیڑہ سو بیگہ زمین بٹائی پر چلی آتی تھی ۱۲۸۰ فصلی مین
بدری مصر ٹھیکہ دار ہوا اوسنے ایک پٹہ لکھدیا کہ جتنی زمین سنتوکھی جوتے گا پانچوین
حصے کے حساب سے کوت کرلیوینگے اس پٹہ پر ۵ سگہ زمین اور سنتوکھی نے جوتی
آخر جب فصل تیار ہوئی تو ٹھیکہ دار کو معلوم ہوا کہ سنتوکھی جو زمین ۱۲۷۲ فصلی مین
جوتے تھا اوسکا کوت تکری کا ہوا تھا تو اوسنے سنتوکھی سے کہا کہ ڈیڑ سو بیگہ کا
کوت موافق گذشتہ تکری کا ہوگا اور ۵ سگہ کا پانچوین حصے کا مگر سنتوکھہ نے نمانا
تو بدری نے کوت نکیا سنتوکھہ نے جاکر عدالت مین عرضی دی اور اطلاعنامہ بدری
کے نام پہونچا کہ دسوین اپریل کو کھیتون پر حاضر ہو اور قانون گو کو حکم ہوا کہ دسوین
اپریل کو جاکر کوت کراؤ قانون گو کے سامنے بھی وہ ہی عذر پیش ہوا قانون گو نے

کل پیداوار کا کوت کرکے کھیت کاٹنے کو کہدیا اور جیسا بدری ٹھیکہ دار کہتا تھا فیصلہ کردیا کہ ماصکہ مین تگری کا حصہ اور حصکہ پانچوان حصہ سنتوکھی جو ہوے یہ سنکر سنتوکھی نے کھیت تو کاٹا مگر بیٹہ رہوین ہی مین جاکر عرضی دی کہ قانونگو نے جو یہ فیصلہ حصہ کا کیا ہی وہ پٹے کے خلاف ہی ڈپٹی کلکٹر صاحب نے بدری کو طلب کیا اور پٹے کو دیکھکر بدری سے پوچھا کہ یہ پٹہ تمھارا ہی تو اوسنے سکار لیا تب ڈپٹی صاحب نے قانونگو کے فیصلہ کو منسوخ کرکے حکم دیا کہ شاید بدری نے چاہو جانکے یا بھول سے جب پٹے مین یہ نہین لکھا کہ سال گذشتہ کی زمین کا کوت کون حساب سے ہوگا تو چاہو جان سکے جو پٹے مین لکھا ہی اوسکے بموجب قائم رہنا پڑیگا اور سب زمین کی پیداوار کا پانچوان حصہ بدری کو دلوادیا اور سارا خرچہ بھی بدری کے ماتھے گیا۔

اس فیصلہ سے خوب یاد رکھو کہ اگر سنتوکھی مہینے بھر تک عذر نکرتا تو پھر جیسا قانونگو نے فیصلہ کیا تھا اوسکو ماننا پڑتا۔

کاشتکار۔ ایک بڑی ضروری بات آپ سے پوچھنے کی یہ ہی کہ بہت سے اسامی ایسے ہین کہ جنکے پاس پٹہ تو نہین ہی مگر برسون سے بے پٹے کے جوتے ہین اور نمبردار سے جو کوئی دشمن جاکر کچھ اضافہ دینے کو کہتا ہی تو زمین چھین لینے کو نمبردار دھمکاتے ہین نہ ساون کا مہینا دیکھتے ہین نہ کنوار کا۔

سمجھدار۔ اگر ایسی صورت ہو تو تم نمبردار کی دھمکی سے مت ڈرو اور اگر نمبردار بیدخل ہی کردیوے تو یاد رکھو کہ قانون کے موافق تین صورتین بیدخلی کے عذر کی ہین پہلے تو یہ کہ اسامی کے پاس پٹہ ہو کہ جسکی میعاد نہ بھگتی ہو یا کسی عدالت کی ایسی ڈگری ہو جسسے نمبردار بیدخل نہ کرسکتا ہو دوسرے زمین پر قبضہ داری کا حق ہو

تیسرے یہ کہ قانون کے موافق بیدخل کرنے کا اطلاعنامہ نمبردار نے جاری کرایا ہو تو
پہلی اور دوسری صورت کے موافق ایسے حال مین جیسا تمنے کہا عذر نہین ہوسکتا مگر تیسری
صورت کے موافق لاکلام عذر ہوسکتا ہی اسواسطے کہ جب نمبردار نے پٹہ نہین دیا ہی
اور کچھہ میعاد مقرر نہین کردی ہی تو بے تمہاری مرضی کے وہ زمین نہین لے سکتا اور
ساون بھادون مین تو کسیطرح زمین نہین نکل سکتی اسواسطے کہ قانون مین صاف
حکم ہی کہ لگان کی باقی کے بابت چاہو نمبردار ڈگری کراکر جاری کرادے چاہے
کچھہ اور تدبیر کرے مگر کوئی اسامی جسنے اپنے ہل بیل سے زمین جوتی ہی کسی اور
مہینے مین زمین سے بیدخل نہوگی پر پہلی اپریل سے لیکر پندرہوین جون تک سواے
ایسی صورت کے کہ لگان کا لگان باقی رکھے اور سرزوری سے زمین نہ جوتی ہو پر
جو ایسا اسامی ہوگا کہ جسنے اپنے ہل بیل سے زمین نہین جوتی بلکہ کسی اور شکمی اسامی
سے جتوائی ہی تو وہ ہر وقت بیدخل ہوسکتا ہی۔

(دفعہ ۳۰ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ع)

کاشتکار۔ جس اسامی نے اپنی آپ زمین جوتی ہو اور باقی اوسپر لگان
کی رہ جاوے تو نمبردار جس مہینے مین چاہے زمین چھوڑا سکتا ہی۔

(دفعہ ۹۳ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ع)

سمجھہ دار۔ بعد پندرہوین جون کے بیدخل نہوگا پر جسنے شکمی اسامی سے
زمین جتوائی ہوگی وہ بیدخل ہو جائیگا۔

(دفعہ ۴۰ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ع)

مثال

مادھو نے زمین خود جوتی ہی اور عسہ سال اوسکا لگان ہی اور ۵ر نومبر و ۵ر دسمبر و ۵ر مئی و
۵ر جون اوسکو دینا چاہیے اگر نومبر و دسمبر و مئی کی قسط وہ نہ دیوے تو نومبر و دسمبر مین وہ بیدخل نہوگا
مگر مئی کی قسط بھی جب نہ دیوے اور مئی کے مہینے مین اوسپر باقی نکلے چاہو وہ مئی ہی کے مہینے کی باقی ہو یا پندرہ تن

جون تک نمبردار چاہے تو بیدخل ہو جائیگا مگر بند رہوین جون کے بعد بیدخل نہو گا
اور جیسے سادہو نے نمبردار سے زمین لی اور اپنی طرف سے اودہو کو دی اور
نومبر کی قسط کی باقی سادہو کے ذمہ پڑی تو سادہو نومبر ہی مین بیدخل ہو سکتا ہی۔

کاشتکار۔ آپ کے بتلانے سے یہ معلوم ہوا کہ جب باقی ہی ہم نہ دین اور
زمین بھی نہ جوتین تو البتہ کسی مہینے مین نمبردار اُنکو بیدخل کر سکتا ہی تو ایسا کون
نادان ہوگا کہ لگان کا لگان نہ دے اور زمین بھی نہ جوتے لیکن کیا پٹے کی میعاد
گذر جاوے تو بھی نمبردار اسی قاعدے کے موافق زمین نہین چھوڑا سکتا۔

سمجھدار۔ نہین جسکی میعاد پٹے کی گذر گئی ہو اوسکے بابت نہ تو ضرورت ہی
کہ نمبردار اطلاعنامہ جاری کرائے نہ اس قاعدے سے کچھ روک ہو سکتی ہی اوسکی تو
میعاد پٹے کی بھگت گئی اب اوسے کون دعوی رہا مگر تو بھی ضرور ہوگا پہلی اپریل
اور ۱۵ جون کے بیچ مین بیدخل کرے اور اگر اسامی نے قبولیت مین شرط
کر دی ہو کہ اگر ہم باقی قسط پر ندیوین تو چاہو جو قسط ہو زمین سے بیدخل ہو جاوینگے
تو ایسا شرط کر نیوالا ضرور ہر وقت باقی پڑنے پر بیدخل ہو جائیگا۔

کاشتکار۔ آپ کا یہ مطلب ہی کہ جب میعاد پٹے کی گذر جائے تب نمبردار اسے
بیدخل کر سکتا ہی اور جب میعاد نہ گذری ہو تو آپ زمین نہین لے سکتا۔

سمجھدار۔ ہان جب میعاد پٹے کی نہ گذری ہو تو نمبردار آپ زمین کاشتکار
سے نہین لے سکتا مگر دو تدبیرون سے ایک تو یہ کہ لگان کے باقی کی ڈگری
پہلی اپریل و ۱۵ جون کے بیچ مین جاری کرادے اور جو اسامی باقی ندے سکے
تو زمین کے بیدخل کرانے کی عدالت سے درخواست کرے دوسرے بیدخلی کا اطلاعنامہ جاری کرواوے

کاشتکار۔ بھلا جو اطلاعنامہ بیدخلی کا اسامی کو پہونچے اور وہ تو عذرداری کرے اور نہ زمین ہی چھوڑے تو کیا ہوگا۔

سمجھدار۔ جب اسامی کے پاس اطلاعنامہ پہونچ جاوے اور وہ عذرداری نہ کرے نہ مالک سے نیا قول کرکے پٹہ لیوے تو اوس اسامی کا قبضہ اطلاعنامہ کے پہونچنے کے روز سے موقوف سمجھا جاوے گا اور اگر اسامی نمبردار کو زمین پر دخل نہ کرنے دیویگا تو نمبردار عدالت مین درخواست دیوے گا کہ مدد دیکر اسامی کو بیدخل کردیوے ایسی درخواست پر عدالت یہ جانچ لیوے گی کہ اطلاعنامہ پہونچ گیا یا نہین اور اگر معلوم ہوگا کہ اطلاعنامہ پہونچ گیا ہی تو زبردستی کرکے دخل اسامی کا اوٹھا دیوے پر عدالت کی زبردستی سے بھی جو بیدخل ہوجاوے تو بھی پورے کاغذ پر اسامی کو بیدخلی اور ہرجہ دلاپانے کے دعوی کرنے کا اختیار رہے گا جیساکہ پرسوتم پورکے کورمیون کے مقدمے مین تمنے لال داس کورمی کا حال ہمسے سنا ہی کہ اطلاعنامہ بھی جاری ہوا تھا اور عدالت نے چپراسی دے کر بے دخل کرایا تھا مگر پھر اونسے دخل پایا۔

کاشتکار۔ کیون صاحب جب اطلاعنامہ نمبردار پندرہوین اپریل تک جاری کراسکتا ہی تو بڑی مشکل ہی کہ اسامی سے پہلے تو کچھ ذکر بیدخلی کا نکرے پر جب اسامی اوکھہ یا گیہیان بوے تب اطلاعنامہ جاری کرادے تو بڑی خرابی پڑیگی۔

سمجھدار۔ نہین کچھ خرابی نہین ہوگی چاہے اطلاعنامہ جاری کراکے چاہے ڈگری جاری کراکے جب نمبردار اسامی کو بیدخل کریگا تو اسامی کو دام کھڑی فصل کا چکا دیوے گا مگر ہان اگر اطلاعنامہ پہونچ گیا ہوگا اور اسامی نے عذر نکیا ہوگا اور بے پٹہ لیے اور نئے قول کے زمین پر کچھ بویا ہوگا تو اوسکے دام نہ پاوے گا۔

دفعہ ۴۰ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء

دفعہ ۴۵ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء

دفعہ ۴۹ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء

دیکھو

کاشتکار - ایک اور اچرج کی بات ہی کہ ایک کھیت کو ایک سال تو نمبردار دیکھ کے لگان لگا دیتا ہے اور دوسرے سال اوسیکو اڑھائی ہنگیھے کہتا ہی -

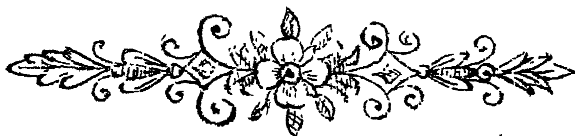
سمجھ دار - اسمین تو کچھ مشکل نہین ہی نمبردار سے کہو کہ زمین ناپ دیوے اور تمھین سمجھا دیوے نمبردار اور اوسکے کارندون کو ہمیشہ اختیار ہی کہ جب چاہین تم مین ناپ لیوین

کاشتکار - بھلا جس اسامی کا لگان بٹائی پہ ہو وہ نقدی کرایا چاہے تو کوئی تدبیر ہی -

سمجھ دار - جن اسامیون کا زمین پر حق نہین ہی اور میعادی پٹے پر جوتتے ہین اونکے واسطے یہ ہی تدبیر ہی کہ جب میعاد پٹے کی نہگت جاوے تو آگے کے واسطے نقدی کا قول مانگین اور جو نمبردار نہ دیوے تو زمین چھوڑ دین -

اس بات چیت مین دوپہر ہوگئی اور اسامیون نے کہا کہ آج دوپہر کو ہمارے گانون مین ایک باند باندھنے کی ساعت ہی اور سب کو جمع ہونا پڑیگا اسواسطے اگر مرضی ہو تو اب رخصت ہون اور حکم ہو تو کل حاضر ہون سمجھ دار صاحب نے کہا بہت اچھا تم لوگ اپنا کام کرو پر باند کس جگہہ باندھا چاہتے ہو اگر ہمین پتا بتلاؤ تو ہم بھی آوینگے اسامی یہ سنکر خوش ہوئے اور جگہہ کا پتا بتلا کر رخصت ہوئے -

فقط



[illegible]

[illegible] زارعین

[illegible] واسطے وصول لگان اور

[illegible] بجا مندرج ہین

[illegible] نامی

[illegible] ت وایالت مرتبت ابہت ونبالت

[illegible] صاحب بہادر

[illegible] غلام حیدر خانصاحب بہادر

[illegible] ضلع [illegible] نے مرتب کیا

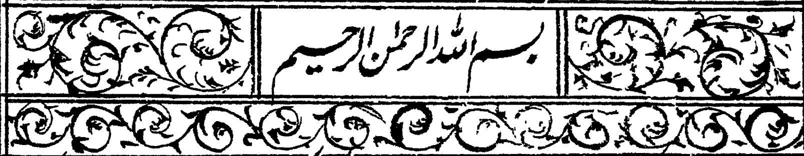
[illegible] ی و اعزازی

جناب [illegible] المناقب والمفاخر وانبار المکارم والمآثر جناب مسٹر کالن

اے [illegible] صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم صوبہ اوده

[illegible] منشی نولکشور [illegible] لکھنؤ مین چھاپا گیا





دوسرے روز صبح کو اسامی پھر موافق پچھلے روز کے آکر بیٹھے سمجھدار صاحب نے کہا
کہ ہمنے تمھارے باند بنانے کی جگہہ کو دیکھا حقیقت مین وہ اچھی جگہہ ہی اور اوس سے
بہت فائدہ آگے کو ہوگا تمکو لازم ہی کہ اس باند کے بنانے مین جو خرچ اوٹھے اوسکو
بڑی خبرداری سے لکھو اور تمام گانون کی اسامیون کو باند بنانے مین شامل کرو اور
ہر ایک اسامی سے تھوڑا تھوڑا چندہ لو تو ایک تو یہ کہ سات پانچ کی لاٹھی اور ایک
جنے کا بوجھہ ہوجائیگا تھوڑا تھوڑا روپیہ کسیکو نہ اکھریگا دوسرے جن جن اسامیون کی
زمین مین پانی پہونچے گا اونکو وہ ہی حق جو کل ہمنے بتلایا ہی زمین پر پیدا ہوگا اور
باند کی زمین دیکھنے سے ہمکو یہ معلوم ہوتا ہی کہ گانون کے سب ہارون مین پانی باند کا
پہونچے گا اور اگر تم دیکھو کہ پورب کے ہار مین پانی نہین پہونچ سکتا تو اودھر کی اسامیون
سے چندہ نہ لو نہ تو تم پورب کی اسامیون کو چندہ مین شریک کرلو کہ اوس گانون
کی زمین پر اچھی طرح پانی جاوے گا۔

کاشتکار۔ نروتم پور کی اسامیون کو ہم کیون پانی لینے دیوین گے باندتو ہمارے گانون کی زمین مین بندھتا ہی۔

سمجھدار۔ دیکھو یہ ہی تمھاری چوک ہی تمھارے گانون اور نروتم پور کے مالک تمھارے ہی راجہ صاحب ہین جب گانون کے مالک ایک ہین تو تمکو آپس مین بیر برائی کرنے سے کیا حاصل آخر نروتم پور کے رہنے والے بھی تمھارے ہی بھائی بند ہین دونون گانون کے دو مالک ہوتے تو البتہ وہ لڑتے جھگڑتے تمکو ایسی باتون سے کیا حاصل۔

کاشتکار۔ نروتم پور کی اسامیون کو جو ہم شریک کرلین گے تو ہمارے گانون کا نام تو نہوگا کہ ہمارے ہی گانون والون نے باندہ باندھا۔

سمجھدار۔ بھلا نرا نام اچھا یا ایسا نام اچھا جسمین کچھہ فائدہ بھی ہو ہماری بات ہمیشہ یاد رکھو کہ جو فائدے کا کام ہو اوسمین نام کا خیال مت کرو دس پانچ سو پچاس جتنے آدمی سے ہوسکے ملکر بہت سے فائدے کے کام ایسے ہین کہ ایک دو کے کیے مشکل سے بھی نہین ہوتے اور کئی آدمیون کے ملنے سے آسانی سے ہوجاتے ہین اور اوس کام سے لوگون کو فائدہ پہونچتا ہی دیکھو کسی گانون مین پکا کنوان نہو اور کوئی ایسا مقدور والا بھی گانون مین نہو کہ اکیلا پکا کنوان بنوادے تو سب گانون والے کچے کنوین کا پانی پی پی کر جیین گے اور دکھہ درد اوٹھاوینگے پر اگر سب گانون کے رہنے والے نام پر چیت نہ دیوین اور آرام پر دھیان دھرین اور دو دو چار چار روپے جمع کرکے کنوان بنوا ڈالین تو سدا آرام سے رہین ایسے ہی اور بہت سے کام ہین۔

کاشتکار — حقیقت مین آپ سچ کہتے ہین اور ہم لوگ انکا [illegible] کہین [illegible] اب کل کی رہی ہوئی باتین ہم آپ سے پوچھا چاہتے ہین اور [illegible] [illegible] کہ بعضے وقت تو سرکاری تحصیلدار [illegible] لوگ [illegible] ہین [illegible] [illegible] ہی چھاپ لگا دیتے ہین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کہ جب لگان [illegible] [illegible] نہین دیوینگے ہم [illegible] مشکل مین پہنس جاتے ہین —

تحصیلدار — جسطرح سرکار اپنی جمع کے وصول کرنیکے [illegible] مقرر کیا ہی کہ جو باقی پڑے تو کاشتکارون کی پیداوار کو قرق کر لے اور تحصیلدار [illegible] کے گھر کی گرہستی مال و دولت کو بھی قرق کرے اور نمبردارون کو [illegible] [illegible] نمبردارون کو اپنی اسامیون سے لگان وصول [illegible] کے واسطے [illegible] کہ جب قسط پر اسامی روپیہ نہ دین اور [illegible] [illegible] جو قسطین [illegible] ضلع کے رواج کے موافق مقرر ہو گئی ہین تو [illegible] عدالت [illegible] جس اسامی پر باقی پڑ جاوے اور اوس باقی کے ادا کرنے کا اسامی [illegible] کوئی ضامن نہو تو اوس کھیت کی پیداوار کو چاہے کھیت مین کھڑی ہو [illegible] کٹ کے کھلیان مین جمع ہو یا کسی اور جگہہ مانڈ کے رکھی ہو بلے [illegible] اپنے اختیار سے قرق کرین تو قرق کرنے کا نمبردار کو اختیار تو ہی اور [illegible] [illegible] ایک بڑا اختیار معلوم ہوتا ہی پہ نالش کرنا قرق کرنے سے آسان ہی اور قرق کرنے [illegible] بہت سے ڈر ہین —

کاشتکار — ذرا مہربانی کرکے بتلایئے کہ قرق کرنے مین کیا ڈر کی باتین ہین ہم تو دیکھتے ہین کہ نمبردارون کو نہ کچھ قرق کرنے مین ڈر ہوتا ہی نہ اندیشہ جھٹ پٹ

دفعہ ۴۴ ایکٹ لگان

دفعہ ۱۵ ایکٹ لگان

[illegible] سکتے ہیں ۔

جیسے ۔ پچھلے تو سال بھر کے [illegible] لگان باقی ہو [illegible] کی بابت قرقی ہو سکتی ہے
[illegible] لگان [illegible] کی بابت قرقی ہو ۔ اس صورت کے [illegible] ہو سکتی کہ عیبت سے
[illegible] یا عدالت سے ڈگری ہو گئی ہو [illegible] زمین کی جائداد
پیداوار قرق ہو سکتی ہے جسکا لگان باقی ہو [illegible] اور [illegible] زمین کی پیداوار قرق ہو سکتی ہے
[illegible] پٹہ میں لکھی ہے [illegible] کسی کھیت کی پیداوار [illegible]
[illegible] اپنے گھر میں رکھ چھوڑی ہو [illegible] قرق نہیں ہو سکتی جو [illegible]
[illegible] اپنے لگان کے بابت ضمانت دی ہو [illegible] جائداد بھی [illegible]
قرق نہیں کر سکتے ۔

مثال

[illegible] سنہ [illegible] کی باقی ہو [illegible] سنہ کے آخر [illegible] نمبردار کو [illegible]
پیداوار [illegible] کی قرق کر [illegible] ۱۲ [illegible] باقی ہو اور [illegible]
[illegible] ہوں [illegible] خیال کرو کہ [illegible]
[illegible] کے موجب عہ [illegible] لگان [illegible]
[illegible] کھیت تھے نمبر [illegible] نمبر [illegible] نمبر ۴۸ [illegible]
[illegible] میں [illegible] لگان [illegible] میں [illegible]
نمبر [illegible] نمبر ۱۰۴ [illegible] والا اور [illegible] میں [illegible]
تھی کہ چھ قسطوں میں لگان بیباق کریگے ۔ اکتوبر ۔ نومبر ۔ دسمبر ۔ اپریل ۔
مئی ۔ جون ۔ اور اکتوبر و نومبر اب خیال کرو کہ اگر عہ پٹہ کی قسط سنہ [illegible]

[illegible] لگان [illegible] لگان

و اپریل و مئی و جون سنہ ۱۸۶۹ء کی قسطین نہ دیوے تو نمبردار مہینے جون سنہ ۱۸۶۹ء مین جو پیداوار نمبر ۲۰ و ۲۴ و ۲۶ و ۲۸ کے کھیتون کی پاوے گا قرق کر لیویگا اور اسیطرح اگر جون سنہ ۱۸۶۸ کی بھی باقی ہوگی تو جون سنہ ۱۸۶۹ تک جائداد ربیع سنہ ۱۸۶۹ء کی قرق کر لیوے گا پر جو مئی سنہ ۱۸۶۸ء کی باقی ہوگی تو جون سنہ ۱۸۶۹ مین قرق نکر سکے گا ہان اگر بادھو نے کوئی اقرارنامہ لکھدیا ہوگا کہ اپریل و مئی سنہ ۱۸۶۸ء کی باقی عـ۵ ربیع سنہ ۱۸۶۹ سے وصول کر لینا تو جون مہینے مین بھی نمبردار اوس اقرارنامہ کے بل سے قرق کر سکے گا یون ہی اگر نمبردار نے اپریل و مئی سنہ ۱۸۶۹ء کے لگان کی باقی کی نالش عدالت مین کی ہو اور ڈگری پائی ہو تو بھی ڈگری کے زور سے سنہ ۱۸۶۹ء کی ربیع جون تک قرق کر لیوے گا۔

مثال دوسری

مادھو پہلے عـ۵ کے پٹے کا لگان دیچکا ہو اور جائداد اوس پٹے کی چار و کھیت کے کھلیان مین رہنے دیوے اور دوسرے پٹے کے تینون کھیت کے لگان مین ایک کوڑی نہ دیوے اور جائداد اوٹھا کے گھر مین رکھہ لیوے اور نمبردار اوس جائداد کو جو کھلیان مین رکھی ہے قرق کرنا چاہے تو قرق نہ کر سکے گا اسواسطے کہ جس پٹے کی باقی ہے اوس پٹے کے کھیتون کی وہ پیداوار نہیں ہے جو کھلیان مین رکھی ہے

مثال تیسری

مادھو اگر جھٹ پٹ اپنے کھیتون کی پیداوار کو کاٹ و ماڑ کے گھر مین بھر رکھے تو چاہو کیسی ہی باقی ہو نمبردار مادھو کے گھر کے رکھے ہوئے غلے کو قرق نکر سکیگا

مثال چوتھی

اگر یاد ہو نے قبولیت لکھتے وقت سادہ ہو کو ضامن دیہ با ہو کہ اگر باقی پڑے گی تو وہ

سادہ ہو دیوے گا تو پھر نمبردار قرقی نکر سکے گا۔

کاشتکار۔ آپ کے کہنے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ نمبرداری کو قرقی کرنے کا

اختیار ہی مگر ہم تو دیکھتے ہین کہ نمبردار کے سپاہی ناک غلہ روک رکھتے ہین۔

سمجھدار۔ سپاہی اور نوکر یہ کیا ہی نمبردار جسکی معرفت چاہے اوسکو اجازت نامہ

قرقی کا سادہ کاغذ پر دیکر قرقی کرا سکتا ہی۔

کاشتکار۔ اندنون تو بہت سے علاقے کورٹ ہوتے جاتے ہین ہمنے

سنا ہی کہ ہمارے راجہ صاحب بھی اپنا علاقہ کورٹ کراتے ہین پھر ہمکو ان باتون

کے سننے سے کیا فائدہ ہوگا جب سرکار کے ہاتھ مین علاقہ ہوا تب تو جیسا آپنے

کہا کہ نمبردار کی گھر گرستی بھی قرق ہوجاتی ہی ہماری بھی ہوجائیگی۔

سمجھدار۔ کورٹ آف وارڈس کے علاقون مین تو سرکار صرف تعلقدار کا کام

کرتی ہی مگر جو خود سرکار کے اتنے گانون ہین اونمین بھی سرکار لگان کے وصول

کرتے مین اوس قاعدے کو عمل مین نہین لاتی جو گانون کے مالکون سے مالگذاری

وصول کرنیکے واسطے مقرر ہین بلکہ لگان کے وصول کرنے مین اونھین قاعدون پر

چلتی ہی جنپر نمبردارون کو چلاتی ہی سرکار کا ایسا انصاف نہین ہی کہ دوسرون ہی کو

قانون کی رسی مین باندھے اور یاد رکھو کہ جتنا اختیار تعلقدارون اور نمبردارون کو

قرقی اور نالش کرنے کا ہی اوتنا ہی سرکار کے تحصیلدارون اور نوکرون یا کورٹ

کے سربراہ کارون کو ہی اور جسطرح سرکار نے اپنے نوکرون کو اختیار قرقی کرنے کا

دیا ہی اوسیطرح سب اور گانون کے مالک اور نمبردار بھی اپنے نوکرون کو مختارنامہ دیکر

دفعہ ۱۹۱ نمبر ۱۲ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء

دفعہ ۱۹۸ ایکٹ ۱۲ ... لگان

اتنے اختیار دے سکتے ہین لیکن اگر کارندہ یا مختار کوئی کام قانون کے خلاف کرے
تو مالک اور کارندہ دونون کو جوابدہی کرنی پڑتی ہے۔
کاشتکار۔ اور جو مختار نامہ کارندے یا نوکر کے پاس نہو۔
سمجھدار۔ سرکار کے تحصیلدار یا کورٹ کے سربراہ کار و کارندون کا زردار کو
تو قانون کے موافق قرقی کرنے کا اختیار ہے اور انکو مختار نامہ کی ضرورت نہین ہے
مگر تعلقدارون کے کارندون کے پاس مختار نامہ نہو تو انکو اختیار قرقی کا نہین ہے
اور رعیت کو اختیار ہے کہ اگر کوئی کارندہ قرقی کرنے کو آوے تو مختار نامہ دیکھنے کو مانگے
اگر نہ دکھلاوے تو قرقی نہ کرنے دیوے۔
کاشتکار۔ یہ قرقی کا معاملہ تو مشکل ہے بھلا ایک اسامی روپیہ دینے کو مستعد ہے
مگر کسی سبب سے وقت پر نہ دے سکے تو یہ کون اچھی بات ہے کہ نمبردار جھٹ پٹ
قرقی کرکے بے آبرو کردیوے۔
سمجھدار۔ کچھ زبردستی قرقی مین نہین ہوتی اسواسطے کہ قرقی کرنے سے
پہلے حکم ہے کہ نمبردار یا اوسکا مختار لکھا ہوا تقاضا رعیت کے ہاتھ مین دیوے اور
اوسمین بیورا وار لکھدیوے کہ فلانی قسط کا اتنا روپیہ باقی ہے ادا کرو اگر رعیت اوس
تقاضے پر روپیہ دیدیوے تو کاہے کو قرقی ہوگی پر ہان اگر روپیہ نہ دیوے تو
قرقی ہوگی و اگر اسامی روپیہ نہ دیوے اور چھپ جاوے تو وہ کاغذ نمبردار یا اوسکا
مختار رعیت کے گھر پر لگا دیوے گا و تب قرقی کرے گا اس سے کچھ بے آبروئی
نہین ہوتی اسواسطے کہ جتنی پیداوار مین اصل باقی اور قرقی کا خرچہ ادا ہو جاوے
اوتنا ہی غلہ قرق ہوتا ہے اور ترنت اوسکا کوت ہو کر ایک کاغذ پر لکھا جاتا ہے کہ اتنا غلہ

اتنی قیمت کا قرق کیا اور اوس کا غذ کی نقل اگر رعیت موجود ہوتی ہی تو اوسکے ہاتھہ مین دیجاتی ہی اور اگر رعیت چھپ جاتی ہی تو اوسکے گھر پر لگا دیجاتی ہی

کاشتکار۔ بھلا اگر کھلیان مین غلے کے بوجھہ یا کھڑے کھیت کو نمبردار قرق کر لیوے تو نہ نمبرداری کو کچھہ ملیگا نہ رعیت ہی کے ہاتھہ آویگا۔

سمجھدار۔ اگر کھڑا کھیت نمبردار قرق کرے تو رعیت کو منع نہین ہی کہ کھیت نہ کاٹے بلکہ مناسب ہی کہ رعیت کھیت کو کاٹے اور کھلیان مین جمع کرکے مانڈے وہ جہان مناسب ہو دو چار آدمیون کے سامنے تول کے رکھدیوے وسکے سپرد کر دیوے و اگر رعیت مکر جاوے اور نہ کاٹے مانڈے تو نمبردار خود آپ کھیت کو کٹوائینگے و مانڈکے اور اناج نکلواکے دو چار آدمیون کے روبرو تولواکے وسکے سپرد کر دیوینگے۔

کاشتکار۔ اگر وہ جائداد ایسی ہو کہ جو سینتنے کے لائق نہو جیسے کہ شکرقند کا کھیت کوئی قرق کرادے تو کیا ہوگا۔

سمجھدار۔ ایسی صورت مین نمبردار ایسے وقت قرق کریگا کہ خربوزہ یا شکرقند کی فصل کے تیار ہونے مین بیس روز یا اوس سے زیادہ باقی ہون جسمین فصل کے تیار ہونے تک سب دستور جو قرقی و نیلام کے واسطے مقرر ہین پورے ہو جاوین۔

کاشتکار۔ مہربانی کرکے وہ دستور بھی بتلائیے کہ جنکے بموجب جائداد نیلام ہوتی ہی

سمجھدار۔ نمبردار قرقی کرکے یہ دیکھتا رہیگا کہ اسامی نے اناج کو کاٹا مانڈا اور صاف کیا اور اوٹھاکے رکھا یا نہین کیونکہ اسامی قرقی کے بعد اگر اوٹھا لیوے تو آپ وہ غلہ کو اوٹھواکر رکھیگا اور جس روز سے غلہ اوٹھایا جاویگا اوس روز سے

پانچ روز کے بیتنے اوس سرکاری عہدہ دار سے جو ایسی جائداد کے نیلام کے واسطے ہر تحصیلداری مین مقرر ہی نیلام کی درخواست کریگا اور اگر پیداوار ایسی ہوگی جو اوٹھا رکھنے کے لائق نہین ہوتی جیسے ہا شکر قند وغیرہ تو قرقی کرنے کے روز سے پانچوین دن تک نمبردار نیلام کی درخواست کریگا یہ درخواست لکھی ہوئی ہوتی ہی اور اوسمین باقیدار اسامی کا نام اور ٹھکانا اور باقی کی تعداد اور قرق کیے ہوئے غلہ کا بیورا و حال و پتا ٹھکانا کہ کہان رکھا ہی لکھا جاتا ہی—

نمونہ

غریب پرور سلامت

مادہو کورمی ولد سادھو کورمی ساکن امبر نگر پرگنہ سرفراز نگر پر بابت قسط مئی کے ۵ عہ و بابت قسط جون ۱۸۶۸ء کے عہ جملہ ۵ عہ باقی تھے اور نامبردہ نے مانگنے پر نہ دیے اسلیے ۱۵ جون کو غلہ جسکی تفصیل نیچے لکھی ہی قرق کیا اور ۱۸ جون کو اسامی مذکور نے وہ غلہ وزن کرا کے بیچو تولا کے گھر مین جو امبر نگر مین ہی رکھ دیا ہی اسواسطے میری درخواست ہی کہ غلہ نیلام کیا جاوے—

گیہون	جو جی	چنا	مسور	السی	ارہر
للعہ م	سے م	للعہ م	سے م	للعہ م	صہ م
سے م	سے م	للعہ م	للعہ	سے م	سے م

دستخط نمبردار امبر نگر پرگنہ سرفراز نگر
مورخہ ۱۲ جون ۱۸۶۸ع

جب ایسی عرضی گذرتی ہی تو کمشنر نیلام اوسکی پشت یا پیشانی پر یون لکھتا ہی موافق دفعہ ۵۹ ایکٹ لگان اطلاعنامہ بنام اسامی جاری ہو اور اشتہار بھی بھجوایا جاوے اور ایک نقل اس درخواست کی مع ایک اشتہار عدالت مین جناب ڈپٹی کلکٹر بہادر کے ارسال ہو - ۲۱ - جون سنہ ۱۸۷۶ء - دستخط سید معصوم علی کمشنر نیلام -

دفعہ ۵۹ ایکٹ لگان

بعد اس طرح کی عرضی دینے کے نمبردار اطلاعنامہ کے جاری ہونے کے واسطے طلبانہ دیتا ہی اور جبکہ ایسی عرضی اوس عہدہ دار کے پاس گذرانی ہی جو نیلام کرنے کے کام پر مقرر ہوتا ہی تو وہ عہدہ دار ترنت اوس درخواست کی نقل عدالت مین صاحب ڈپٹی کلکٹر کے بھجوا تا ہی اور ایک اطلاعنامہ اوس باقی دار اسامی پر جسکی جائداد قرق ہوتی ہی جاری کرتا ہی اور اوس اطلاعنامہ مین پتا لکھدیتا ہی کہ یا تو اسامی باقی کا روپیہ دیدیوے یا تاریخ پہونچنے اطلاعنامہ سے پندرہ دن کے بھیتر لگان کی بیجا طلبی کی نالش دائر کرے اور جو چپراسی یہ اطلاعنامہ لیجاتا ہی اوسکو ایک اشتہار بھی دیتا ہی کہ جسمین پتا لکھا ہوا ہوتا ہی کہ فلانی فلانی جائداد فلان اسامی کی آج سے بیس روز کے بعد فلانی تاریخ فلانی جگھہ نیلام کی جائے گی سو چپراسی اطلاعنامہ تو اسامی کو دیتا ہی اور اشتہار کو اوس مکان پر لگا دیتا ہی جہان غلہ رکھا ہوتا ہی اور ایک اشتہار اوسیطرح کا نیلام کے درخوست کی نقل کے ساتھہ نیلام کرنیوالا عہدہ دار ڈپٹی کلکٹر صاحب کی عدالت مین بھجواتا ہی

ایکٹ لگان ضمیمہ ت

نمونۂ اطلاعنامہ

سررشتۂ سید معصوم علی کمشنر نیلام تحصیل سرفراز نگر ضلع مبارک پور اطلاعنامہ بنام مادھو ولد سادھو کورمی ساکن امبر نگر پرگنۂ سری نگر باقیدار -

مسمی سنتوکھہ سنگہ نمبردار امیر نگر پرگنہ سرفراز نگر

ہرگاہ سنتوکھہ سنگہ مذکور نے درخواست واسطے نیلام جائداد مقروقہ مفصلۂ ذیل کے بعلت بقایا لگان تعدادی ۵ عہ جو حسب بیان اوسکے تمسے واجب الوصول ہو گذرانی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ مبلغ مذکور مسمی سنتوکھہ مذکور کو ادا کردو یا اس اطلاعنامہ کے پہونچنے سے پندرہ دن کے اندر نالش عذرداری مطالبۂ مذکورہ عدالت مین دائر کرو اگر اس عرصے مین دائر نکروگے تو جائداد مذکور نیلام ہوجائیگی

المرقوم ۲۱ جون ۱۸۷۰ع —

کیہون	گوجہی	چنا	مسور	السی	ارہر
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سررشتہ سید معصوم علی کمشنر نیلام سرفراز نگر ضلع مبارکپور

اشتہار

جو کہ سنتوکھہ سنگہ نمبردار موضع امیر نگر پرگنہ سرفراز نگر نے پیداوار مفصلۂ ذیل از آن مادھو ولد سادھو کورمی کاشتکار امیر نگر بمطالبۂ ۵ عہ لگان کے قرق کرکے بیچو تولا کے مکان مین بھروا رکھی ہے اسلیے یہ اشتہار جاری ہوتا ہے کہ ۱۲ جولائی ۱۸۷۰ع کو مقام لال گنج مین پیداوار مذکور نیلام کی جائیگی اگر کسی کو بابت پیداوار مذکور کچھہ عذر ہو تو عدالت مین پیش کرے — المرقوم ۲۱ جون ۱۸۷۰ عیسوی

کیہون	گوجہی	چنا	مسور	السی	ارہر
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بعد جاری کرنے اطلاعنامہ و اشتہار نیلام کرنے والا عہدہ دار راہ دیکھے گا اگر کوئی عذرداری ہونے کی سند نہ پاویگا تو عدالت کی منظوری لیکر کل جائداد کو یا جتنی

سے باقی اور خرچ قرقی و نیلام ادا ہو جاوے نیلام کر دیویگا ــ

کاشتکار ــ اور جو اسامی کو عذرداری کرنا ہو تو کیا کرے ــ

سمجھدار ــ پہلے تو یہ خوب سوچنا و سمجھنا چاہیے کہ عذرداری واجبی یا ناحق کی ہی اگر صرف کچھ آپس کی بے سمجھی کی تکرار ہو تو لڑنا بیفائدہ ہی تاوان جو لگان باقی نہو تو جسکی جائداد قرق ہو اوسکو لازم ہی کہ جو پندرہ دن کی میعاد اطلاعنامہ مین لکھی ہو اوسکے گذرنے کے پہلے اسٹام کے کاغذ پر صاحب کلکٹر کی عدالت مین عرضی دیوے بعد گذرنے عرضی کے عدالت سے ایک سند جاری ہوگی کہ بابت فلانی جائداد کے جسکو فلانے نمبردار نے قرق کرایا ہی عذرداری کی نالش پیش ہوئی ہی اگر اس سند کو اسامی آپ جاہیگا کہ نیلام کرنیوالے عہدہ دار کے پاس لیجاوے تو عدالت اوسیکو دیدیوے گی نہین تو ڈاک پر بھجیدیوے گی اور جب یہ سند نیلام کرنیوالے عہدہ دار کے پاس پہونچے گی تو نیلام ایسی پیداوار کا جو خراب ہونے والی نہوگی رک جاویگا مگر جو ایسی پیداوار ہوگی کہ جسکے بگڑنے کا اندیشہ نیلام کرنے والے کی تجویز مین آویگا جیسے شکر قند یا خربوزہ کی پیداوار کہ وہ نیلام کے ملتوی رہنے سے بگڑ جائے گی اور نقصان ہوگا تو اوسکے نیلام کو نہ روکے گا اور اگر اسامی قرقی ہوتی ہی عذرداری کرنا چاہے اور نیلام کے اطلاعنامہ کے جاری ہونے کی راہ نہ دیکھے تو بھی عذرداری کی عرضی لگ جاویگی اور نیلام کے روکنے کو سند جاری ہوگی اور اوسکے پیچھے جو نمبردار نیلام کی درخواست کریگا تو نیلام کرنیوالا عہدہ دار درخواست کی نقل تو عدالت مین بھیجدیوے گا مگر نہ اطلاعنامہ جاری کریگا نہ اشتہار اسطرح صاحب ڈپٹی کلکٹر نیلام ہونا روک دیوینگے اور فیصلے کے واسطے

دفعہ ۱۹۱ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع

دفعہ ۱۹۲ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع

دفعہ ۱۹۳ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع

کوئی دن مقرر کر کے نمبردار کے حاضر ہونے کا حکم دینگے اوس وقت چاہیے کہ نمبردار
کی طلبی کے سمن کا کورٹ فیس اسامی عذردار دیوے اور جن گواہون کو بلانا ہو
اونکی طلبی کا بھی کورٹ فیس اور خوراک جمع کر دے ۔

کاشتکار ۔ جبکہ عذرداری کرنے پر بھی ایسا مال جیسے شکر قند ہے تو نیلام
کرنے والے عہدہ دار کی معرفت نیلام ہوگا تو جلدی کی بکری سے اسامی کا ضرور نقصان ہوگا

سمجھدار ۔ اسکا علاج یہ ہے کہ جب اسامی عذرداری کی عرضی لگا دے تب ہی
اوسی عرضی کے ساتھ ایک یا دو معتبر ضامنون کی ضمانت بھی داخل کر دے یہ ضمانت
اوس پیداوار کی قیمت سے جو قرق ہوا ہے دونی کی ہوگی جیسے پیداوار کی قیمت
عہ ہے تو ضامنی صہ کی ہو اور ضامن یہ وعدہ لکھدیوین کہ کاشتکار پر جو روپیہ
عدالت سے واجبی ٹھہرے گا اوتنا روپیہ خرچہ سمیت ہم بھر دیوینگے اور ایسی
ضامنی عدالت اگر سکار لیویگی تو پیداوار قرقی سے ترنت چھوٹ جاویگی پھر اسکو
من مانے بیچنے کا اختیار ہو جاوے گا اور نقصان کیون ہوگا پھر جب نمبردار
عدالت مین جوابدہی کو حاضر آویگا تو مقدمے کی تحقیقات اوسیطرح سے کیجاویگی
کہ جیسے نمبردار خود لگان کے دلاپانے کا دعوی کرتا اور اوسیطور سے اوسکو باقی
ثابت کرنا پڑے گی جسطرح آپ نالش کر کے ثابت کرتا تحقیقات ہو چکنے پر اگر حاکم
کی سمجھ مین اسامی باقیدار ٹھہرا تو جسقدر باقی رعیت کے ذمہ ثابت ہوگی اوتنے
کی ڈگری اسامی پر ہوگی اور اگر ضمانت رعیت کی داخل ہے تو روپیہ ادا کرنے کا
حکم ہوگا اور جو ادا نہو گا تو اسامی پر ڈگری جاری ہوگی اور اوسکے گھر کی گرستی
بھی نیلام ہو سکے گی اور خود اسامی پکڑا بھی جائیگا اور روپیہ نہ دینے پر قید بھی ہوگا

دفعہ ۱۴۴ قانون لگان

اور اوسکے نقصان کی بابت اگر عدالت [illegible] کیا گیا ہوگا [illegible] صورت میں [illegible]
[illegible] فرق [illegible]
[illegible] باقی [illegible] [illegible] گری [illegible]
مین فرق ہوگی تو [illegible] قیمت [illegible] ثابت
ہوا کہ باقی اسامی [illegible] ناحق یا فرق کرنے کو نمبردار [illegible] اوسکے [illegible]
نے فرق کی [illegible] تو عدالت [illegible] دیوے گی [illegible] جو [illegible]
ہو [illegible] اور [illegible] دیوے گی [illegible] اوسکے سواے اگر عدالت [illegible]
کہ فرق [illegible] ناحق [illegible] نمبردار نے کی تھی تو عدالت کو [illegible] اختیار ہے
کہ اوس مال کی قیمت سے جو فرق ہوا تھا دوگونہ سہ گونہ ہرجہ کا بدلا رعیت کو دلوا دیوے

مثال

راجہ [illegible] کی [illegible] ضلع ہرداسی پور کا ٹھیکہ ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ کے واسطے
گنگادین برہمن نے لیا تھا اور گنگادین نے روپ مصر کو ۱۰ بیگہ زمین ۱۲۷۴
مین دی تھی و ایک سال کا پٹہ ۵ لگان کا لکھ دیا تھا مگر گنگادین ۱۲۷۴
کی باقی پڑی اور ساونون ۱۲۷۴ مین ڈگری راجہ صاحب کی گنگادین پر ہوکے
ڈگری جاری ہوئی جو وہ روپیہ ندے سکا تو بھادون مین گانون سے بیدخل
ہوگیا اور راجہ صاحب نے ۱۲۷۵ کے واسطے اچھا سمجھکر بادر اضافہ یہ
شیودین سنگہ کو ٹھیکہ دیا شیودین سنگہ نے کنوار کے مہینے مین اسامیون کو
پٹہ بانٹے و روپ مصر پر ۵ اضافہ کرکے قبولیت مانگی روپ نے
۱۲۷۴ کا پٹہ دکھلایا و کہا کہ ہمنے ایسے قول کے بموجب ۱۲۷۵ کا تردد بھی

کیا ہی ہم مع ۵ اضافہ ندیوینگے اور نہ قبولیت لکھی نہ شیودین سنگہ سے پٹہ لیا جب
لگان تحصیل کرنے کا وقت آیا تو ۵ کے حساب سے قسط دیدی شیودین سنگہ
نے لی تو لی مگر یہ ہی کہتا رہا کہ مع ۵ کے حساب سے قسط چاہیے آخر جون کی قسط پر
مع ۵ اپنے باقی کے نکالے اور جو روپئے ندیے تو قرقی اوسکے غلے کی کرلی روپئے یہ راہ ندیکھی کہ
کہ نیلام کا اطلاعنامہ آویگا یا نہیں ۵ کی دو ضامنی لکھوائین اور عرضی عذرداری کی پیش کی
اور تین عذر عرضی مین لکھے ایک تو یہ کہ جمع اوسکی زمین کی ۱۲۴ مین ۵ تھی و ۱۲۵
کے واسطے اگرچہ پٹہ اوسکو گنگا دین ٹھیکہ دار نے نہین دیا مگر زبانی قول کردیا تھا
سو ۵ ۱۲۵ کی بابت شیودین سنگہ کو وہ دے چکا رسیدین موجود ہین اور بموجب
دفعہ ۳۵ ایکٹ لگان کے پچھلے سال سے زیادہ لگان شیودین سنگہ نہین
مانگ سکتا دوسرے یہ کہ جب شیودین سنگہ نے قرقی کی تو واصلباقی کی فرد جو بموجب
دفعہ ۵۲ ایکٹ لگان دینا چاہیے نہین دی تیسرے مع ۵ کے بدلے ما ۵ کا غلہ
قرق کیا ہی اور یہ دفعہ ۵۳ ایکٹ لگان کے خلاف ہی اس عرضی پر عدالت سے
ضمانت سکھر گئی اور سند ملی کہ ٹھیکہ دار غلہ قرقی سے چھوڑ دیوے اور شیودین سنگہ
کے نام طلبی کا سمن جاری ہوا اور ۲۸ جون فیصلہ کے واسطے مقرر ہوئی روپئے
گنگا دین پوراسے ٹھیکہ دار و پٹواری کے طلب ہونے کی درخواست کی اور کورٹ فیس
سمن جاری ہونے کی اور خوراک بھی جمع کردی ۲۸ جون کو شیودین سنگہ
حاضر ہوکر یہ عذر کیا کہ ۱۲۵ کا پٹہ روپئے کے پاس نہین ہی اوسنے جو بدون پٹہ
کے زمین جوتی اور ہمنے ٹھیکہ دو سو روپیہ اضافہ دیکر لیا اور اسامیون پر اضافہ کیا
تو روپئے کہان سے نرالا سر روپئے لائے ہین جو اضافہ ندین اور یہ مجھے معلوم نتھا

کرو صلباقی دینا چاہیے اور ہمنے سب غلہ قرق نہین کیا ہی صرف ۹ کی الیت کا
غلہ قرق کیا ہی مگر روپ مصر ناگری خوب جانتا تھا اور لگان کے قانون سے جو
ناگری چھپا ہی اچھی طرح واقف تھا اوسنے تڑاق پڑاق شیو دین سنگہ کے عذرونکا
جواب دیا آخر کو ڈپٹی کلکٹر صاحب نے امر تنقیح قایم کیے اور بعد لینے گواہی
گنگا دین اور پٹواری کے اسطرح سے اپنا فیصلہ لکھا کہ اسمین کچھ شک نہین ہی
کہ سنہ ۱۲۷۴ کا پٹہ روپ مصر کا صرف ۵ کا تھا اور اگرچہ یہ ثابت ہی کہ سنہ ۱۲۷۵ مین
کچھ قرار مدار روپ مصر و گنگا دین سے نہین ہوا تھا لیکن روپ مصر ایسا کاشتکار ہی
کہ اوسکو کسیطرح کا حق زمین پر نہین ہی تو بموجب دفعہ ۳۵ ایکٹ لگان کے
سوا اوسقدر لگان کے جو سنہ ۱۲۷۴ مین روپ نے دیا تھا شیو دین سنگہ
مدعا علیہ زیادہ مانگ نہین سکتا تھا اور تحریری تقاضا نہ دینے کا شیو دین سنگہ
آپ اقبال کرکے قانون نہ جاننے کا بیفائدہ عذر کرتا ہی و اسمین کچھ شک نہین
کہ سارا غلہ روپ کا شیو دین سنگہ نے قرق کیا تھا اور اپنا چھاپہ لگا دیا تھا
اور یہ صرف زبردستی شیو دین سنگہ کی ہی اسواسطے دعوی شیو دین سنگہ کا
ڈسمس کیا جاوے و ۴ ہرجہ بیجا قرقی کرنے کا شیو دین سنگہ روپ مصر کو
دیوے و ۵ خرچہ بھی روپ کو فورًا دیدیوے و جائداد روپ کی پہلی ضمانت پر
چھوٹ گئی ہی اب ضمانتی منسوخ ہون یہ حال شیو دین سنگہ نے جاکر اپنے راجہ صاحب
سے کہا راجہ صاحب کو اس سبب سے کہ روپ نے پہلے راجہ صاحب سے فریاد
کیون نہین کی روپ پر بہت غصہ آیا اور روپ کو بلا کر کہا کہ تمنے قانون لگان کا جو
پڑھا ہی اوس سے ہمکو بڑا ڈر پیدا ہوا کہ ہماری رعیت کو تم بہکاؤ گے روپ نے کہا

کہ مہاراج جسکو قانون یاد ہوگا وہ البتہ زبردستی تو برداشت نکر سکے گا پر ناحق کو ٹرینگا نہین یہ
قانون پڑھنے سے جو مجھے اپنے حق معلوم ہوئے ہین اوس سے زیادہ آپکے
حق معلوم ہوگئے ہین ایسی صورت مین مین آپکی رعیت کو بہکاؤن گا یا سیدھی راہ
بتلاؤن گا پر راجہ صاحب کو ایسا غصہ تھا کہ بُرا بھلا جو منہ مین آیا روپ کو کہا یہ
حال ہمارے نواب صاحب نے سُنا و روپ کو بُلا کر حال پوچھا اوسنے سچ سچ
کہدیا تو ہمارے نوابصاحب نے ٹھگہ زمین روپ کو اپنے گانون مین دی
اور دیکھو وہی روپ یہ ہین جو ہمارے ساتھ نوابصاحب کے بھجوائے ہوئے
آئے ہین روپ نے اپنی تعریف جو سُنی تو سلام کیا اور کہا کہ نواب صاحب کی
اور آپ کی پرورش ہے —

مثال

جودھا سنگہ ٹھاکر چھہ برس سے ۵ عــ لگان پر زمین جوتے ہوئے تھا سنہ ۵ مین
اوسکی زمین ۵ عــ کی باقی ربیع کی فصل مین نکلی جودھا سنگہ نے جاکر مادھو سنگہ
نمبردار کو دیدی مادھو سنگہ نے کہا کہ سنہ ۷۲ و سنہ ۷۳ کے عــ تمپر باقی چلے آتے ہین
جودھا سنگہ نے کہا کہ ہمپر نہین ہین پر مادھو سنگہ نے عذر نہ سنا اور عــ
سنہ ۷۲ و سنہ ۷۳ اور سنہ ۷۵ مین سیاہہ کیے و سنہ ۷۵ کے عــ باقی نکالے
اور واصلباقی جودھا سنگہ کو دیکر قرقی کی اور غلہ جیسے ہی اوٹھا کر رکھا تھا نیلام
کی درخواست تحصیلداری مین جاکر دی اور اطلاعنامہ و اشتہار جاری ہوا تو جودھا سنگہ
نے عذرداری کی عرضی لگائی اور نیلام کے ملتوی ہونے کی سند عدالت سے لیکر
نیلام کرنے والے عہدہ دار کو دی اور جو تاریخ روبکاری کو مقرر تھی اوس روز

اپنے گواہون سمیت حاضر ہوا اور عدالت مین یہ ثابت ہوا کہ ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ کی
باقی بھی ذمہ جودھا سنگہ کے نہین تھی اسواسطے کہ اوسنے ناکھن بانڈے کی ضمانت
کردی تھی اور اوس ضمانی کی باقی نمبردار نے نکالی تھی اور اوس بہانے سے جو
۱۲۸۳ کا لگان جودھا سنگہ نے دیا تھا اوسمین سے عہ نمبردار نے کاٹ لیے
اور ناحق عہ کا باقیدار ٹھہرا کے قرقی کی ہی اسواسطے غلہ قرقی سے چھوٹ گیا
اور سے ہرجہ و عہ خرچہ نمبردار سے جودھا سنگہ کو دلوایا گیا۔

مثال تیسری

گلاب کورمی موضع سمری مین ۱۵ بیگہ زمین کوت پر لیے ہوئے تھا اور موضع سمری
کی حدبست مین موضع کنکھرا و پیرپا دو گانون اور بھی تھے ۱۲۸۶ مین راجہ صاحب
دیسل گدہ نے تین پوروون کا ٹھیکہ تین آدمیون کو دیا تو دریا خان ٹھیکہ دار سمری
اور دریاو سنگہ ٹھیکہ دار کنکھرا سے ۲۰ بیگہ زمین پر جھگڑا ہوا دریا خان کہتا تھا
کہ میرے ٹھیکہ مین ہی اور دریاو سنگہ کہتا تھا کہ میرے پوروہ مین ہے اوسی ۲۰ بیگہ
مین گلاب کی زمین بھی جھگڑے مین پڑی اور خریف کی فصل جب تیار ہوئی تو دونون
نے گلاب کی پیداوار کا کوت کیا گلاب بڑی حیرانی مین پڑا لیکن جو دونون
ٹھیکہ دارون کے آپسمین نہ نپٹا تو دریاو سنگہ نے بیدخلی زمین کی نالش کی
پر ہار گیا اور زمین دریا خان کی ٹھہری تب دریا خان نے سارے دھان کی
پیداوار کا کوت دکھلایا اور تکری کے حساب سے ۱۳ من ۲۰ سیر اپنا حق چھڈواو کور
دیکر نکالا اور ۱۵ روپیہ لگان مانگا تو گلاب نے ۱۲۸۶ کا پٹہ پنچکر کا دکھلایا اور
کہا کہ ۱۴ من سے زیادہ وہان پیدا نہین ہوا تھا اور حساب سے ۱۱ روپیہ مالک کا

حصہ ہوتا ہی اور اڑہائی مرکے درسے دام دیتا ہون پر دریا خان نے نہ سنا اور
قرقی غلہ کی کرلی اور نیلام کی درخواست دی گلاب نے فوراً ضامنی دی اور عدالت
مین عذرداری کی اور ثابت کردیا کہ کوت دریاخان کا گلاب نے کبھی نہین مانا تھا
اور سچ مچ ۱۰ من کی پیداوار ہوئی تھی وہ ۵ من حصہ نمبردار کا تھا اور دومن کے
بھاؤ سے ۲۱ روپیہ دام کا گلاب دیندار ہی تب عدالت نے حکم دیا کہ ۲۱ روپیہ کا بلاخرچہ
گلاب دیندار ہی اور قرقی ہونے کی نالش مین ۵ روپیہ گلاب کا خرچ ہوا ہی سو وہ مجرا کرکے
۲ روپیہ گلاب ترنت دیدیوے یہ سنکر گلاب نے ۲ روپیہ اوسیوقت دیدیے۔

مثال چوتھی

حسینی میر شکار سے ۵ روپیہ گنگا سہاے پٹواری نے یہ کہکر کہ نمبردار نے دلوائے ہین
وصول کرلیے اوسکے بعد اوسی ۵ روپیہ کا تقاضا نمبردار نے کیا اور حسینی کا عذر نہ سنکر
قرقی کی اور نیلام کی درخواست دی اور اطلاعنامہ جاری کرایا حسینی نے عذرداری
کی عرضی دی عدالت نے موافق قانون کے نیلام ملتوی ہونے کا حکم دیا مگر بعد
روبکاری عذرداری نامنظور کی پر اپنی تجویز مین حاکم نے لکھا کہ پٹواری نے ضرور
دہوکا دیکر روپیہ لیا ہی اور اوسکی فوجداری نالش حسینی کرسکتا ہی۔

مثال پانچوین

مادہو سنگہ نمبردار مبارک پور پرگنہ دو ندیہ کھیڑہ اور شیو دیال سنگہ حصہ دار کے
آپسمین ہمیشہ تکرار منافع کی رہا کرتی تھی گانون کی پٹی پٹی نہین تھین تو بھی شیو دیال سنگہ
اسامیون سے لگان لے لیا کرتا تھا ۱۲۸۶ مین بھی یہ ہی حال ہوا اور دس بارہ
اسامیون سے لگان شیو دیال سنگہ نے وصول کرکے رسید دیدی اون اسامیون مین

ایک جے سکھہ کورمی تھا جس ہسے لہ عـہ شیو دیال نے بے پیے تھے جب اُدھو سنگہ نے لگان مانگا تو جے سکھہ نے شیودیال کی رسید دی پر اُدھو سنگہ نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہ قانون زمینداری ہی اور نمبردار کے سواے کوئی لگان وصول نہین کر سکتا پھر تمنے لگان کیون شیودیال کو دیا ہم رسید نہین مانتے لگان کا روپیہ چاہو گھر سے دو چاہو شیودیال سے دلادو مگر شیودیال کے بہکانے سے جیسکہہ کی سمجھ مین کچھ نہ آیا تب نمبردار نے قرقی جیسکہہ کی کی جیسکہہ نے عذرداری کی اور روبکاری ہوئی عدالت نے عذرداری نامنظور کی اور اپنی تجویز مین لکھا کہ شیودیال کو جو روپیہ جیسکہہ نے دیا غلطی کی اگر وہ یہ کہے کہ شیودیال نے زبردستی وصول کیا ہی تو جیسکہہ کو اختیار تھا کہ شیودیال پر نالش کرتا اب لہ عـہ اور خرچہ مقدمہ فوراً جیسکہہ ادا کرے اور نیلام کرنے والے عہدہ دار کو حکم دیا کہ اگر نقد روپیہ جیسکہہ نہ دیوے تو غلہ نیلام کر دو —

کاشتکار — نیلام کرنے والا عہدہ دار کیا کہلاتا ہی اور اوسکے نیلام کرنیکا دستور کیا ہی

سمجھہ دار — کہین کہین تو کوئی آدمی خاص نیلام کرنے کے واسطے تحصیلون مین مقرر ہی اور اوسکو کمشنر نیلام کہتے ہین اور بہت جگہہ یہ کام تحصیل کے پیشکار کے سپرد ہو اور نیلام کرنے کا دستور یہ ہی کہ بعد جاری ہونے اطلاعنامہ کے اگر کوئی عذرداری نکرے تو بعد گذر جانے میعاد اشتہار کے نیلام ہوگا اور جہانتک بن پڑیگا کمشنر نیلام سعی کریگا کہ پوری قیمت پر نیلام ہو اور اسی امید سے کہ دام پورے آوین جہان غلہ قرق ہوکے رکھا گیا ہی اوسی جگہہ نیلام کریگا اور اگر اوسکو یہ معلوم ہوجاوے گا کہ کسی نزدیک کے بازار یا گنج مین اگر غلہ کو لیجاوے تو زیادہ دام اوٹھین گے تو غلہ وہان لیجاوے گا پھر دیکھے گا کہ تھوک تھوک کرکے بیچنا اچھا ہی یا سب غلہ اکٹھا بیچنا مناسب ہی

سو جسطرح گون معلوم ہووگی نیلام کریگا رعیت کی خوش نصیبی سے تھوڑے غلہ
کے نیلام سے اگر باقی اور خرچہ کا روپیہ آجاوے گا تو اور غلہ نیلام نکریگا اور اگر نیلام دفعہ ۶۴ ایکٹ ۱۸ لگان
کے وقت کمشنر نیلام کو معلوم ہو کہ سواے دام نہین آتے یا کوئی خریدار نہین ہی یا وہ
رعیت جسکا مال ہی یا اوسکا کارندہ درخواست کرے کہ اوس روز نیلام کو ملتوی
کردیوے یا کسی روز بازار مین جو وہان سے نزدیک ہو غلہ کو لیجاوے اور بازار
کے روز نیلام کرے تو کمشنر نیلام منظور کرے گا اور پھر بولی نیلام کی کراویگا اور
جو بولی نیلام کی ہوگی اوسپر نیلام کو ختم کرے گا اور جسنے نیلام مین غلہ لیا ہوگا
اوسسے ہر تھوک تھوک غلہ کے دام نیلام ہو چکنے پر نقد وصول کرلے گا یا نیلام دفعہ ۶۵ ایکٹ ۱۸ لگان
کے بعد جتنی جلدی کمشنر نیلام کے نزدیک دام لینا مناسب معلوم ہوگا وصول
کرکے ایک سند خریدار کو لکھدیوے گا کہ کتنا غلہ کس قیمت پر اوسنے خرید کیا ہی
اور جو دام خریدار نہ دے سکیگا تو پھر غلہ کو نیلام کریگا اور سکے بعد غلہ کے دم
سے ایک آنہ روپیہ نیلام کا خرچہ اپنے واسطے کاٹ لیوے گا اور تب نمبردار دفعہ ۶۶ ایکٹ ۱۸ لگان
یعنی قرقی کرنے والے سے حساب مانگے گا کہ قرقی کرنے مین اور غلہ کے اوٹھا کے
رکھنے اور خبرداری کرنے اور اطلاعنامہ اور اشتہار کے جاری کرنے مین کیا خرچہ
ہوا ہی اور اوس حساب کے بند کو دیکھکر جو خرچہ مناسب اور واجبی معلوم ہوگا
غلہ کے دام سے پہلے مجرا دیوے گا پھر جو روپیہ بچ رہے گا اوسے باقی مین
جسکے مدّھے قرقی ہوئی تھی دیدے گا اور پھر بھی جو روپیہ بڑھ رہے گا تو اوسیکو دفعہ ۶۷ ایکٹ ۱۸ لگان
پھیر دیوے گا اور رسید لے لیویگا اور اسواسطے کہ رعیت کا کسیطرح سے نقصان
نہووے کمشنر نیلام یا اوسکے چپراسی مذکوری یا کوئی اور جو کمشنر نیلام کے

پیہ

دفعہ ۹۳ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱

نیچے کام کرتے ہوں سب کو سرکار نے منع کیا ہی کہ جو چیز وہ نیلام کرین اوسمین سے کچھہ صریحًا یا کسی حیلے یا بہانے سے آپ نہ لیوین اور اگر کمشنر نیلام کو یہ معلوم ہو کہ قرقی کرنے والے نے کوئی کام قانون کے خلاف کیا ہی تو عدالت مین اوسکی اطلاع کر دیوے یا نیلام کے وقت کمشنر نیلام کو معلوم ہو وے کہ جسطرح قرقی و نیلام کی اطلاع دینی قانون کے موافق چاہیے تھی رعیت کو نہین دی گئی تو نیلام کو تا کمشنہ نیلام ملتوی کر دیوے اور عدالت کو خبر دیوے تب عدالت کے نزدیک جو حکم مناسب ہوگا دیوے گی یا پھر کر اطلاعنامہ یا اشتہار جاری کریگا کمشنر نیلام کو حکم ہوگا

دفعہ ۹۴ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱

کاشتکار۔ اگر قرقی کے بعد اسامی روپیہ دیا چاہی تو لیا جاوے گا۔

دفعہ ۹۶ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱

سمجھہ دار۔ ضرور لیا جائیگا قرقی ہونے کے بعد اور نیلام کرنے کے پہلے اسامی جسکا مال قرق ہوا ہی نمبردار ہی کو باقی اور خرچہ قرقی کا دینا چاہیے تو نمبردار قرقی کرنے والا روپیہ لیکر رسید دیوے گا اور قرقی اوٹھا لیوے گا یا جب کمشنر نیلام کرنے کو پہونچ جاوے تب بھی اسامی باقی و دیدیوے تو خرچہ نیلام کا کمشنر نیلام غلہ کے دام پر جو اٹکل سے مقرر ہوا ہوگا وصول کرکے غلہ کا نیلام نہ کرے گا اور جو صرف باقی اسامی دیوے گا اور خرچہ نہ دیوے گا تو اوتنا غلہ نیلام ہو جاویگا جس سے خرچہ وصول ہو جاوے لیکن اگر رعیت یہ ثابت کر دیوے کہ اوسنے اوس تاریخ کے پہلے جو غلہ کے نیلام کو مقرر ہوئی تھی یا کمشنر نیلام کے پہونچنے کے پہلے باقی ادا کر دی اور مالک نے اپنے قصور سے بیباقی کی خبر نہین دی تو کمشنر نیلام نمبردار قرقی کرنیوالے سے اپنا خرچہ وصول کر لیویگا مگر کمشنر نیلام کسی صورت مین بے نیلام کے ۵ سے زیادہ خرچہ نہین لگادیگا

دفعہ ۹۷ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱

کاشتکار۔ اب یہ بات پوچھنی اور رہی کہ اگر عذرداری عدالت سے

خارج ہوجاوے توجو غلہ قرق ہوکر امانت رہتا ہی وہ ترنت نیلام ہوجاتا ہی۔

سمجھ دار۔ جب عذرداری خارج ہوجاتی ہی تو عدالت سے کمشنر نیلام کو خبر دیجاتی ہی اور او سر نمبردار جسنے قرقی کی تھی پانچ روز کے بھیتر کمشنر نیلام سے نیلام کی درخواست کرتا ہی تو کمشنر نیلام ایک دوسرا اشتہار اوسیطرح کا جیسا پہلے جاری کیا تھا جاری کرتا ہی مگر فرق اتنا ہوتا ہی کہ پہلے اشتہار مین میعاد بیس روز کی ہوتی ہی اور اس اشتہار مین تاریخ اشتہار سے پانچ روز یا حد درجہ دس روز کی میعاد ہوتی ہی اس اشتہار کے جاری ہونے پر کاشتکار وہ رقم جو عدالت نے مقرر کری ہی قرقی کے خرچے سمیت ادا کر دیتا ہی تو قرقی اوٹھ جاتی ہی نہین تو پھر نیلام ہوتا ہی۔

دفعہ ۱۰۵ ایکٹ ۱۸ لگان

کاشتکار۔ پرمیشر آپ کو بنائے رکھے آپ نے بہت باتین بتائین اب یہ مین پوچھتا ہون کہ نمبردار کے سواے کبھی کبھی کوئی مہاجن دیوانی کی ڈگری جاری کراکے غلہ قرق کرا لیتا ہی پھر جب وہ غلہ لے جاوے تو نمبردار کی پوت کہان سے دیوین۔

سمجھ دار۔ سنو جی جب تک لگان ادا نہین ہوتا زمین کی پیداوار پر کسی اور کا حق سواے نمبردار کے نہین پہونچنا چاہیے اسامی نے کھیت کاٹنے کے پہلے کھڑی فصل رہن کردی ہو چاہے بیچ ڈالی ہو پر کسیطرح سے کوئی اوس پیداوار کو نہ لے سکیگا نہ دیوانی سے قرق ہوسکے گی جب کبھی ایسا معاملہ ہو تو اسامی کو چاہیے کہ نمبردار کو خبر دیدیوے نمبردار آپ عذرداری کرکے چھوڑا لیوے گا پر اگر لگان کے بابت نمبردار نے ضمانت لے لی ہوگی تب اور بات ہی کاہے سے کہ نمبردار کو کچھ دعوی پیداوار سے نہین رہا اوسکو جو دعوی ہی وہ ضامن پر پہونچتا ہی۔

دفعہ ۱۰۶ ایکٹ ۱۸ لگان

شرط ۲ دفعہ ۱۰۴ ایکٹ ۱۸ لگان

کاشتکار — بھلا ایک اسامی باقیدار کی قرقی نمبردار کرے اور اوسمین
ہماری جائداد بھی قرق کرلیوے تو پھر کیا علاج ہی —
سمجھ دار — یہ بات تو عقل مین نہین آتی کہ نمبردار کسی اور کے غلہ کی قرقی
کرے اور اوسکے ساتھ تمھارا غلہ قرق کرلیوے اسواسطے کہ اسامی اسامی کا غلہ
علیحدہ ہوتا ہی مگر ہان کوئی ظلم اوسمین ہوسکتا ہی جیسا کہ اودھو کا غلہ نمبردار قرق
کرے تو تم یہ کہو کہ ہمنے قرضہ اودھو کو دیا تھا اور اودھو نے یہ غلہ ہمکو لگا دیا ہی یا تم کہو
کہ ہمارے ہاتھ غلہ بیچ ڈالا ہی سو اوسکے بابت تو ہم کہہ چکے کہ جب دفعہ ۷۶
ایکٹ لگان کے جبتک لگان اونھو جاوے کسی کا دعوی غلہ پر نہین چلسکتا
لیکن ہان کوئی آنکھون کا اندھا نمبردار اودھو کے غلہ کے ساتھ خاص تمھارا غلہ
قرق کرلیوے یا ایسا حال ہو کہ اودھو نے دو کھیت تو نمبردار سے لیے ہون اور
دو کھیت تمھارے شکمی جوتے ہون اور چارون کھیت کا غلہ ایک جگہ جمع کیا ہو
اور نمبردار بے دھڑک سب غلہ قرق کرلیوے تو تمکو لازم ہی کہ اوسیطرح سے کہ جیسے
خود اسامی جسکا غلہ بیجا قرق ہوجاتا ہی عذرداری کرتا ہی تم بھی قرقی کرنے والے پر
اور اوس اسامی پر بھی کہ جسکے غلہ کے ساتھ تمھارا غلہ قرق ہوا ہی عدالت مین
صاحب ڈپٹی کلکٹر کے عرضی دیویہ عذرداری تمھارا جی چاہے تو نمبردار کے
قرقی کرتے ہی لگاؤ چاہے جبکہ کمشنر نیلام کا اشتہار آوے تب پیش کرو
پر یہ یاد رکھو کہ اگر تم ضامنی نہ دیوگے تو نیلام صرف روکا رہیگا اور جو ضامنی
دیدیوگے تو غلہ قرقی سے چھوٹ جائیگا اور موافق دستور کے عدالت سے
طلبی نمبردار کی بھی ہوگی اور اوس اسامی کی بھی ہوگی جسکے غلہ کے ساتھ تمھاری

دفعہ ۷۶ ایکٹ لگان

دفعہ [illegible] ایکٹ لگان

پیداوار قرق ہوئی ہوگی اور تحقیقات ہوگی اگر دعویٰ تمھارا ثابت نہوگا اور تمنے ضمانت نہ دی ہوگی تو غلہ کے نیلام کا حکم ہوگا اور جو ضمانت تمنے دی ہوگی تو یہ حکم ہوگا کہ قیمت غلہ کی تم اور تمھارے ضامن دیوین اور اگر عذر تمھارا عدالت مین سچا ٹھہرے گا تو عدالت ضرور تمھاری پیداوار چھوڑ دیوے گی اور جتنا ہرجہ تمھارے دلانے کے واسطے مناسب جانے گی قرق کرنے والے سے لاویگی پر جو ہرجہ تمکو دلاوے گی وہ غلہ کی قیمت کے دوگونہ سے زیادہ نہوگا۔

مثال

نور خان و سنو خان دو اسامیون نے آپسمین ساجھا کیا تھا اور قرار مدار کیا تھا کہ دونون کی کھیتی مین جو پیداوار ہو اور لگان دے کے جو نفع بچے آدھا آدھا بانٹ لیوینگے اوسکے بعد نور خان نے ۵ و ۷ و ۸ نمبر کے کھیت اور سنو خان نے ۱۰۱ و ۲۰۲ کے مان پور مین لیے اور دونون نے گیہون بوئے اور دونون نے ایک دوسرے کی مدد کی اور کھیت جوتا بویا اور کاٹا جب فصل تیار ہوئی تو نور خان نے بوت دی اور اپنے کھیتون کی جائداد اوٹھا لیگیا اور سنو خان کی جائداد رہ گئی نمبردار نے لگان مانگا تو سنو خان نے اپنے پٹہ کے موافق لگان دیدیا تو نمبردار نے نور خان کو ڈھونڈھا وہ چھپ رہا تو پھر نمبردار نے سنو خان سے کہا کہ تم اور نور خان ساجھی تھے لگان تمکو دینا پڑے گا سنو خان نے کہا کہ یہ سچ ہے پہ جب نور خان تمسے بہانہ کر گیا تو کیا ٹھکانا کہ مجھے حصہ دیوے یا نہین اسواسطے مین اوسکا لگان نہین دے سکتا نمبردار نے اس عذر کو نہ سنا اور جائداد قرق کر لی تو سنو خان نے کہا کہ اچھا غلہ تولوا کر کسیکے سپرد کر دیو پیچھے

ہمارے تمہارے بنٹ رہے گی نمبر دار نے منظور کیا اور سلو بہنا کے یہان غلہ اٹھوا کے رکھ دیا تب سنو خان نے جھٹ پٹ جا کر ڈپٹی کلکٹر صاحب کی عدالت مین اسٹامپ کے کاغذ پر اسطرح عرضی دی —

نمونۂ عرضی

سنو خان ولد کمو خان ساکن مان پور پرگنہ چاند پور عذر دار — مدعی
کمو خان ولد رحمو خان نمبر دار مان پور و نور خان ولد شیر خان کاشتکار — مدعی علیہ

عذر داری بموجب دفعہ ۵۳ ایکٹ لگان
بابت قرقی للعہ غلہ گیہون قیمتی للعہ

بیان عذر کا یہ ہی کہ نمبر دار نے ۱۵ جون ۱۸۷۱ء کو بنام نہاد جائداد پیدوار نور خان بعوض عہ لگان قطعات نمبری ۵ ۷ و ۸ پیداوار عذر دار قطعات نمبری ۱۰۱ و ۱۰۲ قرق کرلی ہی اور وہ تین وجہ سے ناجائز ہی اول بموجب دفعہ ۱۱۵ ایکٹ لگان بعوض لگان قطعات نمبری ۵ ۷ و ۶ پیداوار قطعات ۱۰۱ و ۱۰۲ جو بذریعۂ پٹہ جداگانہ موسومہ عذر دار تھا لائق قرقی تھی دوسرے بعوض عہ لگان کے للعہ کی قیمت کا غلہ قرق کیا ہی جو دفعہ ۵۳ ایکٹ لگان کے خلاف ہی تیسرے غلہ مقروقہ ازآن عذر داری اور ایسی اراضی کا ہی کہ جسکا لگان ادا ہو چکا ہی پس غلہ مذکور لائق واگذاشت ہی اور عہ ہرجہ جو اس وجہ سے ہوا ہی کہ عذر دار اوسکو اپنے مہاجن کو نہ دے سکا اور مہاجن کی نگاہ مین بے اعتبار ہو گیا ہی پانے کا استحقاق رکھتا ہی فقط —

مین سنو خان عذر دار مدعی اسبات کا مقر ہون کہ

بیان اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

العبد

سنو خان ولد کمو خان ساکن مان پور پرگنہ چاندپور

معروضہ ۲۵ جون ۱۸۸۱ء

عدالت نے اس عرضی کو لیکر ایک سند لکھدی کہ نیلام غلہ کا ملتوی کیا جاوے اور سنو خان کو حوالہ کی کہ کمشنر نیلام کو دیوے اور سمن کمو خان و نور خان کے نام جاری ہونے کا حکم دیا و ۴ جولائی ۱۸۸۱ء تحقیقات کو مقرر کی اوسیوقت سادہ کاغذ پر سنو خان نے ایک عرضی اس مضمون کی دی۔

نمونہ

سنو خان ولد کمو خان کاشتکار موضع مان پور پرگنہ چاندپور مدعی

بنام

کمو خان ولد حمو خان نمبردار و نور خان ولد شیر خان کاشتکار مدعی علیہ

دعوی عذرداری واگذاشت للعہ غلہ قیمتی

للعہ و عہ ۵ حسب دفعہ ۴۷ ایکٹ لگان

غریب پرور سلامت جو کہ مقدمہ مذکورہ بالا کی پیشی ۴ جولائی ۱۸۸۱ء کو عدالت نے مقرر کی ہے لہذا امیدوار ہون کہ گواہان ذیل طلب کیے جاوین کورٹ فیس اجراے سمن و خوراک گواہان فوراً پیش کرونگا

کالکا پرشاد پتواری مع قبولیت نور خان و عذرداری	عزیز خان ساکن مان پور	منوان چمار ساکن مان پور	رو پن کوری ساکن مان پور	چینی لال مہاجن ساکن امرتا گنج پرگنہ چاندپور	

العبد سنو خان ولد کمو خان کاشتکار موضع مان پور پرگنہ چاندپور

معروضہ ۲۵ جون ۱۸۸۱ء

صاحب بہادر نے گواہون کے نام بھی سمن جاری ہونے کا حکم دیا ۴ جولائی ۱۸۶۸ء
کو بکو خان نمبردار حاضر ہوا اور اوسنے صاحب ڈپٹی کلکٹر کی عدالت مین یہ جواب دیا
کہ جو غلہ ہمنے قرق کیا ہی وہ نورخان کا تھا اور نورخان پر بقایا ے لگان کی ڈگری
مدعی کی موجود ہی اسواسطے ہمنے بابت لگان سال حال کے مدعی اور بقایاے لگان
مدعی جملہ بلعوض کی بابت قرقی کی ہی اور نورخان کے دل مین یہ سمایا کہ اگر غلہ کو کہدونگا
کہ میرا ہی تو لگان تو اوسی غلہ سے بیباق ہو جائیگا اور ساجھی کے بابت جب سنوخان
دعوی کرے گا تو دیکھہ لونگا اوسنے بے ہک دہک اپنا ایمان کھو کر کہدیا کہ غلہ میرا ہی
اور بلعوض کا مین باقیدار ہون سنوخان نے عرض کیا کہ یہ بھی دریافت کیا جاوے
کہ نورخان غلہ جو اپنے گھر لے گیا ہی وہ کہان کا تھا نورخان نے کہا کہ وہ غلہ بھی میرا تھا
اور میرے کھیت کا تھا آخر کو ڈپٹی کلکٹر صاحب نے با مر تنقیح طلب یعنی دریافت
کے لائق قرار دیا کہ جو غلہ قرق ہوا ہی انھین کھیتون کا ہی یا نہین جسپر باقی نمبرداری کی ہی
اور ثابت کرنا اسکا ذمہ سنوخان کے کیا سنوخان نے اپنے گواہ پیش کیے پٹواری
نے تو کہا کہ یہ مین نہین جانتا کہ غلہ کون کھیتون کا ہی مگر یہ نہین جانتا ہون کہ کھیت
نمبری ۵ و ۷ و ۸ نورخان کے اور ۱۰۱ و ۱۰۳ سنوخان کے پاس ہی قبولیت
دونون کی موجود ہین اور عزیز خان و منوان چمار نے بیان کیا کہ ہمارا اور سنوخان
اور نورخان کا کھلیان ایک جگہہ تھا سو سنوخان نے اپنے کھیتون کی پیداوار علیحدہ
رکھی اور نورخان نے الگ اوسکے بعد سنوخان اور نورخان دونون نے ملکر
پہلے نورخان کے گیہون ماندڑے اور سنوخان کے بوجھہ رکھے رہے پھر اپنا حصہ
سنوخان نے جب نورخان سے ساجھے کی راہ سے مانگا تو نورخان نے کہا

کر اچھا غلہ تولواکے ہمین اوٹھانے دیو ہمنے خرید ٹھہرایا ہی تم ہر بار ہر روپیہ نقد لے لینا سو روپن کورمی نے جو ہمارے گانون مین تولائی کرتا ہی غلہ تولا [illegible] غلہ گیہون جو ا اوسکو نورخان اوٹھالیگیا اور سنوخان کے کھیت کی پیداوار بھی پانچ روز تک نورخان نے سنوخان کے ساتھ مانڈ ہی تھی کہ نمبردار نے لگان مانگا سو نورخان چھپ رہا اور روپن کورمی نے گواہی دی کہ یہ مین نہین جانتا کہ کون کھیت کی پیداوار تھی پر نورخان کو [illegible] غلہ مین نے تول دیا ہی اور نورخان لے بھی گیا ہی اسپر نورخان نے قبول کیا کہ [illegible] غلہ تو مین لے گیا پر کیا [illegible] ہی غلہ میرے کھیتون مین ہوا تھا اس عذر پر پھر پٹواری سے پوچھا گیا اوسنے تبلایا کہ ایکی پیداوار کا حساب جو مین نے کیا ہی تو اوسکے مطابق جیسی زمین نورخان کی تھی ویسی زمین مین ساڑھے پانچ من کی پیداوار بیگھے پیچھے ہوئی ہی ویسے بیگھے دونون کھیت نورخان کے تھے اور چینی لال مہاجن نے گواہی دی کہ نورخان اور سنوخان دونو میرے قرضدار تھے ۵ نورخان نے دیے اور فارخطی لے گیا سنوخان نے روپیہ نہین دیا اب مین اوس سے بیوہار نہین کیا چاہتا تب ڈپٹی صاحب نے نمبردار سے اور نورخان سے گواہ مانگے مگر اونکے گواہ حاضر نہین تھے اونھون نے عذر کیا کہ ہمکو کیا معلوم تھا کہ ہمارے گواہ عدالت کس بات کے مانگیگی اب حکم ہو تو حاضر کرائین پر ڈپٹی صاحب نے کہا کہ تم اپنے اپنے نام کے سمن پڑھو اوسمین صاف لکھا تھا کہ ۴ جولائی کو مقدمہ فیصلہ ہوگا جو گواہ طلب کرانا ہو حاضر کراؤ لاچار ہوکر دونون بولے کہ ہمنے سمن نہین پڑھا تھا ڈپٹی صاحب نے فرمایا کہ دفعہ ۱۱۲ ایکٹ لگان کے موافق سمن جاری ہوا ہی اور سرکلر صاحب فنانشل کمشنر نمبری ۳/۱۱ ۸۶۵ مورخہ ۳ فروری ۱۸۶۷ع مین صاف حکم ہی کہ دوسری تاریخ مقرر نہو اسواسطے گواہ اب نہین طلب ہو سکتے اور

موافق گواہی کے دعوی سنوخان ثابت قرار دے کر غلہ قرقی سے چھوڑ دیا اور عـہ
خرچہ دلوانا مناسب جانکر مع سہ خرچہ مقدمہ کے کموخان نمبردار سے دلوا دیا —

مثال دوسری

اوہی گانون مان پور مین جینی لال مہاجن نے تن سکھہ کورمی کو عـہ بسار کو اور
عـہ کھانے کو دیے تھے اور تمسک مین لکھوا لیا تھا کہ فصل کے تیار ہونے پر بیساکھہ
کے مہینے مین جو بھاؤ ہوگا اوس بھاؤ سے روپیہ پیچھے ۵ مار زیادہ دیوینگے جب غلہ
تیار ہوا تو تن سکھہ نے جینی لال سے کہا کہ اب غلہ تیار ہوے تو جینی لال نے جھٹ پٹ
غلہ تولوا لیا اور سجیون بھجوا کے گھر رکھوا دیا اور باقی غلہ تن سکھہ اوٹھا لے گیا جب نمبردار
نے پوت مانگی تو تن سکھہ جینی لال کے پاس گیا اور کہا کہ پوت کے واسطے روپیہ دو
تو جینی لال نے کہا کہ ابھی میرے پاس روپیہ نہین ہی تو تن سکھہ نے نمبردار سے جا کر دوکھہ
رویا کہ غلہ کا غلہ جینی لال نے لیا تھا اور پوت کو روپیہ نہین دیتا تو نمبردار نے
جینی لال کو دھمکایا جینی لال نے کہا کہ بھائی جی تمہارے پوت کا دیندار تن سکھہ ہی
مجھسے کون برتے پر تکتے ہوتے ہو نمبردار نے کہا کہ جس کھیت کی پوت ادا نہین
ہوئی تھی اوس کا غلہ تمنے لیا ہی میرا دعوی تمپر ہی قرضہ مین تم وہ غلہ نہین لے سکتے تھے
جینی لال نے کہا کہ خانصاحب گدڑ بھپکی کسی اور کو دینا چلتے پھرتے نظر آؤ مجھپر
کچھہ دعوی تمہارا نہین ہی تو نمبردار نے واصلباقی کا کاغذ تو تن سکھہ کے ہاتھہ مین
دیا اور سجیون بھجوا سے کہدیا کہ غلہ جو تیرے یہان تن سکھہ کا رکھا ہی وہ قرق ہی
اور موافق دستور کے نیلام کی درخواست دی اور اشتہار جاری کرایا تب جینی لال
نے یہ حال سنا اوسنے عذرداری کی عرضی دی اور اوسمین لکھا کہ جو غلہ نمبردار نے

قرق کیا ہی میرے قرضہ مین تن سکھہ نے دیا اور میرے قبضے مین آچکا ہی اور مین نے اپنی طرف سے سمجھون کے یہان رکھدیا ہی ایسی صورت مین بموجب دفعہ ۱۵ ایکٹ لگان لائق قرق نہین ہی اور ضامنی بھی دیدی اور سب غلہ قرقی سے چھوٹ گیا اور تحقیقات کو مقدمہ پیش ہوا تن سکھہ نے بھی سر پٹکا و نمبردار نے بھی بہت زور مارا پر عدالت نے یہ حکم دیا کہ جو غلہ مکان مین رکھنے کے واسطے بھر رکھا گیا ہی وہ قرق نہین ہوسکتا تھا اور ضرور مال عذرداری کا ہی دفعہ ۷۶ ایکٹ لگان کا مطلب اوسی غلہ پر لگایا جاویگا جو بموجب دفعہ ۱۵ قرق ہوسکتا ہی تو بموجب دفعہ ۱۵ کے وہ غلہ قرق نہین ہوسکتا جسکو کاشتکار نے بھر رکھا ہو مگر اس مقدمہ مین سوائے خرچہ مقدمہ کے کچھہ ہرجہ جینی لال کو نہین دلوایا۔

مثال تیسری

اوسی گانون مین رام پرشاد کلوار بھی بیوپار کرتا تھا اور اوسنے ظالم خان پٹھان کو عہ ۵ باہ پر دیے تھے اور یہ وعدہ تھا کہ اگہن مین جو بھاؤ ہوگا اوس سے پسیری اوہاک دھان تول دیوینگے جب دھان تیار ہوئے تو رام پرشاد نے ظالم خان سے مانگے ظالم خان نے کھریان مین راس لگادی نمبردار تو جینی لال کے مقدمہ مین دھوکا اوٹھا چکا تھا اوسنے جیسے ہی سنا کھریان پر جاکر ظالم خان سے پوت مانگی جو اوسنے نہ دی تو قرنت واصلباقی ظالم کو دیکر دھان قرق کر لیے رام پرشاد بہت سٹپٹائے پر نمبردار نے ایک نہ سنی آخرکو رام پرشاد نے جاکر دستور کے موافق عذرداری کی پر عدالت سے منہ کی کھائی عدالت نے تجویز کیا کہ جب تک پوت ادا نہو جاوے کسیکا دعوی اوس کھیت کی پیداوار پر بموجب

دفعہ ۷۶ ایکٹ لگان کے نہین پہونچتا۔

مثال چوتھی

اوسی رام پرشاد کے عوض کودون کی بناء پر رتنوا چار پر بھی تھے اور اوسنے جا جب رام پرشاد کو کودون دی تو نمبردار نے روکا و پوت مانگی رتنوا نے جواب دیا کہ کودون کیون آڑتے ہو پوت دیوینگے اور جلدی کاہے کو کرتے ہو بین نے تو ضمانت دیدی ہی پر لال من نے جو ضامن رتنوا کا تھا نمبردار سے کہا کہ صاحب انھین کودون کے بھروسے پر مین ضامن ہوا تھا اگر کودون رام پرشاد لیگیا تو میری ضامنی ہوچکی یہ سنکر نمبردار نے واصلباقی کا کاغذ رتنوا کو دیکر غلہ قرق کرلیا اوسکی بھی عذرداری رام پرشاد نے کی تو عدالت نے تجویز کیا کہ یہ سچ ہی کہ بموجب دفعہ ۷۶ ایکٹ لگان کے دعوی رام پرشاد کا نمبردار کے دعوے کے اوپر نہین جا سکتا اسواسطے کہ جس کھیت کے کودون ہین اوسکا پوت ادا نہین ہوا ہی پر نمبردار کو ایسی اسامی کی قرقی کرنے کا جسنے ضامنی دیدی ہو بموجب دفعہ ۷۴ ایکٹ لگان اختیار ہی نتھا چاہو ضامن ہی نے قرقی کرنے کو کہا ہو اسواسطے غلہ قرقی سے چھوڑ دیا جاے اور صرف خرچہ رام پرشاد کا نمبردار ادا کر دیوے۔

کاشتکار۔ یہ ہی باتین تو ہماری اچرج کی ہین کہ تینون مقدمہ یعنی ایک جینی لال اور دو رام پرشاد کے ایک ہی طرح کے تھے سوا ایک مقدمہ رام پرشاد جیتا اور دوسرا ہار گیا اور جینی لال بھی جیت گیا۔

سمجھدار۔ بڑے تعجب کی بات ہی کہ اتنا تم سن گئے مگر اب بھی تمھارا اچرج نہین جاتا دیکھو جینی لال نے جو تن سکھہ کا غلہ لیا تھا اوسمین یہ فرق تھا کہ جینی لال نے

سبھون کے گھر مین رکھوا دیا تھا اور رام پرشاد نے جو غلہ ظالم کا لیا تھا وہ کھلیان سے نہین اوٹھا تھا اور رام پرشاد نے جو غلہ رتنوا سے لیا تھا سو وہ اگرچہ کھلیان مین رکھا تھا پر رتنوا کا ضامن تھا اور جسکا ضامن ہوا اوسکی قرقی نمبردار نہین کر سکتا۔

کاشتکار ارے صاحب ضامن مفت خراب ہوا۔

سمجھدار۔ اگر ایسی ہی خرابی پوچھو تو پھر رام پرشاد جسنے چلکتے روپے رتنوا کو دیے تھے اور جسکے بل سے کو دون پیدا ہوئی تھی کہان سے اپنی روک رکھتا اور نہ بڑا دیتا

کاشتکار۔ یہ بات درست ہی پر اکثر یہ ہوتا ہی کہ پٹہ تو اسامی نے اور سے لیا اور لگان مانگنے اور قرقی کرنے کو اور کھڑا ہو جاتا ہی اگر مانگنے والے کو لگان دیتے ہین تو جسنے پٹہ دیا تھا وہ گردن دباتا ہی اسکا کیا علاج ہی۔

سمجھدار۔ لگان کے پانے کا وہ ہی حقدار ہی جسنے پٹہ دیا ہی اور اسامی کا دھرم یہی ہی کہ جس سے پٹہ پایا ہو اور جس سے زمین لی ہو لگان اوسکو دیوے اور اگر کوئی اور لگان مانگے تو اوس سے عذر کرے کہ تو ہمنے تمسے پٹہ پایا نہ زمین لی تم کس طور سے لگان مانگتے ہو اگر اسپر وہ نمانے اور سپاہی لگا دے یا تنگ کرکے نقد روپیہ لیوے تب تو خلاف قانون لگان وصول کرنے کا دعوی اسامی کر دیوے اور اگر نالش عدالت مین ہووے تو جوابدہی کرے اور پٹہ اپنا دکھلا دیوے اور اگر قرقی کرے تو بیجا قرقی کا دعوی پیش کرے جبکہ عدالت مین اسامی عذر کریگا کہ مین نے پٹہ دوسرے آدمی سے پایا ہی اور قرقی کرنے والے سے نہ زمین لی کبھی لگان دیا نہ کچھ واسطہ ہی اسوقت عدالت سے پٹہ دینے والا بھی لڑنے جھگڑنے والون مین بے نالش کے داخل کر لیا جاویگا یا خود اوس پٹہ دینے والے کو بھی اختیار ہی کہ

آپ عرضی دیوے اور جھگڑنے والون مین شامل ہو بعد اوسکے عدالت دریافت کرے کی
کہ جس روز تک عذرداری ہوئے اوس روز تک وہ تیسرا آدمی یعنی ٹھیکہ دینے والا لگان
تحصیل کرتا رہا یا نہین اور جو حال دریافت ہوگا اوسکے موافق فیصلہ کر دیوینگے مگر اوس
فیصلے کے بعد اسامی کی تو گردن چھوٹ جاویگی پر وہ دونون یعنی جسنے قرقی کی تھی
اور وہ آدمی جو اپنے کو لگان پانے کا حقدار جانتا تھا اوس فیصلے سے راضی نہونگے
تو اون دونون مین سے جو اپنا نقصان سمجھیگا اوس فیصلے کی تاریخ سے ایک برس کے
بھیتر اپنے حق کے ثابت کرنے کو جدی نالش دوسرے پر کر سکیگا اور اپنا حق ثابت کریگا۔

مثال

تلا رام ساہو کو موضع شکرپور پانچ برس کے واسطے سنہ ۱۲۷۵ سے سنہ ۱۲۷۹ تک سردار سنگھ ٹھاکر
نے ٹھیکہ دیا تھا اور تلا رام ساہو نے سدھو گڈریہ کو سنہ ۱۲۷۶ مین تین سال کو دس بیگہ
زمین کھیتی کو شکمی دیا پیچھے سنہ ۱۲۷۷ مین تلا رام ساہو اور سردار سنگھ سے تکرار ہوئی اور گانو پر
قبضہ سردار سنگھ نے کیا اور سدھو سے خریف کی فصل کا لگان مانگا تو اوسنے عذر کیا
کہ مین تو لگان دیدون اور پھر تلا رام ساہو بھی لگان مانگے تو اوسکو کیا جواب دون
نمبردار نے کہا کہ سارے گانون سے تو مین نے لگان تحصیل کر لیا تو ہی بڑا قانون جاننے والا
ٹھہرا تب سدھو نے کہا کہ نہین یہ بات نہین ہے مگر مجھے عقل بتلادو نمبردار نے اور تو
کچھ جواب نہ دیا سدھو کی جوار جو کھلیان مین تھی قرق کر لی تب سدھو نے تلا رام
سے کہا تلا رام نے جواب دیا کہ جن جن اسامیون نے ٹھاکر کو لگان دیا ہے اونکو مین
مزہ چکھاؤنگا اور تمھاری جوار جو نمبردار نے قرق کر لی ہے وہ تم جانو اور نمبردار جانے
مین تو تمھاری عدالت مین لگان طلب کرونگا اور یاد رکھیو کہ جب تک میرا دخل عدالت سے

سردار سنگھ نہ اوٹھوا دیوے تم سے وہ لگان پانے کا حقدار نہین ہی یہ سنکر سدھو بیچارے کے ہوش جاتے رہے اونسنے عدالت کی راہ لی اور قرقی بیجا کی عرضی عذرداری کی اسطرح لکھ کردی۔

نمونہ

سدھو ولد چندو قوم گڈریہ کاشتکار شنکرپور پرگنہ جگدیس پور مدعی

بنام

سردار سنگھ نمبردار موضع مذکور مدعی علیہ

دعوے

قرقی بیجا حسب دفعہ ۱۲ ایکٹ لگان واسطے واگذاشت ہونے دعا جوار پیداوار قطعۂ نمبری ۵۰۴ و ۵۰۵ جسکا پٹہ منجانب تلارام ساہ ساکن دولت پور مدعی کے پاس تھا اور مدعی علیہ نے بلا استحقاق وصول کرنے لگان کے بنام نہاد مطالبہ قسط خریف [illegible] قرق کرلیا ہی حالانکہ لگان پانے کا صرف تلارام ساہ کو استحقاق تھا اور دلاپانے مع ہرجہ جو بوجہ قرق ہوجانے غلے کے مدعی پر عائد ہوا ہی۔

مین سدھو عذردار مدعی اس بات کا مقر ہون کہ
بیان اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم ویقین کے صحیح ہی

العبد
سدھو کاشتکار موضع شنکرپور پرگنہ جگدیسپور
معروضہ ۲۵ جون [illegible]ء

بعد گذرنے اس عرضی کے عدالت سے سدھو کو ایک سند ملی کہ کمشنر نیلام کے پاس لیجاوے جسمین حکم تھا کہ غلہ نیلام نہ کیا جاوے اور سمن سردار سنگھ اور تلارام ساہ کے نام

جاری ہوئے کہ ۸ جولائی سنہ ۱۸۸۰ء کو حاضر ہوکر جوابدہی کریں اور وہ ہر کمشنر نیلام کو سردار سنگہ نے درخواست نیلام وہان کی وہی مگر کمشنر نیلام کے پاس حکم عدالت کا پہونچ چکا تھا اسواسطے کمشنر نیلام نے بموجب دفعہ ۱۶۱ ایکٹ لگان کی سردار سنگہ کی درخواست کی نقل تو عدالت مین بھیجدی اور کچھہ کارروائی نہ کی ۸ جولائی سنہ ۱۸۸۰ء کو جب سردار سنگہ اور تلارام حاضر ہوئے تو ڈپٹی کلکٹر صاحب نے تلارام کو بھی مدعی بنایا تلارام نے عرض کیا کہ میرے پاس پانچ سال کو شنکرپور ٹھیکہ تھا اور مین نے سدھو کو پٹہ دیا تھا اسواسطے سردار سنگہ کو کچھہ اختیار نہ تھا کہ سدھو سے لگان مانگتا سردار سنگہ نے جواب دیا کہ تلارام کو ہمنے ٹھیکہ اس شرط پر دیا تھا کہ جمع سرکاری دیکر دوسو روپیہ سال ہمکو دیا کریگا تو سرکاری جمع تو اوسنے دی اور دیتا ہی پر دوسو روپے سال جو ہمارا منافع تھا دو سال سے نہین دیا سو دوسو روپے کی اسامی ہمنے خود تحصیلی اوسیطرح سدھو سے بھی لگان مانگا جو اوسنے ندیا تو ہم نمبردار تھے قرقی ہمنے کی عدالت نے اوسیوقت تجویز کردیا کہ جب سردار سنگہ نے تلارام ساہ کو سنہ ۱۲۷۹ تک ٹھیکہ دیدیا ہی تو جو کچھہ حق وصول کرنے لگان کے اوسکو حاصل تھے وہ اوسوقت تک کہ سنہ ۱۲۷۹ نہ گذر جائے تلارام کے قبضے مین ہین سردار سنگہ کو اختیار تھا کہ تلارام پر نالش کرتا قرقی کرنے کا اختیار نہ تھا سردار سنگہ نے جو قرقی کی وہ بیجا ہی غلہ قرقی سے چھوڑ دیا جائے اور سے ہرجہ اور خرچہ مقدمہ سردار سنگہ سدھو کو دیوے —

مثال دوسری

جسطرح سردار سنگہ نے سدھو کی قرقی کی تھی اوسیطرح رامو مُرائی کی بھی قرقی

کی تھی مگر وہ بیچارہ کچھہ نہ کرسکا اور سردار سنگہ نے کمشنر نیلام سے درخواست کی اور کمشنر نیلام نے اشتہار بھی جاری کیا اور اطلاعنامہ بھی بھجوایا مگر نہ تلا رام نے عذر کیا نہ رامو بولا جب کمشنر نیلام نے شنکر پور مین پہونچکر چاہا کہ غلہ رامو کا نیلام کرین اوسوقت کمشنر نیلام کو معلوم ہوا کہ گانون تلا رام کے ٹھیکہ مین ہی اور سردار سنگہ کو کچھہ اختیار قرقی کا نہ تھا تب اونھون نے بموجب دفعہ ۶۹ ایکٹ لگان کے نیلام ملتوی کیا اور تلا رام ساہ سے کہا کہ تم کیون اپنی بے قصور اسامی کو برباد کرتے ہو جو غلہ نیلام ہوجاوے گا تو پھر یہ کہان سے لگان دیوے گا اور پھر لوٹ آیا اور عدالت مین یہ حال لکھہ بھیجا عدالت نے پھر اشتہار جاری کیا اور تب رامو نے عذرداری کی اور غلہ قرقی سے چھوٹ گیا اور خرچہ قرقی اور نالش رامو کا اور ہرجہ سردار سنگہ کے سر پڑا۔

مثال تیسری

لال من پنڈت کے دو باغ راجہ پور پرگنہ کہیرون مین تھے اور واجب العرض جب بندوبست کی بنی تو اوسمین نمبردار نے تصدیق کردیا تھا کہ جبتک لال من کا بنس ہمارے گانون مین ہی زمین اور درخت پر لال من اور اوسکے بنس کا قبضہ رہے گا اوسکے بعد لال من تو مرگیا چورامن اوسکا بیٹا مورکھہ نکلا اور اوسنے آم کے درخت کلوارون کے ہاتھہ بیچ ڈالے اور کلوار کاٹ کے لے گئے جب زمین رہ گئی تو منو چمار نے تین سال کو چورامن سے جوتنے کو وہ زمین لی اور پٹہ ۵ سال کے لگان کا لکھاکر زمین جوتی اور چنے بوکر کاٹے و مانڈے تو نمبردار کے کارندے نے لگان منو سے مانگا منو نے عذر کیا کہ مین نے تو

زمین چوڑامن سے لی ہی جو وہ لگان مانگیگا تو کیا جواب دونگا اس عذر پر کارندے نے دہیان نہ کیا تو چوڑامن کو منون سنے خبردی چوڑامن سنے کارندے سے آکر پوچھا کہ تم کون ہوتے ہو جو لگان مانگتے ہو کارندے نے کہا کہ شرط تم سے یہ ہوئی تھی کہ زمین اور باغ پر دخل رکھو یہ شرط نہین ہوئی تھی کہ درخت کاٹ ڈالو اور زمین اسامی کو دیدو تمنے جو زمین اسامی کو دیدی تو لگان تم نہ پاؤگے اور پھر منون کو دھمکایا کہ پوت نہ دیویگا تو تیرے چنے ہم قرق کرلیینگے چوڑامن نے کہا کہ مختارنامہ قرقی کرنے کا دکھلاؤ یہ سنکر کارندہ لاچار ہوگیا اور اوسنے نمبردار کو چٹھی لکھی نمبردار نے قرقی کرنے کا اجازت نامہ لکھکر بھیجدیا اوسوقت واصلباقی کا کاغذ دیکر کارندے نے قرقی کی اور نیلام کی درخواست کی مگر اتفاق سے چوڑامن بیمار ہوگیا اور منون بھی ڈر گیا اطلاعنامہ اور اشتہار کے جاری ہونے پر کسینے دم نہ مارا اور جب کمشنر نیلام غلے کے بیچنے کے واسطے آیا کسینے کان نہ ہلایا آخر غلہ نیلام ہوگیا دوسرے سال پھر ایسا ہی معاملہ پیش آیا اور کارندے نے منون سے لگان مانگا اور اوسنے نہ دیا تو کارندے نے قرقی کی اوسوقت چوڑامن نے عدالت مین جاکر عذرداری کی عرضی دی اور ضمانت دیکر غلے کو پہلے قرقی سے چھوڑایا روبکاری کے وقت بڑا جھگڑا ہوا پر چوڑامن اس سبب سے ہار گیا کہ اوسنے پچھلے سال مین قرقی کی عذرداری نہین کی تھی اور اسواسطے فیصلہ مقدمے کا یون ہوا کہ جس زمین کے پیداوار کا چوڑامن دعوی کرتا ہی اوس سے وہ ایک سال سے بیدخل ہی اور بیدخلی کے بابت چاہئے وہ واجبی تھی یا غیرواجبی نہ اس مقدمہ مین تجویز ہوسکتی ہی نہ ایکٹ لگان کے بموجب

سنی جاسکتی اسواسطے کہ بموجب دفعہ ۴۰ ناش بیدخلی کی صرف ایکسال کے اندر دائر ہونی چاہیے تھی اسواسطے عذر چورامن کا نامنظور کیا جاوے اور باقی جو منو کے ذمہ ہی چورامن اور اوسکا ضامن خرچہ سمیت ادا کرے چورامن نے روپیہ تو اوسوقت دیدیا مگر عدالت مال مین نمبردار پر واسطے دلایانے زمین اور بابت لگان کے جو منو چمار سے وصول کرلیا تھا دعوی کیا اور بعد روبکاری کے اونھین حاکم کے اجلاس سے جنھون نے پہلے چورامن کا عذر قرقی کا خارج کردیا تھا یہ فیصلہ ہوا کہ نمبردار نے جو باغ کی زمین سے چورامن کو بیدخل کیا اور لگان تحصیل کرلیا وہ ناواجبی تھا اسواسطے کہ وجب العرض مین صاف شرط تھی کہ جبتک بنس لال من کا گانون مین رہے درختون پر اور زمین پر قبضہ لال من کے بنس کا رہیگا یہ شرط نہین ہی کہ جو درخت کاٹ ڈالے یا زمین جوتوادی تو بیدخل ہوگا اسواسطے چورامن کو دخل دلایا جاوے اور بابت جو حاصلات زمین نمبردار نے وصول کی ہی خرچہ سمیت چورامن کو دیوے ۔

کاشتکار ۔ کیون صاحب جیسا معاملہ آپ نے سدھو کا اور سردار سنگہ نمبردار کا بتلایا اگر سدھو نمبردار کو روپیہ دھکی مین آکر دیدیتا تو کیا ہوتا ۔

سمجھدار ۔ تلارام ساہ سدھو پر نالش دلایانے لگان کی کرکے سدھو سے بھرلیتا اسواسطے کہ اوسکو لازم تھا کہ سردار سنگہ کو کسیطرح لگان نہ دیتا اور اگر سردار سنگہ کچھ زبردستی کرکے لگان لیتا تو اوسکی نالش کرتا ۔

کاشتکار ۔ کیون صاحب جسطرح چورامن بیچارہ بیمار ہوگیا اور عذر داری قرقی کی نکرسکا اسیطرح کسی اور بیچارے کی پیداوار نمبردار قرق کرلیوے

اور وہ بیماری آزاری کے سبب عذر نہ کرے اور میعاد اطلاعنامہ کی بھگت جاوے
تب تو وہ کہین کا نرہا اگرچہ رامن کی طرح سدھو بھی بیمار ہوجاتا اور عذرداری
نکرتا تو تلارام تواوس سے اپنا روپیہ بھر لیتیا۔
سمجھدار۔ ضرور سدھو کو تلارام کا من مناناپڑتا پر اطلاعنامہ کی میعاد مین
کوئی بھول چوک یا بیماری آزاری سے عذرداری نہ کرے تواتنا تو ضرور ہوگا
کہ جو غلہ قرق ہوا ہوگا وہ نیلام ہوجاویگا پر تین مہینے کے اندر اوسکو واسطے
دلا پانے نقصان کے بدلے کے دعوے کرنے کا اختیار رہے گا قانون مین حکم ہے
کہ اگر کسی اسامی کی جائداد واسطے وصول کرنے ایسے لگان کے قرق ہوجاوے
جو اوس اسامی پر نہو یا کسی اور کے ذمہ کی باقی مین قرق ہوجاوے اور
کسی واجبی اور پکے عذر سے اطلاعنامہ کی میعاد مین عذرداری اور جائداد
نیلام ہوجاوے تو اوس اسامی کو اختیار ہے واسطے دلا پانے بدلے اپنے نقصان
کے جو قرقی اور نیلام سے ہوا ہو نالش دائر کرے اور اگر نمبردار یا اوسکا کارندہ جنکو
اختیار قرقی کرنے کا ہے قانون کے خلاف قرقی کرین یا کوئی کام قانون کے باہر
اونسے قرقی کرنے مین ہوجاوے یا کسی مال کو جو قرق کرین بے خبری سے خراب
کردین یا کھودین یا بگاڑدین یا اوس وقت کہ جب قرقی اوٹھالینا چاہیے قرقی نہ
اوٹھاوین تو تین مہینے تک اوس آدمی کو کہ جسکا مال قرق ہوا ہو دعوے
کرنے کا اختیار رہتا ہے۔

دفعہ ۸ ۱۵ ایکٹ لگان

دفعہ ۹ ۱۵ ایکٹ لگان

مثال

شیوراج سنگھ نمبردار کے کارندے نے سجیون چمار سے لگان مانگا مگر وہ

بیمار تھا اور اوسکے گیہون اور جو کے کچھ مانڈھی ہوئی راس اور کچھ بوجھ کھلیان
مین رکھے تھے اوسنے عذر کیا کہ وہ اچھا ہو جاوے تو باقی غلہ مانڈھ کے لگان دیویگا
مگر شیوراج سنگہ کے کارندے نے بوجھ غلے کے قرق کر لیے پانی بھی اوس
سال جلدی برسا اور لگاتار مہینے بھر تک برسا کیا اس سے نہ غلہ اوٹھ سکا نہ مانڈنے
کی مہلت ملی اور کارندہ بھی شیوراج کا بیمار ہو گیا اور اس سبب سے کمشنر نیلام سے
درخواست نیلام کی نہین کی آخر سارا غلہ سڑ گیا سبجیون نے اتنی ہوشیاری کی تھی
کہ جو وصلباقی قرقی کی نمبردار کے کارندے نے قرق کرتے وقت دی تھی خبرداری
سے رکھ چھوڑی تھی جب سبجیون اچھا ہوا تو پہلے اوسنے اپنے کھیت کی چار مینڈ
والی اسامیون سے ایک کاغذ پر لکھوایا کہ تمھارے کھیت مین بیگھے پیچھے جو اور
گیہون کی کیا پیداوار ہوئی اور تب پٹواری سے بھی پوچھا کہ کہو تمنے بیگھے پیچھے
کیا پیداوار اوس سال کوتی تھی اور جو اوسنے بتلایا وہ بھی لکھوا لیا پھر پٹواری سے
دریافت کیا کہ کہو ہمارے کھلیان کی قرقی تمھارے روزنامچے پر لکھی ہے یا نہین
پٹواری نے کہا کہ نہ مجھے معلوم ہے کہ کب تمھارا کھلیان قرق ہوا نہ میرے پاس لکھی ہے
یہ سنکر سبجیون نمبردار کے پاس گیا نمبردار نے کہا کہ ہمکو معلوم نہین ہے کب تمھارا
غلہ قرق ہوا یہ جواب سنکر سبجیون نے سوچا کہ مین تو مفت برباد ہوا اور سوا
اسکے کہ نالش کرون کچھ دوا نہین ہے آخر کو بھادون کے مہینے مین ص ولایت پا کا
دعوی کارندے اور نمبردار پر کیا نمبردار نے یہ جواب دیا کہ نہ تو مین نے قرقی کی
نہ قرقی کرنے کا مختارنامہ کارندے کو دیا اور کارندے نے کہا کہ مین نے قرقی ہی
نہین کی پر وصلباقی کارندے کی لکھی ہوئی سبجیون کے پاس موجود تھی اوسے

گواہ بھی حاضر تھے اونسے کارندہ ہار تو یہ کہا کہ ہم کی پیداوار وغیرہ سمجھیون نے کوت کا کاغذ پٹواری کا دستخطی دکھلایا اور گواہی بھی لوائی تو کارندے نے کہا کہ جو سمجھنے قرقی کی تھی تو غلے کے ماندنے اور اوٹھانے سے تو نہین روکا سمجھیون نے کہا کہ اول تو مین بیمار تھا دوسرے جسطرح مجھے اپنے غلے کے اوٹھانے کی فکر چاہیے تھی قانون کے موافق تمھارا بھی کام تھا تب کارندہ لاچار ہوا اور غلہ اور خرچہ اوسکو دینا پڑا۔

کاشتکار۔ مثل مشہور ہی کہ گانون مین سب ٹھکری ٹھاکر ہیتے ہین اور حصہ دار بھی قرقی کر لیتے ہین۔

سمجھ دار۔ اگر ایسی زبردستی ہو تو یاد رکھو کہ جسکو قرقی کرنے کا اختیار نہو یا کسی اختیار والے کی طرف سے مختار نامہ نرکھتا ہو اور قرقی کر لیوے تو جسکی قرقی کرے اور نقصان پہونچاوے اوسکو اختیار ہی کہ اپنے بدلے کے روپے پانے کا دعوی کرے اور چاہے فوجداری کی عدالت مین بھی سزا کے واسطے نالش کر دیوے۔

کاشتکار۔ بھلا اس نالش فریاد کے بکھیڑے سے یہ اچھا نہیین ہی کہ قرقی ہی نہ کرنے دیوین۔

سمجھ دار۔ یہ غلطی اور جانورون کا کام ہی جو کام سیدھی طرح اور عدالت کی مدد سی ہو سکے اوسمین جہالت نکرنا چاہیے اور جب ایک زبردستی کرنے پر کھڑا ہو جاوے اور دوسرا بھی زبردستی سے جواب دینے کو طیار ہو تو آخر مارپیٹ ہو گی اور زیادہ بکھیڑا کھڑا ہو گا لیکن یہ زبردستی نہین ہی کہ قرقی کرنے والے کو تم جانو کہ اختیار قرقی کا اوسکو نہین ہی تو اوس سے پوچھ پانچھ کر مختار نامہ مانگو اور جو

مختارنامہ نہ دیوے اور سیدھی طرح روک سکو تو روکو لیکن دنگہ فساد مت کرو اسواسطے
کہ جوارت سے مریگے اوسے زہر سے مارنا کیا ضرور اور یہ بھی یاد رکھو کہ تم قرقی کے روکنے
مین چلے ہو جاؤ اور کبھی ایسے آدمی کو جو قرقی کرنے کا اختیار رکھتا ہو روکو تو
خرابی مین آپ ہی آپ پڑوگے اسواسطے کہ جس قرقی کرنے والے کو اندیشہ ہوگا
کہ قرقی کرنے کو کوئی روکیگا یا مقابلہ کریگا تو وہ عدالت مین درخوست مدد کے واسطے
دیوے گا اور کوئی سرکاری قرقی کرانے کو اوسکے ساتھ مقرر ہوگا یا جو قرقی کرنیکا
اختیار رکھتا ہو اوسکو کوئی روکے یا کسی جایداد کو جو قرق ہو چکی ہو زبردستی یا چھپاکے
اوٹھا لیجاوے تو قرقی کرنے والا قرقی روکنے یا مال اوٹھا لیجانے والا پکڑا جائیگا
اور عدالت مین حاضر کیا جائیگا پھر حاکم عدالت کو فرصت ہوئے تو حاضر ہونے پر
مقدمہ کی تحقیقات شروع ہو جاویگی نہین تو حکم ہوگا کہ حاضر ضامنی دیوے اور
جو حاضر ضامنی نہو جائے گی تو دیوانی کے جیلخانے مین جب تک مقدمہ فیصلہ نہو
قید رہے گا اور جو قصور ثابت ہوگیا تو حاکم کو اختیار ہی کہ سو روپیہ جرمانہ کرے
اور خرچہ جو قرقی کرنے اور مقدمہ کی پیروی مین ہوا ہو وصول کرے اور جو جرمانہ
اور خرچہ ادا نہو تو وصول ہونے تک یا چھہ مہینے تک دیوانی جیلخانے مین قید رکھے
اسواسطے مناسب ہی کہ جو روک ٹوک کرنے کا ارادہ کرے وہ بہت سمجھہ بوجھہ کے
کرے اور یہ سزا جو ہمنے بتلائی اوسوقت تک دیجاتی ہی کہ جب صرف نمبردار قرقی
کرے اور اسامی روکے لیکن اگر نمبردار کے ساتھ کوئی سرکاری نوکر بھی جاوے اور
اوسوقت کوئی شخص روکے تو پھر عدالت فوجداری سے بھی سزا ہوسکتی ہی اسواسطے
کہ تعزیرات ہند کے بموجب جو کوئی کسی ایسے مال کا لینا روکے جسکو کوئی سرکاری

(دفعہ ۵۵ ایکٹ لگان)

(دفعہ ۹۸ ایکٹ لگان)

دفعہ ۱۸۴ قانون تعزیرات ہند

نوکر اپنے اختیار روا جبی سے لیتا یا ترق کرتا ہوا اور روکنے والا یہ بھی جانتا ہو یا سمجھنے لینے کا سبب رکھتا ہو کہ جو شخص مال لیتا ہے وہ سرکاری نوکر ہے تو روکنے والے کو محنت یا بے محنت چھہ مہینے تک قید کی سزا ہو سکتی ہے اور ایک ہزار روپیہ تک جرمانہ بھی ہو سکتا ہے اگر بر وقت نیلام کرنے کے کوئی روکنے کو کھڑا ہو تو اوسکو ایک مہینے کی قید محنت یا بے محنت ہوگی یا پانسو روپے تک جرمانہ بھی ہوگا اور یہ بھی خوب یاد رکھو کہ جب قرقی سے بچانے کے

دفعہ ۲۰۶ قانون تعزیرات ہند

واسطے کوئی اپنا ہی مال چھپا دیوے یا کسی غیر کا مال چھپا دے جسمین قرقی سے مال بچ جائے تو اوسکو محنت یا بے محنت دو برس تک کے قید کی سزا ہوگی اور جرمانہ بھی ہو سکیگا اور یہ بھی سزا اون لوگون کو بھی ہو سکتی ہے جو کسی ایسے مال کو فریب کر کے اس نیت سے کہ قرقی یا ضبطی سے بچ جاوے اپنا مال قرار دیکر جھوٹا دعوی کرے اسواسطے ہم تم کو خوب سمجھاتے ہین کہ جو قرقی روکنا چاہے وہ روک ٹوک بہت سمجھ کے کرے اور کبھی کسی سرکاری نوکر سے جھگڑا یا تکرار نکرے نہین تو بڑی مشکل مین پھنس جاویگا اور یہ ہمیشہ یاد رکھو کہ قرقی ہو جانے سے کچھ ہرج نہین ہے اگر ناواجبی قرقی ہوئی ہوگی تو جو کچھ نقصان اوس قرقی مین ہوگا ہمیشہ مل سکیگا

کاشتکار — یہ آپنے خوب بتلا دیا نہین تو شاید ہمین سے کبھی بیوقوفی ہو جاتی آپکی مہربانی کا ہم کہانتک شکر کرین اب بہت دیر ہو گئی اور آپ کو ہمنے بڑی تکلیف دی ضرور آپ کو بہت کام ہونگے حکم ہو تو اسوقت رخصت ہون اور پھر کل حاضر ہون —

سمجھدار — نہین ہمکو کچھ تکلیف نہین ہوئی اگر یہ سب باتین تمکو یاد رہین تو ہم بہت خوش ہین اچھا جی چاہتا ہے تو جاؤ کل اگر آج ہی کے وقت آؤگے تو جو کچھ پوچھوگے ہم بتلائینگے یہ سنکر سب کاشتکار رخصت ہوئے —

تمام شد

حصہ سوم

مفید الزارعین

جسمین حقوق کاشتکاران قبضہ دار اور اسکے شرح کی کون صورتین اونپر اضافہ ہو سکتا ہی اور کب وہ بیدخل ہو سکتے ہین و کسطرح اونسے لگان وصول ہو سکتا ہی مندرج ہی

بنام نامی

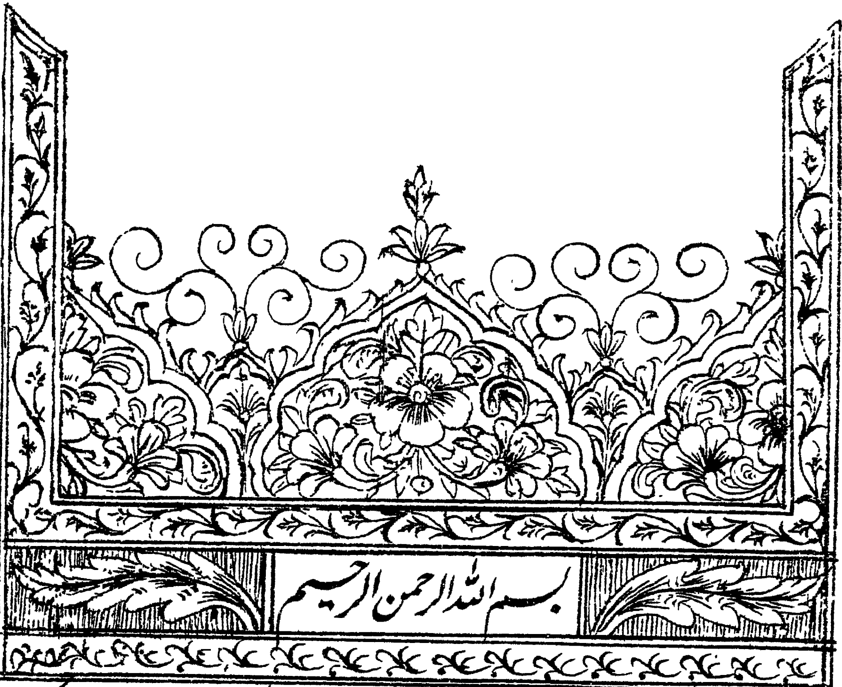
صاحب جلیل الشان رفیع المکان امارت و ایالت مرتبت ابہت و نبالت منزلت جناب کرنیل ایف آئی مکنڈرو صاحب بہادر

سکرٹری جناب صاحب چیف کمشنر بہادر جناب سید غلام حیدر خانصاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع لکھیم پور کھیری نے مرتب کیا

بہ قدر دانی و اعزاز افزائی

جناب مرکز دوائر المناقب والمفاخر و انبار المکارم والمآثر جناب مسٹر کالن اے آر برونگ صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم صوبہ اودہ

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین چھاپا گیا



تیسرے روز صبح کو کاشتکار جمع ہو کر آئے اور پچھلے روز کے موافق بیٹھہ چکے تو سمجھہ دار صاحب نے کہا کہ کل شام کو پورب طرف ہمنے غل شور کی آواز سنی تھی وہ کیون ہوتا تھا —

کاشتکار — کیا کہین صاحب ہمارے گانون مین ٹھاکر فقیر سنگہ کے پاس پشتہا پشت سے [illegible] بیگہ زمین سیر چلی آتی تھی اوسمین سے ھ بیگہ زمین پڑی تھی اور ع بیگہ جوتا تھی پارسال جو فقیر سنگہ تیرتھہ کو چلے گئے اور گھر مین اونکے کوئی بڑا ایسا نرہا تو راجہ صاحب کے کارندہ سے ماکھن سنگہ ٹھاکر نے جا کر کہا کہ ص بیگہ بنجر جو فقیر سنگہ ناحق لیے ہین ہمکو دیدو کارندے نے کہا کہ فقیر سنگہ کا بنجر کہان سے آیا ہی پیمایش کے خسرے مین راجہ صاحب کا قبضہ لکھا ہی تم شوق سے لیو پر دو روپیہ بیگہ سے کم نہ لیوین گے یہ سنکر ماکھن سنگہ خوش ہوا اور جھٹ پٹ پٹہ قبولیت کرا کے جوت بھی لیا ساون کے مہینے مین فقیر سنگہ پلٹ کے آیا

اور دیکھا کہ باپ دادون کی زمین ہاتھ سے نکل گئی تو ہلا پکار کی ضلعدار نے کہا کہ چلو سال ہی بھر کا پٹہ ماکھن سنگہ کا ہی اگلے سال پھر تمھین دلا دیوینگے سو فقیر سنگہ تو اوسی امید مین بیٹھے تھے یہان ماکھن سنگہ نے اوکھ بونے کے واسطے طیاری کی تب فقیر سنگہ منع کرنے کو گئے تو ماکھن سنگہ نے نمانا اور اپنے بھائی بند جمع کیے اور فقیر سنگہ کے مارنے کا ارادہ کیا تو فقیر سنگہ نے بھی اپنے حمایتی بلائے اور غل مچا آخر کو تتا تھما لوگون نے کر دیا یہ باتین ہوتی تھین کہ فقیر سنگہ اور ماکھن سنگہ بھی آئے۔

سمجھہ دار۔ دیکھو یہ جانورون کا کام تھا آدمی ایسا کام نہین کرتے قانون اسطرح سے گوہار جمع کرنا بہت منع ہی اور چھہ مہینے کی قید یا جرمانہ یا دونون سزا ایسے جمع ہونے والون کے واسطے ہوسکتی ہی و اگر مار پیٹ ہو جائے تو پھر دو برس قید یا جرمانہ یا دونون سزا کا ہونا تعجب نہین تھا ہمنے کل تمکو بتلایا تھا کہ جو کام آسانی سے ہو اوسمین زبردستی نکرنا چاہیے۔

کاشتکار۔ ماکھن سنگہ نے کہا کہ بھلا میرا کون قصور تھا مجکو راجہ صاحب نے پٹہ دیا مین جوتتا تھا فقیر سنگہ راجہ سے تو نہ لڑے موافق اس مثل کے کہ دھوبی سے نہ جیتین گدھے کے کان پکڑین مجسے بھڑنے آئے۔

سمجھہ دار۔ اچھا فقیر سنگہ نے جو تمسے زبردستی کی تھی تو تم زمین سے الگ ہو جاتے اور بیدخلی کی نالش فقیر سنگہ پر کر دیتے فقیر سنگہ کو آپ مزہ بیدخل کرنے کا مل جاتا۔

کاشتکار۔ فقیر سنگہ نے کہا واہ واہ صاحب یہ جو نالش کرتے تو

عدالت مین راجہ صاحب کی زبردستی اور خود انکی حقیقت نہ کھل جاتی اور منہ کی کھاکے چلے آتے ۔

سمجھدار ۔ نہین یہ تمھاری غلطی ہی اگر ماکھن سنگہ نالش کرتا اور تمھاری طرف سے کوئی نالش اپنے حق کی دائر نہوتی تو وہ ضرور دخل پاتا اسواسطے کہ قانون مین یہ حکم ہی کہ اگر کوئی مالک یا مالک ادنی یا رعیت زبردستی کسی زمین سے بیدخل ہوجاوے تو بیدخلی کی تاریخ سے تین مہینے کے اندر دعوی کرے جو کسی اور کے حق کا دعوی پیش نہوا ہو تو فریادی کو صاحب کلکٹر یا صاحب ڈپٹی کلکٹر کی عدالت سے دخل دلایا جاوے اور اس فیصلہ کی جسکے بموجب ایسا دخل دلایا جاوے مین اپیل دائر نہوسکے ۔ دفعہ ۱۰۴ — ایکٹ لگان

کاشتکار ۔ واہ پھر تو ماکھن سنگہ کی بن آتی مگر یہ تو بیڈھب حکم ہی کہ نہ تو اوس حکم کی اپیل ہوتی نہ ہماری کچھ چلتی ۔

سمجھدار ۔ یہ بات نہین ہی کہ تمھاری نہ چلتی اسواسطے کہ جہان وہ حکم ہی جو ہمنے بتلایا وہان یہ بھی حکم ہی کہ جو عدالت کے حکم سے بیدخل ہوجاوے اور اپنا حق سمجھتا ہو تو وہ جدی نالش اپنے حق کی بحالی یا دخل دلاپانے کی کرے سو تمکو اختیار تھا کہ راجہ صاحب پر نالش کرتے اس قاعدے سے بہت سی تکرار جو ایسی دو نمبرداروں یا نمبردار وحصہ دارون یا اسامیون کے ہوتی ہین جھٹ پٹ ہٹ جاتی ہین اور پھر عدالت مین لڑنے کا اختیار بھی رہتا ہی دیکھو ہم تمھاری سمجھ مین آنے کو دو تین مقدمون کا حال بتاوین ۔

امیر خان نمبردار موضع گوبھریا نے شیر خان نمبردار سمہریا کی زمین داب لی تو شیر خان نے بموجب دفعہ ۱۰۲ ایکٹ لگان کے دعوی کیا کہ تین برس سے ہمارا دخل زمین پر چلا آتا ہی پندرہ دن ہوئے امیر خان نے بیدخل کر دیا ہی اسپر عدالت سے امیر خان کی طلبی ہوئی شیر خان بھی آٹھ دس گواہ لے گیا امیر خان نے یہ ہی عذر کیا کہ ہمتو ڈانڈے کی طرف تین سال سے گئے نہ تھے اور زمین پڑی ہوئی تھی سو شیر خان نے دخل کر لیا تھا اب جو ہمنے دیکھا کہ ہماری زمین ہی تو بیدخل کر دیا ہی عدالت نے امر تنقیح طلب یہ قرار دیا کہ زمین امیر خان کے گانون گوبھریا کی ہی یا نہین اور اس بات کا ثبوت امیر خان سے مانگا مگر امیر خان کے پاس نہ نقشہ پیمایش کا تھا نہ کوئی گواہ حاضر تھا اسواسطہ ڈپٹی کلکٹر صاحب نے اور کچھ انتظار نہین کی اور فرمایا کہ آج فیصلہ کے واسطہ یہ مقدمہ پیش ہی اور مدعی علیہ امیر خان کچھ گواہ یا ثبوت نہین دیتا اسواسطہ بموجب سرکلر صاحب فنانشل کمشنر بہادر نمبری $\frac{11}{852}$ مورخہ ۱۳ ار فروری ۱۸۷۸ء جو کچھ ثبوت گذر چکا ہی اوسپر فیصلہ کیا جاوگا وحکم شیر خان کے دخل دلانے کا دیدیا تب امیر خان نے جدی نالش کی اور حد بست کے نقشے سے اور پیمایش کے کاغذون سے اپنا حق ثابت کیا اور شیر خان کو بیدخل کرادیا اور للعہ واصلات کے بھی بھر لیے —

دوسری مثال

چتا نمبردار نے دو بیگھے زمین مکا حصہ دار کی لے لی اور اپنی سیر مین ملالئی تو مکا نے نالش کی اور ثابت کر دیا کہ دس برس سے اوسکے پاس زمین ہی نمبردار نے بہت عذر کیا کہ زمین جو مکا کی سیر مین ہی وہ بہت زیادہ ہی پر عدالت نے

ایک نہ سنی اور اپنی تجویز مین لکھا کہ اگر زمین مکا کے پاس زیادہ ہی تو قانون کے موافق نمبردار دعوی کرتا زبردستی زمین سے بیدخل نہین کرسکتا تھا۔

مثال تیسری

منسکھہ چمار کے پاس پانچ سال کا پٹہ تھا مگر وہ مرگیا تو نمبردار نے سنتوکھہ چمار کو وہ زمین دیدی جو سنتوکھہ جوتنے کو گیا تو منسکھہ کی جورو اپنے بھائی کو بلا لائی اور اونھون نے لڑ جھگڑ کے سنتوکھہ کو زمین نہ جوتنے دی تو سنتوکھہ نے نمبردار سے کہا نمبردار نے جواب دیا کہ ہمنے تو زمین چھینی ہی نہین وہ منسکھہ کی کرکسا جورو نہین مانتی تو ہم کیا کرین تب سنتوکھہ نے نالش کی منسکھہ کی جورو سے عدالت مین جوابدہی کرتے نہ بن پڑی وہ ہار گئی وہ دخل سنتوکھہ کا ہوگیا سنتوکھہ نے بڑی خوشی سے زمین جوتی اور وہان بویا تب پھر منسکھہ کی جورو نے بیدخلی کا دعوی نمبردار پر کیا اور اچھی طرح سے ثابت کردیا کہ پانچ برس کو اوسکے خاوند کو نمبردار نے زمین دی تھی اور بے گذرنے پانچ برس کے زمین منسکھہ کو دیدی ہی تب پھر زمین پر دخل پایا و بوئی بوائی زمین پائی۔

کاشتکار۔ بھلا منسکھہ کی جورو نے تو زمین پائی مگر سنتوکھہ کی جان تو مفت گئی

سمجھہ دار۔ منسکھہ کا کچھہ نقصان نہین ہوا منسکھہ نے پھر نمبردار پر دیوانی مین اوس کے نقصان کی نالش کردی اور نمبردار سے بھر لیے۔

کاشتکار۔ کیون صاحب فقیر سنگہ کے پاس پشتہا پشت سے جو زمین چلی آتی ہی اوسکو راجہ صاحب لے سکتے ہین۔

سمجھہ دار۔ تمنے کئی دفعہ یہ ہمسے پوچھا اور ہمنے تمکو جواب دیا اب پھر کہتے ہین

سرکار صاحب فنانشل کمشنر بہادر ۱۴/۱۳ مورخہ ۱۳ — جولائی سنہ ۱۸۹۹ عیسوی

کہ اگر فقیر سنگہ گانون کے پرانے زمینداروں کے بنس مین نہین ہین تو بیشک راجہ صاحب کو اختیار ہی کہ قانون کے موافق بیدخل کرین اور زمین لے لین۔

کاشتکار۔ فقیر سنگہ تو زمینداروں کے بنس مین ہین اور ابھی پورے چالیس۴۰ برس بھی نہین ہوئے کہ گانون پر قبضہ فقیر سنگہ کے آجا کا تھا مگر دن ہی تو ہین بگڑ گئے اور مرجاؤ سنگہ نے جو فقیر سنگہ کے آجا کے بھائی تھے گانون راجہ صاحب کے یہان رہن کر کے کھو دیا۔

زمیندار — اصلی کاشتکار

سمجھدار۔ اگر یہ بات ہی تو البتہ فقیر سنگہ کو زمین پر قبضہ رکھنے کا حق ہی اور فقیر سنگہ پر کیا موقوف ہی جو رعایا پرانے زمینداروں کے بنس مین ہون اور اونکا حق اعلی یا حق ادنی اوس زمین سے جو اونکے پاس ہو بالکل جاتا رہا ہو اور موافق قاعدے کے زمین پر قبضہ رہنا ثابت ٹھہرے تو جبتک اوس زمین کا واجبی لگان وہ دیا کرین گے زمین پر قبضہ رکھنے کا حق اونکو رہے گا۔

کاشتکار۔ یہ ہم نہین سمجھتے کہ جنکا حق اعلے یا ادنے کھو گیا ہو گا اونکو قبضہ رکھنے کا حق ہو گا۔

سمجھدار۔ تم سوچو کہ فقیر سنگہ کے آجا مرجاؤ سنگہ نے اپنا گانون راجہ صاحب کے یہان رہن کر دیا اور راجہ صاحب نے اپنے تعلقہ کی سند مین گانون کو چڑہوا لیا ہی تو حق اعلے تو یون گیا باقی رہا حق ادنی تو وہ اس سبب سے کھو گیا کہ یا تو جو میعاد رہن چھوڑانے کی مقرر ہی وہ بیت گئی یا رہن کا روپیہ دینے کا مقدور نہین رہا یا رہن کو راجہ صاحب نے بیع ثابت کر دیا اب وہ گئی صرف زمین جوت کی تو اوسپر حق قبضہ داری کا بنا رہے گا۔

کاشتکار۔ وہ قاعدہ کیا ہی جسکے بموجب قبضہ داری کا حق ثابت کرنا پڑتا ہی
سمجھہ دار۔ وہ قاعدہ یہ ہی کہ جس ایسی اسامی کے پاس جسکا ذکر ہمنے کیا کوئی زمین ۲۴۔ اگست ۱۸۶۶ع کو + جو ساون سدی ۱۳ سمت ۱۹۲۳ و ۱۲۷۳ فصلی اور ۱۳ ربیع الثانی ۱۲۸۳ ہجری سکروار کے دن سے مطابق ہی + موجود ہو اور اسامی ثابت کردیوے کہ وہ آپ یا اوسکے نسب مین سے کوئی ایسا آدمی کہ جسکا حصہ ترکہ ورثہ اوس اسامی کو پہونچا ہی ۱۳ فروری ۱۸۲۶ع + جو بہادون سدی ۶ سمت ۱۸۸۲ و ۱۲۳۳ فصلی و ۵ رجب ۱۲۴۱ ہجری سوموار کے دن کے مطابق ہی + و ۱۳ فروری ۱۸۵۶ع کے اندر + جو ماگھہ سدی آٹھی سمت ۱۹۱۲ و ۱۲۶۳ فصلی و چھٹوین جمادی الثانی ۱۲۷۲ ہجری بدہ کے دن سے مطابق ہی + جو چوبیس برس ہوتے ہین کبھی قانون پر مالک کے طور پر قبضہ کیے رہا ہی تو اوس زمین پر جو ۲۴ اگست ۱۸۶۶ع کو اوس اسامی کے قبضہ مین تھی قبضہ داریکا حق ملیگا اور اوس اسامی کے گھرانے مین جب تک لگان واجبی ادا ہوتا رہے زمین بنی رہے گی مگر یہ اختیار اوس اسامی کو نہوگا کہ زمین بیچ ڈالے یا کسی کو دیدیوے لیکن یہ حق اوس صورت مین نہ ملے گا جبکہ خود وہ اسامی یا اوسکے باپ دادے جنکا حق اوس اسامی نے پایا ہو ۱۳ فروری ۱۸۵۶ع کے پہلے بیس برس کے بھیتر مالک کی طرح قانون پر قابض نرہے ہون یا قابض تو رہے ہون مگر جو زمین ۲۴ اگست ۱۸۶۶ع کو اسامی کے قبضہ مین تھی وہ ۱۳ فروری ۱۸۵۶ع کو اوسکے قبضہ مین نہین تھی پیچھے سے قبضہ مین آئی نہ اوس اسامی کو قبضہ داری کا حق ملے گا جسنے خود یا اوسکے

شریک نے حق ادنی یا اعلی اوسی گانو مین پایا ہو جسنے اقرارنامہ لکھ کے اپنا حق مٹا دیا ہو

مثال

جادو سنگہ کے آجا سادھو سنگہ نے سنہ ۱۲۳۵ مین اپنا گانون راجہ صاحب مادھو سنگہ کے پاس رہن کر دیا اور وسکہ سیر جسمین نمبر ۵ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۰ کے پانچ قطعہ کھیت تھے اپنے قبضے مین رکھ لیے و پھر سنہ ۱۲۳۷ مین سادھو سنگہ مرگیا تو اوتار سنگہ اوسکا بیٹا اپنے نانہال کو چلا گیا اور سیر کی زمین چھوڑ دی پھر سنہ ۱۲۴۰ مین گانون مین آیا و ۷۰ و ۱۷ و ۴۷ و ۵۸ و ۷۲ و ۸۸ نمبر کے چھہ قطعہ بسکہ زمین لی مگر سنہ ۱۲۴۰ و سنہ ۱۲۴۱ فصلی تک جوتی اور پھر چھوڑ کے اپنے ناننہال کو چلا گیا اور پھر سنہ ۱۲۵۰ فصلی مین گانون مین آکر آباد ہوا و آٹھ قطعہ کھیت ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ نمبر کے جو وہ بسکہ تھی راجہ صاحب سے للعہ پر لی و قبضہ کیا و سنہ ۱۲۵۴ مین اوتار سنگہ مرگیا تو جادو سنگہ نے زمین پر قبضہ کیا اور سنہ ۱۲۶۵ مین سواے اوس دہ بسکہ زمین کے چار قطعہ کھیت علحدہ جنکے نمبر ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ تھے عہ پر لیے پھر جب بندوبست کی کچہری کھڑی ہوئی اور فک رہن کا دعوی جادو سنگہ نے کیا اور وہ نہ سنا گیا تو سیر دلا پانے کا دعوی کیا وہ بھی نامنظور ہوا تو راجہ صاحب نے جلکر بیدخلی کا اطلاعنامہ جاری کیا جادو سنگہ نے عذرداری کی اوسپر عدالت سے یہ تجویز ہوئی کہ ۱۳ فروری سنہ ۱۸۵۶ کے پہلے کہ جسپر سرکار نے صوبہ اودہ پر دخل کیا و بیش برس کے اندر سنہ ۱۲۳۵ فصلی مین سادھو سنگہ جادو سنگہ کا آجا گانون کا مالک تھا تو اوسکو حق ہے کہ جو ایسی زمین کہ ۱۳ فروری سنہ ۱۸۵۶ پہلے سے اوسکے

یا اوسکے خاندان کے قبضے مین تھی اور وہ ہی ۲۴ اگست ۱۸۶۶ء کو بھی بدستور
قبضے مین رہی تو جادو سنگہ کو حق ہی کہ اپنے قبضے مین رکھے تو وہ ۵ بسگہ
وہ آٹھہ قطعہ مین نمبر ۱ سے ۱۹ تک جسکا لگان ۵ ہی کیونکہ ۱۲۷۵ فصلی سے
زمین مذکور قبضے مین اوتار سنگہ اور جادو سنگہ کے چلی آئی ہی مگر جو چار قطعہ
کھیت ۲ عکہ جنکے نمبر ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ ہین بعد ۱۳ فروری ۱۸۵۶ء
صرف ۱۲۶۵ فصلی سے قبضہ جادو سنگہ مین آئے ہین اگرچہ ۲۴ اگست ۱۸۶۶ء
کو وہ بھی جادو سنگہ کے قبضے مین تھی پر اونپر کچھہ حق قبضہ داری کا نہین ہی
اس فیصلے کے بعد ۵ بسگہ زمین پر تو قبضہ داری کا حق جادو سنگہ نے پایا
پر ۲ عکہ زمین پر کچھہ حق نہ پایا اور اوس سے بیدخل ہو گیا۔

دوسری مثال

کریم خان نے دعوی کیا کہ موضع نورپور کے مالک اوسکے باپ دادا رہے ہین
اور بعد رکھنے ۶ بسگہ سیر کے موضع علی مردان خان تعلقدار کے ہاتھہ فروخت
کیا تھا سیر پر دخل برابر چلا آیا تھا پر بندوبست کے محکمہ مین سیر کا دعوی ثابت
نہوا۔ قبضہ داری کے دلاپانے کا حق ہی مگر تعلقدار نے جواب دیا کہ نورپور ۱۳ فروری
۱۸۲۶ء کے پہلے بیع ہوا و ۱۲۳۰ فصلی سے نورپور خاندان مین کریم خان کے
نہین رہا اس عذر پر دعوی کریم خان کا خارج ہو گیا اسواسطے کہ جس خاندان کی
مالکی گانون کی بھاگن سدی ۶ ۱۲۳۳ فصلی کے پہلے جاتی رہی ہی اونکو
قبضہ داری کا حق نہین پہونچتا۔

تیسری مثال

دل تھمن سنگہ نے دعوی للعگہ زمین کا کیا اور ثابت کر دیا کہ اوسکا باپ سنہ ۱۲۴۷ف
مین موضع مادھوپور پر قابض تھا اور اوسی نے علی مردان خان تعلقدار کے
ہاتھہ گانون فروخت کیا تھا مگر للعگہ زمین برابر اوسکے دخل مین رہی اور سرکار
کی عملداری مین بھی سنہ ۱۲۶۵ تک دخل رہا مگر شروع سنہ ۱۲۶۹ مین علی مردان خان
نے بیدخل کر دیا ہی توبھی دل تھمن سنگہ کا دعوی نامنظور ہوا اسواسطے کہ ۲۴ء
اگست سنہ ۱۸۶۶ کو وہ زمین دل تھمن سنگہ کے دخل مین نہین تھی۔

لالہ سیتل پرشاد نے مہسگہ زمین کی قبضہ داری دلا پانے کا دعوی کیا اور اپنے
باپ کے نام کی کشن پور کی مالگذاری کے بابت پٹہ سنہ ۱۲۳۷ و سنہ ۱۲۳۸ پیش کیے
مگر علی مردان خان نے جواب دیا کہ سیتل پرشاد کا باپ کشن پور کا مالک نہین تھا
البتہ سنہ ۱۲۳۷ و سنہ ۱۲۳۸ فصلی مین مستاجر تھا اور مستاجر مالک نہین ہو سکتا
اور یہ عذر ثابت ہوا تو لالہ سیتل پرشاد کا دعوی نامنظور رہا۔

نظیر صدر آگرہ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۸۶۲ء

کاشتکار۔ جن اسامیون کو قبضہ داری مل جاوے وہ تو پٹہ اور
قبولیت کے بکھیڑے سے نچنت ہو جائین گے۔

سمجھ دار۔ تمھارے اس سوال سے ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ تم پٹہ قبولیت کا
ہونا بہت ہی برا جانتے ہو اگر یہ سچ ہی تو ہمکو بڑا افسوس ہی کہ ہم نے تمکو پٹہ و
قبولیت کے فائدے بہت کھول کے بتلائے تھے اور پھر بھی تم نہین سمجھے
سنو جی پٹہ لینا و قبولیت لکھہ دینا ہر ایک اسامی کو ضرور ہی چاہیے وہ قبضہ دار ہو
چاہے نہو تم یہ تو اچھی طرح جانتے ہو کہ جب کوئی کسی سے قرض لیتا ہی یا
کوئی معاملہ کرتا ہی تو جو آئینین لینے دینے والے کے ٹھہراو ہوتا ہی وہ کاغذ پر

لکھا جاتا ہی اور لکھا پڑھی ہونے سے مطلب یہ ہوتا ہی کہ پیچھے سے بھول چوک یا نیت
کے فساد سے دونون مین سے ایک بھی یہ نہ کہہ سکے کہ کون بات سچی یا جھوٹی ہی
اگر تم یہ کہو کہ لکھا پڑھی نہوئی تو گواہ موجود ہونگے اور اونسے جھوٹ سچ کھل جائیگا
تو جیسا معاملہ کرنے والون کا حال ہی ویسا ہی تو گواہون کا ہی اونکو دو تین برس کا
معاملہ کسطور سے زبانی یاد رہ سکتا ہی اور جب ایک گواہ اپنی بھول سے کچھ اور
دوسرا اپنی یاد سے کچھ کہتا ہی تو عدالت کے حاکم کو شبہہ ہو جاتا ہی مگر جو دستاویز
موجود ہوتی ہی تو کچھ بل نہین پڑنے پاتا سو جنبر یہ ہی حال پٹہ قبولیت کا ہی
اسیواسطے جنکو حق قبضہ داری کا ہی وہ بھی پٹہ لینے اور قبولیت دینے کا حق
رکھتے ہین ہان اونمین اور رعیت مین یہ فرق ہی کہ جس ریت سے مالک گانون کا
پٹہ دیوے اوس شرح سے نہ لیوین اور حجت کرکے واجبی لگان مقرر کراوین
اور غیر قبضہ دار رعیت کو یہ حق نہین ہی وہ مالک کی مرضی کے تابع ہین اور اتنا ہی
اونکو زور ہی کہ اگر نمبردار لگان زیادہ مانگے تو زمین چھوڑ دیوین سو اگر قبضہ دار
رعیت پٹہ نہ پاوے یا قبولیت نہ دیوے تو جسطرح غیر قبضہ دار پٹہ دلا پانیکا
دعوی کرسکتے ہین اور جسطرح اونپر قبولیت دلا پانیکا دعوی ہو سکتا ہی قبضہ دارون
کی طرف سے یا قبضہ دارون پر بھی دعوی ہوگا اور حاکم پٹہ یا قبولیت دینے کا حکم دیویگے

کاشتکار۔ معلوم ہوتا ہی کہ جنکو قبضہ داریکا حق ہی اونکے واسطے کوئی
دوسرا دستور ہی جو آپ نے ہمکو نہین بتلایا مہربانی کرکے اوسے بھی بتلائیے
اسواسطے کہ ہمارے گانون مین فقیر سنگہ اور ماکھن سنگہ اور ابدھوت سنگہ
ویسی ہی اسامی ہین کہ جیسی آپ نے بتلائی مگر اس سال راجہ صاحب کے

دفعہ ۱۰۹ و ۱۱۰ — ایکٹ لگان

کارندے اونسے بھی اضافہ مانگنے پر اوتارو ہین۔

سمجھہ دار۔ جسطرح نمبردار اور گانون کے مالک ویسی رعایا پر جنکو قبضہ داری کا حق نہین ہی لگان بڑھا لیتے ہین اوسطرح قبضہ دار رعیت پر لگان نہین بڑھا سکتے اسواسطے کہ جس رعایا کو قبضہ داری کا حق نہین ہی اونکو اگر اضافہ ندین تو ٹیّہ کی میعاد گذرنے پر پہلی اپریل و ۱۵ جون کے بیچ مین زمین سے بیدخل کر سکتے ہین مگر اوس رعایا پر کہ جنکو قبضہ داری کا حق ہی بے اونکی مرضی کے لگان نہین بڑھا سکتے البتہ مالک کو یہ اختیار ہی کہ اضافہ دینے کو قبضہ دار سے کہے اور جو وہ مانے تو واہ واہ نہین تو لگان کے بڑھانے کے واسطے عدالت مین نالش کرے اور سبب لگان کے اضافہ کرنیکا بتلادے تب عدالت اگر وجہ لگان کے بڑھانیکی پاوے گی تو ڈگری لگان بڑھانے کی دیوے گی اور وہ سبب جنسے قبضہ دار اسامی پر لگان بڑہ سکتا ہی تین ہین۔ پہلی تو یہ کہ مالک ثابت کردیوے کہ جس ریت سے قبضہ دار لگان دیتا ہی وہ ریت اوس سے کم ہی جو اور قبضہ دارون سے ہی زمین کی بابت جو اوسی گانون مین ہی۔ دوسرے جو اوس گانون مین اور قبضہ دار نہون تو مالک یہ ثابت کرے کہ جس ریت سے قبضہ دار لگان دیتا ہی وہ اوس ریت سے کہ جو اوسی گانون کی اوسیطرح کی زمین پر جیسی قبضہ دار کے پاس ہی دوسری رعیت بے قبضہ دار دیتے ہین ساڑھے بارہ روپیہ سیکڑہ سے زیادہ کم ہی۔ تیسرے یہ کہ قبضہ دار کے پاس اوس سے زمین زیادہ ہی جتنے کا لگان وہ دیتا ہی سو اگر عدالت مین پہلا سبب ثابت ٹھہرے گا تو قبضہ دار پر اوس ریت کے موافق اضافہ ہو جاویگا جس ریت سے اور اسامی قبضہ دار لگان دیتے ہونگے

اگر دوسری بات واجبی ٹھہرے گی تو بے قبضہ دار رعیت کی ریت کے موافق حساب لگایا جائیگا اور ۵ سیکڑہ کے حساب سے قبضہ دار رعیت کا حق چھوڑکے لگان بڑھا دیا جائیگا اور تیسرے عذر کے ثابت ہونے پر جتنی زمین ناپ سے بڑھے گی او سیر یا تو اوس شرح سے کہ جس شرح سے اور قبضہ دار رعیت ویسی ہی زمین کا لگان دیتے ہون لگان لگا دیا جائیگا یا ۵ سیکڑہ کم کرکے بے قبضہ دار رعیت کی شرح کے برابر لگتہ کر دیا جائیگا اور حکم ہو جاویگا کہ کون تاریخ سے وہ اضافہ نمبردار پاوے گا - پر ہان اگر قبضہ دار رعیت نے کچھہ اور اقرار کیا ہو اور دستاویز لکھہ دی ہو کہ کون کون صورت مین وہ اضافہ دیوین گے یا کون صورتون مین نہ دیوینگے تو وہ اور بات ہی پھر قانون سے اونکا مطلب نہ نکلے گا جو کچھہ لکھا پڑھی کر دی ہوگی اوسیکے موافق حکم ہوگا شاید تمھاری سمجھہ مین جو ہمنے کہا نہ آیا ہو تو ہم دو تین مقدمون کا حال بتلاتے ہین کان دیکر سُن لو -

پہلی مثال

راجہ صاحب سکندرپور نے معظم خان قبضہ دار پر اضافہ کرنا چاہا مگر اوسنے نہ مانا تو عدالت مین نالش کی کہ معظم خان کے پاس ۱۰ بیگہ زمین ہی اور ڈیڑہ روپیہ کے حساب سے وہ ۱۵ لگان دیتا ہی اور حمید خان اور رمضان خان قبضہ دار اسامی جنکی زمین معظم خان کی زمین سے ملی ہوئی ہی ۲ بیگہ کے حساب سے پوت دیتے ہین ہمنے ۸ بیگہ معظم خان سے اضافہ مانگا وہ نہین دیتا اسواسطے چاہتے ہین کہ ۱۵ پر ۵ اضافہ کر دیا جاوے معظم خان نے جواب دیا کہ ہمارے باپ دادے کے حصہ داران نے جب گانون مخدوم بخش کے ہاتھہ بیع کیا تھا اوسوقت ۱۰ بیگہ سیر ہمارے باپ کے

پاس تب ہی سے تھی اور ۸ر بیگہ لگان چلا آتا تھا ہمارے باپ کے مرنے پر ۱۲۴۹؁ مین
مخدوم بخش نے پنچایت کراکے عصہ بیگہ لگان مقرر کیا سو ۱۲۶۶؁ تک وہ ہی لگان
ہم دیتے رہے پھر مخدوم بخش باغی ہوا اور راجہ صاحب نے خیر خواہی مین گانون
پایا تو ۸ر اور اضافہ کیا لاچار وہ بھی ہمنے دیا اب جو راجہ صاحب کہتے ہین کہ ہم حمید خان
اور نور خان کے برابر لگان دیوین تو ہماری اور اونکی برابری نہین ہوسکتی اسواسطے
کہ وہ ہمیشہ سے عہ بیگہ لگان دیتے ہین البتہ راجہ صاحب نے جب ہمارے ایک روپیہ
کے ڈیڑہ روپیہ کیے تو اونکے دو کے اڑہائی کرتے ہین ایسی صورت مین جو سدا عصہ
دیتا رہا ہو وہ دو روپیہ دینے والون کے برابر کیسے ٹھہر سکتا ہی یہ عدالت نے بعد تحقیقات
اسطرح یہ فیصلہ کیا کہ جس صورت مین معظم خان کی زمین ویسی ہی ہی جیسی اور قبضہ دارونکی
اور کوئی دستاویز معظم خان کے پاس نہین ہی کہ وہ اور قبضہ دارون سے کم لگان دیوے
تو کوئی سبب نہین ہی کہ معظم خان اور حمید خان اور نور خان کی شرح سے کم دیوے
راجہ صاحب عہ بیگہ کی جگہہ جو عہ بیگہ مانگتے ہین وہ بہت واجبی ہی معظم خان اضافہ
دیکر للعہ بیگہ زمین کی قبولیت لـہ لگان پر ۱۲۸۲؁ فصلی کے واسطے لکھدے اور راجہ صاحب کا
کل خرچہ مقدمہ ادا کرے۔

دوسری مثال

رام نراین تیواری نمبردار نے نوازی اہیر قبضہ دار پر نالش کی کہ ہدعہ بیگہ زمین ۱۲ار
فی بیگھہ پر نوازی کے پاس ہی اور وہ صرف عہ لگان دیتا ہی اور اوسکے بھائی
مکا۔ کیداری۔ چھنگا۔ عہ بیگہ کے حساب سے لگان دیتے ہین پھر جب وہ بھی
قبضہ دار ہین اور جیسی زمین اونکی ہی اوس سے اچھی نوازی کی ہی تو کوئی سبب نہین ہی

کہ وہ بھی عیسوی نہ دیوے، نوازی نے جواب دیا کہ میری زمین مکا وغیرہ کی زمین کے برابر نہین ہی آپس کے بگاڑ سے مکا و کیداری و جھینگا نمبردار کے طرفدار ہو گئے ہین اور پٹواری تو نمبردار کا تابعدار ہی اونکے کہنے پر عدالت اگر بیان کرے تو مین برباد ہو جاؤنگا یہ سنکر ڈپٹی صاحب نے فرمایا کہ اچھا یہ مقدمہ ملتوی رہیگا ہم دورے پر آنے والے ہین ۲۳ جنوری ۱۸۷۸ء کو ہم آپ زمین کو دیکھکر حکم دیوینگے آخر ڈپٹی صاحب نے کھیت کھیت کو آپ ڈیلون دیکھا اور یادداشت لکھکر مثل مین لگائی اور پھر کچہری کے وقت مقدمہ کی روبکاری کرکے اپنی تجویز یہ سطح سنائی کہ یہ توضیح ہی کہ مکا اور کیداری کی زمین سے نوازی کی زمین ملی ہوئی ہی پر مکا اور کیداری کی زمین کے برابر نوازی کی زمین تین وجہ سے نہین ہی پہلے تو نوازی کی زمین مین مٹی سے ریت زیادہ ہی دوسرے سادھو تواری کے باغ کے درختون کی اوجھان نوازی کی زمین پر پڑتی ہی تیسرے نوازی کی زمین مین سوائے دو بیگہ پھلواری کھیت کے جسمین کنوان ہی دور سے پانی آتا ہی تو بھی زمین پھلواری کی ریتلی ہی اسواسطے مکا اور کیداری کے در کے موافق نوازی لگان نہین دے سکتا اسکے سوائے جیسی مین نوازی کی ہی ویسی ہی - دامودر کورمی - و مکوا پاسی - کے کھیتون کی ہی جو شادل خان و سجیون برہمن کے باغون کے بیچ مین ہی اور دامودر کورمی کے کھیت مین کنوان بھی ہی جو بنتیک نوازی کی زمین سے مقابلہ ہوتی ہی تو اونکی ریت پٹواری کی جمعبندی اور پٹون کے دیکھنے سے موافق لکھے نیچے کے ہی -

نام اسامی	نام کھیت	نمبر	بیگہ	در
دامودر	جمنی والہ	۶۱	۳ بیگہ	عہ

نام اسامی	نام کھیت	نمبر	بیگہ	در
دامودر	باغ والہ	۶۳	بیگہ	۸
ایضاً	بگہا	۶۶	بیگہان	عـــہ ۸
ملوا باسی	چمرہا	۲۰۵	بیگہ ۱۰ ابسوع	۱۴
ایضاً	پیپرہا	۲۰۶	بیگہ	۷
			بیگہ ۱۰ ابسوع	صہ

اوسط کے حساب سے دامودرا اور ملوا کے بیگہ ۱۰ ابسوع کا لگان جو صہ ہی تو بیگہ ۵ پیچھے ۱۰ اور ٹیرا اور نوازی ۱۲ ار دیتا ہی ایسی صورت مین نمبردار جو اضافہ کا دعوی کرتا ہی غلط ہی

تیسری مثال

جے نراین نمبردار نے نالش کی شیبو کی نندن نے قبضہ داری پائی ہی اور سکہ زمین دو وسٹ اول دعہ پر اوسکے پاس ہی ہم جو اضافہ مانگتے ہین تو نہین دیتا ہے ہر بیگہ کے حساب سے لعہ لگان کر دیا جاوے ہمارے گانون مین اور کوئی قبضہ دار نہین ہی کہ اوسکے در سے شیبو کی نندن کی زمین ملائی جاوے مگر اور غیر قبضہ دار اسامیون کی مینڈریٹ جو مین پیش کرتا ہون اوسکے ملانے سے ثابت ہو جاویگا کہ شیبو کی نندن کی زمین مین بہت گنجایش ہی شیبو کی نندن نے عذر کیا کہ تھوڑی زمین ہماری البتہ اون اسامیون کی زمین سے ملتی ہی جسکی مینڈریٹ جے نراین نے داخل کی ہی مگر بہت سی زمین ہماری خراب ہی عدالت نے موافق قاعدہ دوم دفعہ ۳۴ ایکٹ لگان کے حکم دیا کہ اس مقدمہ مین اتنی بات دریافت ہونی چاہیے کہ شیبو کی نندن کی زمین اس لائق ہی یا نہین کہ اگر اور اسامیون کی

دربندی سے ملان کیا جاوے اور عہ سیکڑا چھوڑ دیا جاوے تو عہ لگان واجبی ہو
اور تحصیلدار صاحب کو حکم دیا کہ وہ زمین پر جاکر دیکھین تحصیلدار صاحب نے کھیت کھیت
دیکھ کے شیو کی نندن کی زمین کو اور اسامیون کی زمین سے ملان کیا اور اپنی کیفیت
اسطرح لکھی کہ سگہ زمین مین سے مہ بیگہ قسم مٹیار ہی وہ گوردین اور سنتو کھمرائی
کی مہ بیگہ زمین سے جسکا لگان وہ عہ بیگہ کے حساب سے دیتے ہین ملتی ہی اور
دعہ سگہ زمین شیو کی نندن کی دومٹ ہی جو محکم - و مکرند - ہیرا - کورمیون
کی معہ سگہ زمین سے ملتی ہی جسکا درعصہ بیگہ ہی اور سے بیگہ شیو کی نندن کی بھوڑ
ہی سو اوسیطرح کی معہ سگہ زمین عہ پر جو ۱۲ بیگہ ہوتا ہی روپن چمار اور منو پاسی
اور میکو کورمی کے پاس ہی اس رپورٹ کو دیکھکر ڈپٹی صاحب نے اپنی تجویز مین
لکھا کہ جس ریت سے اور اسامی لگان دیتی ہین اوس ریت سے شیو کی نندن
لگان ضرور کم دیتا ہی مگر نہ اوتنا کہ جو نمبر دار نے بیان کیا تھا موافق لکھے ہوئے نیچے
کے شیو کی نندن کو عہ اضافہ دینا چاہیے اب واسطے ۱۲۷۸ فصلی کے عہ
کی قبولیت نمبر دار کو دیوے اور ایک تہائی خرچہ کی بھی شیو کی نندن نمبر دار کو ادا کرے

قسم زمین	تعداد زمین	در	لگان موافق دربندی اسامی غیر قبضه دار	منہائی بحساب عہ سیکڑا	لگان واجبی
مٹیار	مہ بگہ	ے	للعہ	عصہ ۱۲	عہ ۴
دومٹ	دعہ سگہ	عصہ	دعہ	عصہ ۱۴	عہ ۴
بھوڑ	سے بیگہ	۱۲	ے	۱۲	عہ ۴
					عہ ۱۰

چوتھی مثال

گرور سنگھ نمبردار نے نالش کی ع۸ زمین بیگھ ۴۸ الہ بگرو ۲۹ گھوا ۵ بیروا ۱ سن برسا ۵۲ اہلاد سنگھ کے قبضہ مین ہی مگر اہلاد سنگھ قبضہ دار عہ بیگہ لگاتا ہی اور عصہ بیگہ کے حساب سے عہ دیتا ہی ے بیگہ زمین کا لگان نہین دیتا سو ے بیگہ بڑھا کے عگہ کے عہ کی ہو جمعبندی کرا دیجاوے اہلاد سنگھ نے جواب دیا کہ دو پشت سے ہمارے پاس یہ ہی پانچون قطعہ ہین جو دیہی بیگہ کی ناپ سے عگہ ہی اور اوسی پر لگان دیتے آئے ہین ڈپٹی صاحب نے پٹواری کی جمعبندی سے دیہی بیگہ اور سرکاری بیگہ ملائے تو برابر ٹھہرے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ پہلے پانچون قطعہ سات بیگہ کہہ کے دیے گئے تھے اوسوقت ڈپٹی صاحب نے اپنی تجویز مین لکھا کہ اہلاد سنگھ کے بزرگون نے عگہ زمین کو عہ بیگہ غلط ظاہر کیا تھا مگر جانچنے سے وہ ہی پانچون کھیت حساب سے عگہ ہوتے ہین اسواسطہ بموجب تیسرے قاعدہ دفعہ ۳۴ ایکٹ لگان کے اوسی درسے جو اہلاد سنگھ کا ہی ے افزایندہ دیکر پورے عہ لگان کی قبولیت ۱۲۸۶ سے نمبردار کو لکھ دیوے اور نمبردار کا خرچہ بھی دیوے

کاشتکار— بھلا اگر زمین کی چوحدی اہلاد سنگھ کے پٹہ مین لکھی ہوتی تو بھی ے بیگہ زمین بڑھا دیجاتی—

سمجھدار— ہماری سمجھ مین اگر کھیت کھیت کی چوحدی پٹہ مین لکھی ہوتی اور اہلاد سنگھ ثابت کر دیتا کہ وہ ہی حدین ابتک موجود ہین تو گرور سنگھ کا دعوی چلتا

کاشتکار— ڈپٹی صاحب نے بڑی مہربانی کی جو نوازی امیر کی زمین آپ دیکھی اور شیو کی نندن کے تحصیلدار سے دکھلائی اگر گواہون پر بھروسہ کرتے تو بڑی مشکل مین وہ دونون پڑتے—

سمجھدار۔ البتہ مشکل ہوتی مگر حاکم جب مناسب ہوا ایسا کر سکتے ہین وہ ہی خود زمین کو جا کر دیکھین چاہے کسی اور کو تعینات کر کے تحقیقات کراوین اور جو حال اونکو آپ دیکھنے سے معلوم ہوا وسکو لکھکر مثل مین شامل کرین اور یہ تحقیقات اسواسطے ضرور ہی کہ دو چار اسامیون کی زمین کا پٹہ دیکر اگر مالک یہ کہے کہ وہی زمین قبضہ دار کی ہی تو بے زمین دیکھے وہ کہنا نمبردار کا نہ مان لیا جاوے کا ہے سے کہ یہ ضرور نہین ہی کہ جیسی زمین قبضہ دار کی ہو ویسی ہی ٹھیک اوراسامیونکی ہو اور یہ حال اوسوقت تک نہین کھل سکتا کہ جبتک کوئی زمین کو دیکھکر حال نہ لکھے لیکن ہماری سمجھ مین بہتر ہی کہ زمین کی پرکھ کے واسطے پنچایت مقرر ہو جاوے کاہے سے کہ گانون کے آدمی زمین کا اچھا یا برا ہونا خوب سمجھتے ہین +

کاشتکار۔ نوازی اہیر کی پھلواری مین جو کنوان تھا جسکی زمین اچھی سمجھی گئی تو کیا وہ کنوان نوازی کا بنایا تھا۔

سمجھدار۔ نہین وہ کنوان پورانا بنا ہوا تھا اگر ثابت ہوتا کہ کنوان نوازی یا اوسکے باپ دادون کا بنایا ہوا تھا تو ہماری سمجھ مین کنوین کے ہونے سے زمین کی اچھائی نمبردار کے کام نہ آتی اسواسطے کہ حاکم یہ دیکھہ لیتے ہین کہ جس زمین پر مالک اضافہ مانگتا ہی اور دوسرے لوگون کی زمین کی حیثیت سے ملاتا ہی تو وہ حیثیت زمین کی قبضہ دار اسامی کے کرتوت سے ہوئی ہی یا نمبردار کے اگر قبضہ دار کے کرتوت سے ہونا ثابت ہو جاوے تو نمبردار کو پھر حق اضافہ پانے کا ہماری سمجھ مین تو نہین ہی +

کاشتکار۔ بھلا اس جھگڑے بکھیڑے سے نمبردار کا من ماما لگان اکیبال

دفعہ ۱۷ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ع و ۔۔۔ لگان

نظیر بحث قسط سوم نمبری ۶۰۶ سنہ ۱۸۶۰ع منفصلہ ۔۔۔ عدالت صدر آگرہ ۔۔۔

سیلکٹ ۔۔۔ صدر بورڈ مالک مغربی و شمالی ۔۔۔ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۶۱ع

سیلکٹ ۔۔۔ صدر بورڈ مالک مغربی و شمالی نمبری ۱۲ سنہ ۱۸۶۱ع ۔۔۔

دفعہ ۳۴ — ایکٹ لگان

نہ بڑھا تو کیا دوسرے سال پھر نمبردار دعوی کریگا —
سمجھدار — نہین یہ بات نہین ہے جس اسامی پر ایک دفعہ لگان کا اضافہ عدالت کے فیصلہ کے موافق ہو جاوے تو پھر اوسپر پانچ برس تک اضافہ نہین ہو سکتا مگر دو صورتون مین ایک تو یہ کہ نمبردار یہ ثابت کرے کہ جتنی زمین کا پٹہ قبضہ دار کے پاس ہے اور جسپر لگان بڑھا تھا اوس سے زیادہ اسامی کے پاس ہے دوسرے اوس پانچ برس کے بھیتر سرکاری نیا بندوبست ہو اور گانون کی جمع سرکار بڑھاوے سو اگر سرکاری جمع زیادہ ہو جاوے اور مالک قبضہ دار پر لگان کے اضافہ کا دعوی کرے تو سنا جائیگا اور عدالت سے تحقیقات اس بات کی ہوگی کہ جو مالگذاری بڑھائی گئی ہے وہ اوسی طرح کی زمین پر کتنی ہے پھر اوسکے اوسط سے جو لگان دونے سے زیادہ نہو مقرر کرکے قبولیت لکھنے کا حکم لگا دینگے —

دفعہ ۳۴ — ایکٹ لگان

مثال

موضع نصیرپور مین کریم خان نے مہ بیگہ زمین پر قبضہ داری کا حق پایا اور سنہ ۱۸۶۹ مین لالہ فتح چند نمبردار نے اضافہ لگان کا دعوی کیا وعہ لگان بڑھا پانیکی ڈگری عدالت سے پائی مگر ۱۸۷۱ء مین نصیرپور کی جمع محکمۂ بندوبست سے ترمیم ہوئی اور ماھ اضافہ سرکاری جمع کا ہوا تب لالہ فتح چند نے کریم خان سے وعہ اضافہ مانگا تو کریم خان نے کہا کہ لالہ ہوش کی دوا کرو ابھی دہ سال پورے نہین ہوئے وعہ اضافہ لے چکے ہو یہ سنکر لالہ فتح چند نے عدالت مین نالش کی اور بیان دعوی کا یہ کیا کہ ہمارے گانون مین ماھ اضافہ ہو گیا ہے اور سب سے عمدہ زمین کریم خان کے پاس ہے اوسپر معہ بڑھا دیا جاوے

کریم خان نے جواب دیا کہ نمبردار نے بعد بندوبست کے باغ کٹواکر زمین تردد کرائی تھی اور سیر باھ سرکار نے بڑھایا ہی سو وہ باھ فتح چند اوسی تو تردد زمین پر بچھاوین ہم غریبون کو نہ ستاوین عدالت نے تحقیقات اسکی کی کہ جیسی زمین کریم خان کی ہی ویسی ہی زمین جو اور قبضہ دارون کے پاس ہی اور جس حساب سے سرکاری مالگذاری لگائی گئی ہی اوسکے اوسط سے دونا لگان کریم خان دیتا ہی یا نہین اور اگر اور کوئی قبضہ دار گانون مین نہین ہی تو جیسی زمین کریم خان کی ہی ویسی ہی زمین جو غیر قبضہ دار اسامیون کے پاس ہی اور جس حساب سے اوس زمین پر سرکاری مالگذاری لگائی گئی ہی اوسکے اوسط سے بعد منہائی ۵ سیکڑا جو لگان کریم خان دیتا ہی دونا ہی یا نہین و بندوبست کے کاغذات سکو ملاحظہ کرکے تجویز کیا کہ جو اوسط قبضہ دارون کے زمین کی ریٹ کا بندوبست کے کاغذ مین لگایا گیا ہی وہ ۹ ر بگیہ ہی اور جو غیر قبضہ دار اسامیون کے پاس ایسی ہی زمین ہی جیسی کریم خان کی ہی اوسکی اوسط ریٹ ۱۱ ر بگیہ بندوبست کے حاکم نے تجویز کی ہی تو قبضہ دارون کی شرح کا دونا عیصہ و غیر قبضہ دارون کی شرح کا دونا اوسط عیصہ ہی جو ۵ سیکڑا پیچھے کم کرنے سے عیصہ ہوتا ہی اور کریم خان عیصہ بگیہ کے حساب سے دیتا ہی سو اب کچھ اضافہ نہین ہو سکتا۔

کاشتکار۔ بھلا جو پانچ برس کریم خان کے اضافہ دینے پر گذر جاتے تب تو نمبردار لگان بڑھا سکتا تھا۔

سمجھدار۔ ہان اگر اضافہ کرنے کی کوئی صورت اونھین تین صورتون مین سے جیسی ہمنے بتلائین پیدا ہو جاتی تو اضافہ مانگنے کا نمبردار کو ضرور اختیار ہوتا مگر لگان کے

بڑھانے کے دعوے کے واسطے اتنا ہی تو ثابت کرنا نہین پڑتا کہ جو لگان مدعی علیہ دیتا ہی وہ اوس شرح سے کم ہی جو اوسیطرح کی زمین کی بابت اور قبضہ دار دیتے ہین بلکہ یہ بھی ثابت کرنا پڑتا ہی کہ جس زمین کا لگان اونچی ربت سے اور قبضہ دار دیتے ہین وہ ویسی ہی ہی جیسی مدعے علیہ کی زمین ہی اور مدعی علیہ کی زمین سے ملی ہوئی بھی ہی قبضہ دارون پر اضافہ کی نالش میں مانی گھر جانی نہین ہوتی نہ یہ کہکر کہ کبھی اوکھہ قبضہ دار بوتا ہی یا کبھی کپاس پیدا کرتا ہی اور نفع زیادہ لیتا ہی لگان بڑھ سکتا ہی۔

مثال

جہانگیر بخش نمبردار نے مادھو سنگہ پر دعوی کیا کہ ۔۔ بگہ زمین مادھو سنگہ کے قبضے مین ہی آگے ۔۔ لگان دیتا تھا مگر پانچ برس گذر گئے کہ ۔۔ اضافہ ہوا تھا اب چھہ برس ہی کہ ۔۔ لگان مادھو سنگہ دیتا ہی مگر اس بیچ مین اور قبضہ دارون و غیر قبضہ دار اسامیون نے معقول ہو کر اضافہ دیا اسواسطے دونون طرح کی اسامیون کی ربت بڑھ گئی ہی اور اب جیسی زمین مادھو سنگہ کے پاس ہی ویسی زمین کی شرح عہ بگہ ہی اسواسطے ۔۔ فی بگہہ اور ہم مانگتے ہین وہ نہین دیتا مادھو سنگہ نے جواب دیا کہ ربت نہ تو قبضہ دار اسامیون کی بڑھی ہی نہ اور رعیت کی ہان آپس و برادری کے رنج سے میرے بھائی بند قبضہ دار مجھسے ناراض ہو گئے ہین اور نمبردار سے مجھسے بہت دنون سے عداوت چلی آتی ہی سو نمبردار نے ۔۔ بگہ زمین ۔۔ لگان کی گلاب و گیند کورمیون سے نکال کے رگھو سنگہ و سبو سنگہ و تنور سنگہ قبضہ دارون کو معافی دی ہی و یہ وعدہ کرالیا ہی کہ وہ تینون ۔۔ بگہہ

نظیر صدر بورڈ ۱۸۶۲
نمبر ۳۹
منفصلہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۵ع
اجلاس
بنام
ذوالفقار علی

اپنی اپنی زمین پر اضافہ مان لین اور قبولیت لکھ دین اسطرح کے اضافہ دینے سے
رگھو سنگہ وغیرہ کا تو کچھ نقصان تھا ہی نہین اور نہ نمبردار کا کچھ گھاٹا پڑتا تھا
رگھو سنگہ وغیرہ نے مان لیا اور آپس مین صلاح کر کے میرا برباد کرنا دلمین ٹھان لیا
اور یون ہی غیر قبضہ دار اسامیون کو دم جھانسا دیکر گانٹھا کہ نام کو تم اضافہ
مان لیو ہم قول سے زیادہ نہ لین گے اور جو قبولیت پر اضافہ نہ لکھو گے تو زمین
چھین لین گے اسطرح کے فریب کا جال بچھایا اور جب قبولیت لکھا لین اور
تحصیلداری مین نقل داخل کر دین تو ۸ ر بیگہ مجھسے اضافہ مانگا مین نے جب نہ مانا
تب عدالت مین دعوی کیا ہی جو شرح اب نمبردار کہتا ہی وہ سچی نہین ہے
ڈپٹی کلکٹر صاحب نے بہت ملائمت سے سب حال سنا اور ریت کی تحقیقات اپنے دورے پر
ملتوی کی اور جب دورہ کرتے ہوئے اوس گانون مین پہونچے تو خوب تحقیقات
کی اور اپنی تجویز اسطور لکھی کہ بیشک اس سال قبضہ دار اور بے قبضہ دارون کے اضافہ
دینے سے ریت بڑھ گئی ہی اور اوس شرح سے ۶ ر بیگہ کی مادھو سنگہ کی ریت
مین کمی ہی مگر یہ صاف ثابت ہو گیا ہی کہ قبضہ دارون پر جتنا اضافہ نمبردار نے
کیا ہی اوتنے ہی روپیہ کی زمین قبضہ دارون کو معافی دی ہی اسواسطے کہ پار سال
وہ زمین لگانی لکھی ہی اور اس سال کی جمعبندی مین معافی درج ہی اور غیر قبضہ دار
اسامیون نے آپ بیان کیا ہی کہ نمبردار نے اقرار کیا تھا کہ اضافہ صرف قبولیت مین
لکھ دو لیا نہ جاویگا بلکہ ایسے مضمون کا ایک اقرار نامہ لعل چند کایت نے نمبردار کا
لکھا ہوا داخل کیا اس وجہ سے معلوم ہوتا ہی کہ دعوی نمبردار کا مادھو سنگہ کے
دق کرنے کو دائر ہوا ہی اور جو قبولیت غیر قبضہ دار اسامیون کے اضافہ ثابت

کرنے کے واسطے نمبردار نے داخل کین وہ جھوٹی ہین اور جان بوجھہ کے جھوٹے
کاغذ نمبردار نے حاکم کے دھوکا دینے کو پیش کیے ہین اور وہ بموجب دفعہ ۱۹۶
تعزیرات ہند کے فوجداری عدالت مین سپرد کیا جاویگا اور مادھوسنگہ کو یہ
اختیار دیا جاتا ہی کہ جھوٹ دعوی کرنے کے بابت نمبردار پر بموجب دفعہ ۲۰۹
تعزیرات ہند کے فوجداری نالش کرے۔

(دفعہ ۸۲ - ایکٹ لگان)

کاشتکار۔ قبضہ دار اسامیون کی زمین تو ہمیشہ نقدی ہی شرح سے ہوتی ہوگی
سمجھہ دار۔ نہین یہ ضرور نہین ہی جہان بٹائی وکوت کا دستور ہی وہان قبضہ دار
کاشتکارون کے پاس بھی کوت یا بٹائی پر زمین ہوتی ہی لیکن قبضہ دار رعیت کو
اگر بٹائی یا کوت کا دستور اچھا نہ معلوم ہو تو بندوبست کے محکمہ مین درخواست
کرین کہ نقدی لگان مقرر کر دیا جاوے اوس درخوست پر بندوبست کے
حاکم غور کرینگے اور اگر اونکو مناسب معلوم ہوگا تو بٹائی کی شرح کو بدل کے
نقدی ریت مقرر کر دیوینگے اور اوس شرح کو نمبردار و قبضہ دار چاہین تو منظور
کرلیوینگے و جو منظور نہ کرین تو جسطرح اور معاملون کی اپیل کرتے ہین اس طرح کے
حکم سے بھی اپیل کرکے واجبی شرح مقرر کراوینگے۔

(دفعہ ۹۴ - ایکٹ لگان)

کاشتکار۔ اور جہان بندوبست جاری نہو وہان کی اسامی کیا کرینگی
سمجھہ دار۔ ایسے ضلعون مین جہان بندوبست جاری نہو تو وہان جناب
صاحب چیف کمشنر بہادر کو اختیار ہی کہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری
منگواکر اور حاکمون کو ایسے لگان کے بدلنے کا اختیار دیوین۔
کاشتکار۔ جن اسامی کو قبضہ داری کا حق حاصل ہی اونپر بھی مالک بیدخلی کا

اطلاعنامہ جاری کرسکتا ہی۔

سمجھ دار۔ یہ کیا پوچھتے ہو بیدخلی کا اطلاعنامہ تو جاری کرانا مالک کے اختیار مین ہی چاہے جسپر جاری کراوے مگر یہ پوچھو کہ قبضہ دارون پر بیدخلی کے اطلاعنامہ جاری کرانے سے کچھ فائدہ بھی ہوگا یا نہین سو حال یہ ہی کہ جن قبضہ دار اسامیون کے پاس اطلاعنامہ پہونچے اونکو بھی عذر اوسیطرح کرنا چاہیے جسطرح بے قبضہ دار اسامی عذر کرتی ہین رہی یہ بات اطلاعنامہ کے جاری ہونے سے قبضہ دار بیدخل ہونگے یا نہین سو سمجھ لو کہ جن اسامیون کو قبضہ داری کا حق ہوچکا ہے یا ایسا پٹہ اونکے پاس ہی کہ جسکی میعاد نہ بیتی ہو یا اور کسی قرار داد سے قبضہ بنا ہو یا عدالت کی ڈگری کے بل سے قبضہ پایا ہو وہ کسی اور طرح زمین سے بیدخل نہونگے مگر جب لگان نہ دیوین اور مالک لگان کے دلاپانے کا دعوی کرین اور عدالت سے اونکا دعوی واجبی ٹھہرے اور ڈگری ملے اور پھر وہ اسامی سے روپیہ دلاپانے کی درخواست کرین یعنی ڈگری جاری کرائین اور حکم بیدخلی کا حاصل کرین اور تب بھی پندرہ روز تک اسامی لگان ڈگری کا نہ دیوین تو پھر بیدخل ہوجاوینگے اور پھر کبھی اون اسامیون کو قبضہ داری کا حق نصیب نہوگا۔

دفعہ ۱۴۸ — ایکٹ لگان

دفعہ ۹۰ — ایکٹ لگان

مثال

نین سکھ کورمی پر نمبردار نے اطلاعنامہ بیدخلی کا جاری کرایا اوسنے عذر کیا کہ سنہ ۱۲۳۴ مین ماکھن ہمارے باپ نے گاون نمبردار کے آجا کے پاس ہن کیا تھا اور یہ بیگہ سیر ہماری آجا کے پاس تھی وہ ہی ابتک چلی آتی ہی اسواسطے ہمکو حق قبضہ داری کا ہی نمبردار نے جواب دیا کہ بیشک ہم یہ بات نہین کہہ سکتے کہ ۱۰ بیگہ زمین اون کھیتون کی جنکے

نمبر ۵۵ و ۵۷ و ۵۸ و ۶۰ و ۶۲ و ۶۵ ہین بعد سرکاری عملداری کے نین سکھ
نے جوت لی ہی مگر جس جگہ زمین جنکے کھیتون کے نمبر ۵۶ و ۵۹ و ۶۱ و ۶۳ و ۶۵
ہین ۱۲۶۶ فصلی ہین نین سکھ نے جوتی ہی اگر نین سکھ ۱۲۶۶ کے پہلے اپنے قبضے مین
ہونا اس جگہ زمین کا ثابت کردیوے تو ہم ہار جائین گے تب عدالت نے
نین سکھ کو ثبوت داخل کرنیکا حکم دیا نین سکھ کے ثابت کیے نہو سکا اسواسطے جگہ
سے وہ بیدخل ہوگیا پر جگہ زمین پر اوسکا قبضہ بنا رہا۔
پھر نمبر دار نے دوسرا دعوی نین سکھ پر کیا کہ جگہ زمین کا صرف لگان
دیتا ہی اوسپر اضافہ کیا جاوے تو اوسکی تحقیقات ہوئی اور قبضہ دار اسامیون
کی مینڈریت کے بموجب لگان واجب ٹھہرا تب ۲ روپیہ حق قبضہداری کا
چھوڑ کے بلحہ اوسمین سے کم کیے گئے والہ لگان مقرر رہوا۔ پھر نمبردار نے
۱۲۶۷ فصلی کے کل باقی دلا پانے کا دعوی نین سکھ پر کیا اوسمین نین سکھ
نے عذر کیا کہ مہینے کی تنکر و کا کپڑا او کے برتن نمبردار کے
لڑکے کے بیاہ مین دیے ہین اسطرح ہمارے فاضل ہین پر یہ عذر بموجب
دفعہ ۱۳- ایکٹ لگان کے نہ سنا گیا اور عدالت نے حکم دیا کہ ترنت
اصل کے اور خرچہ مقدمہ نین سکھ دیوے اور جب تک روپیہ ادا نکرے سیکڑا
سود کا دیوے اسپر بھی نین سکھ نے روپیہ نہ دیا تو نمبردار نے ڈگری جاری کردی
اور زمین سے بیدخل ہونیکا سوال دیا اوسپر حکم ہوا کہ پندرہ روز مین نین سکھ روپیہ
ادا نہ کرے تو زمین سے بیدخل کیا جاوے اور اس حکم کا اطلاعنامہ بھی نین سکھ کو
پہونچا پر وہ ایسا بے فکر اور مورکھ تھا کہ روپیہ ندیا آخر زمین سے بیدخل ہوگیا

پھر بہتیرا ہٹیر پھیرا یا پر ایک نہ چلی۔

کاشتکار۔ نین سکھ نے بڑی بے عقلی کی سچ ہی جیسی ہونی ہو بدھنا ویسی اوپجی بدھ ہون ہار ہروے بسے بھول جائے سب سدھ پر قبضہ دار اسامیونکا بڑا برمان سرکار نے باندھ دیا ہی کہ جب تک باقی دید یا کرین بیدخل نہون پر مین حیران ہون کہ نین سکھ نے ۵ کا مال تو نمبردار کو دیا تھا پھر وہ مجرا کیون نہین ملا آپ لگان کی نالشون کا بھی حال مہربانی کرکے بتادین تو اچھا ہوگا۔

سمجھدار۔ بلاشک تمکو لگان کی نالش کے قاعدے بھی جاننا و یاد رکھنا چاہیے پٹے مین ہمیشہ لکھوالینا اور قبولیت مین لکھ دینا چاہیے کہ سال بھر کی پوت کون کون مہینے مین کتنی کتنی کرکے ادا ہوگی اسواسطے کہ اگر پٹہ قبولیت مین نہ لکھی ہو تو پرگنہ یا ملک کا رواج دیکھا جاے گا کہ کون کون مہینے مین کتنا کتنا لگان ادا ہوتا ہی اور اگر اوس تاریخ کو جو پٹہ مین لکھی ہو یا جس تاریخ کو ملک کے رواج کے موافق قسط داخل کرنا چاہیے ادا نہ ہووے تو باقی سمجھی جایگی اور اوس تاریخ سے اگر نمبردار باقی پر سود لگاوے تو کچھہ نا واجبی نہوگا اور اوسی تاریخ کو نمبردار کو حق ہوگا کہ عدالت مین لگان کے دلاپانے کا دعوے کرے یہ تو حال اسامی کا ہی اور اگر معاملہ مالک ادنی و مالک اعلی کا ہو تو اگر پٹہ قبولیت مین مالک ادنی نے نہین لکھوالیا ہی کہ کون کون تہہ کو کتنا کتنا روپیہ دینا پڑیگا تو سرکاری جمع کی جو قسطین اوس گانون مین مقرر ہونگی اون قسطون سے ایک ایک مہینے پہلے تک ادنی کی قسطون کے ادا ہونیکا دن خیال کیا جاویگا اور جسطرح سرکاری مالگذاری کی باقی کا سال تمام ہوتا ہی حق ادنی کے مالکون کی باقی کے واسطے بھی وہ ہی

دفعہ ۲۰ - ایکٹ لگان

سالتمام گنا جائیگا اور جس تاریخ کو قسط نمبردار مالک کو ملنا چاہیے ہی اگر اوس روز نہ پہونچے گی تو نمبردار کو اوس روز سے تین برس تک نالش کرنے کا اختیار ہی اور یہ جو تمکو اچرج ہی کہ نین سکھ نے دسے کا جو مال نمبردار کو دیا تھا وہ کیون اوسکو مجرا نملا سو یہی حیرانی مین تو وہ بھی خراب ہوا پر یہ کچہ حیرانی کی بات نہین ہی زمین کی پوت سے اور لین دین سے بڑا فرق ہی قانون کے موافق لگان کی باقی پر کوئی منہائی نہین دیجاتی اور اس حکم کے ہونیکا بڑا سبب یہ ہی کہ بعضے نمبردار اسامیون سے قرض لے لیتے ہین اور خود سرکاری مالگذاری نہین دیتے اور اس سبب سے سرکار کو گانون قرق تحصیل کرنا پڑتا ہی یا کبھی خام کر لینا ضرور ہوتا ہی اور قرق یا کم کرنے سے یہ ہی مطلب ہوتا ہی کہ اسامیون سے سرکار خود روپیہ تحصیل لیوے اور نمبردار کو مہلت نہ دیوے کہ تحصیل کر کے کھا جاوے سو اگر ایسا حکم ہوتا تو نمبردار پر اسامی اپنا قرضہ بتلا بتلا کر مجرا مانگتی یا کہتی کہ ہمنے پیشگی دی ہی—

ایکٹ لگان — دفعہ ۱۰۶

ایکٹ لگان — دفعہ ۱۱۲

کاشتکار— کیا اگر نمبردار کو پیشگی قسط دیوین اور رسید بھی ہو تو سرکار مجرا نہ دیوے گی—

سمجھ دار— جب سرکار گانون قرق یا خام کریگی تو مجرا نہ دیویگی + سو تم نہ پیشگی ہی دیو نہ تو باقی ہی رکھو لیکن جو کبھی پیشگی روپیہ یا کوئی مال دیو تو رسید مین ضرور لکھا لو کہ پوت مین وصول ہوا کیونکہ رسید مین جب لکھا ہوگا کہ قسط مین مال یا نقد مجرا ہوا ہی تو رسید لکھنے والا نمبردار اگر اوسکو جھٹلا کر نالش کرے تو ضرور اوسکی رسید کام آوے گی اور نمبردار کا عذر نہ چلے گا—

کاشتکار۔ یہ بڑی بات آپ نے بتلائی مگر ہمنے تو سنا تھا کہ لگان کی باقی پر سود نہین پڑتا۔

سمجھدار۔ ہان غلطی سے ایسا لوگ سمجھتے ہین مگر جو کہتے ہین کہ لگان کی باقی پر سود نہین پڑتا اونسے تم کہو کہ ذرا قانون لگان کھول کے دفعہ ۱۴۴ پڑھو اوسمین لکھا ہے کہ اگر نمبردار اسامی سے پوت کا روپیہ نہ لیوے یا پوت کا دعوی دائر کرے یا کوئی اور دعوی نقد روپیہ کا کرے اور جسپر دعوی ہو وہ اوتنا روپیہ کہ جس سے دعوی کرنے والے کا دعوی اور مقدمہ کا خرچہ بیباق ہو سکتا ہو عدالت مین داخل کرنا چاہے تو عدالت لیکر امانت کر لیوے گی اور دعوی کرنیوالیکو خبر دیوے گی اور جو وہ امانت کا روپیہ مانگے گا تو اوسکو دیدیا جائیگا مگر جس روز سے روپیہ امانت ہوگا اوس روز سے سود دعوی کرنے والے کو نہ دلایا جائیگا چاہے جو روپیہ امانت ہو وہ دعوے کے برابر ہو چاہے کم ہو البتہ جتنا روپیہ دعوی سے کم امانت ہوگا اوتنا اصل کا اصل بلا سود دعوی کرنیوالا وصول کرسکیگا پھر اگر سود پانے کا دعوی کرنیوالیکو حق نہوتا تو یہ حکم کیون ہوتا کہ روپیہ کے امانت کرنے کے دن سے سود بند ہو جائے گا۔

(دفعہ ۱۴۴ ایکٹ لگان)

(دفعہ ۱۴۵ ایکٹ لگان)

مثال

سرنام سنگہ نے جیون مرائی پر ۵ء اصل و ۱۲ار سود کا دعوی کیا جیون نے عذر کیا کہ مین قسط کی تاریخ پر روپیہ لیگیا تھا مگر نمبردار نے ۲ر لکھائی رسید کی مانگی مین نے عذر کیا کہ ۲ر مین نہ دونگا تو نمبردار نے روپیہ نہین لیا اسواسطے مین سود نہین دے سکتا اور نہ خرچہ مقدمہ کا دیندار ہون اصل کے اصل ۵ء

حاضر مین عدالت مین جمع کریے جاوین اوسیوقت روپیہ جمع ہوا و نمبردار
جو حاضر تھا اوسکو روپیہ دیدیا گیا پر نمبردار نے کہا کہ ہم لکھائی مانگنے کی جیون
تہمت کرتا ہی اگر جیون سچا ہوتا تو وہ بموجب دفعہ ۱۴۱- ایکٹ لگان کے روپیہ
سرکار کے خزانے مین جمع کر سکتا تھا میرے سود اور خرچہ کا جیون ذمہ دار ہی
آخر کو تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ہم رسید کی لکھائی کے نمبردار رام پرشاد کایت کو
جیون سے دلواتا تھا اسواسطے اوسنے روپیہ نہین دیا اس سبب سے خرچہ کا دعوی
نمبردار کا گیا گذرا ہوا اور سود کا دعوی بھی عدالت نے نامنظور کیا اور فرمایا کہ جس روز
جیون نے روپیہ دینے کو حاضر کیا تھا وہ بیشک قسط دینے کا دن تھا اور جبکہ
جیون روپیہ دیتا تھا و نمبردار نے نہ لیا تو سود کا دعوی جاتا رہا یہ ضرور نہ تھا کہ
دفعہ ۱۴۱- ایکٹ لگان کے موافق جیون روپیہ عدالت مین خواہ نخواہ جمع کرتا ✣

فیصلہ صدر بورڈ ✣ نمبر ۱۶ منفصلہ ۱۲ جون سنہ ۱۸۶۱ع

مثال دوسری

حسن خان قبضہ دار کے پاس ۵ بیگہ زمین تھی اور عدالت مین پیمایش ہوکر
لگان کا تصفیہ ہوکر عہ سال مقرر ہوا تھا و پٹہ و قبولیت دستور کے موافق
ہوگیا تھا اسکے بعد نمبردار سے اور حسن خان سے دوستی ہوگئی تو سنہ ۱۲۷۴ سے
حسن خان نے نہ لگان دیا نہ نمبردار نے مانگا آخر سنہ ۱۲۷۷ مین چار سال کی باقی
عہ جو نمبردار نے حسن خان پر دیکھی و مانگی تو حسن خان نے انکار کیا کہ ہم اب
لگان نہ دیوینگے ہماری زمین کا لگان تم معاف کر چکے باقی تو ہر سال کے کھاتے پر
اوترتی ہی آتی تھی اوس بھروسے پر عہ باقی کی نالش نمبردار نے دائر کی حسن خان
نے دو عذر کیے ایک تو یہ کہ نمبردار نے لگان ہمکو معاف کردیا ہی اور زمین ہماری ہی

۱۸۴۷ء سے بے لگانی ہی دوسرے یہ کہ مدعی کا دعوی سماعت کی میعاد سے باہر ہی لیکن حسن خان لگان کے معاف کرنے کا ثبوت اسکے سواے کچھہ نہ دے سکا کہ چار برس سے لگان اوس سے نہین مانگا گیا تب حاکم نے یہ تجویز کی کہ چار برس سے جو لگان نہ مانگا گیا تو اس سے معاف ہوجانا لگان کا ثابت نہین ہی لگان کا ایسا دعوی ہی جو ہر قسط پر پیدا ہوتا ہی سو اگر چار برس سے لگان حسن خان نے نہین دیا اوس سے نمبردار کے حق مین کچھہ نقصان نہین آتا البتہ ۱۸۴۷ء کے بابت اس سبب سے کہ وہ میعاد سماعت سے باہر ہو گیا ہی نمبردار دعوی نہین کر سکتا مگر ۱۸۴۸ء سے ۱۸۵۱ء تک چار برس کا دعوی اوس تاریخ تک کہ جب عرضی گذرے میعاد عدم سماعت کے بھیتر ہی سو للعہ روخرچہ مقدمہ کا حسن خان دیوے

نظیر نمبر ۶/۱ منفصلہ ۱۲ اگست ۱۸۶۲ء صدر آگرہ

تیسری مثال

جے لال تواری کے پاس ایک باغ تھا اوسکو جے لال نے کاٹ کے کھیت بنایا دو سال تک نمبردار کچھہ نہین بولا تیسرے سال نمبردار نے لگان کا دعوی دو بیگہ کے حساب سے کیا تو جے لال نے عذر کیا کہ مین نے اپنے باغ کی زمین کو بویا ہی تو کبھی نہ آگے لگان دیا نہ لگان کا پٹہ لیا اسواسطے دینیدار نہین ہون اور اسکو ثابت کردیا تو عدالت سے تجویز ہوئی کہ جے لال قبضہ دار اسامی نہین ہی اسواسطے عدالت سے اوسکی زمین کی لگان کا تصفیہ نہین ہو سکتا اور کوئی قرار مدار لگان کا نمبردار سے جے لال نے نہین کیا نہ سال گذشتہ مین کچھہ لگان دیا اسواسطے عدالت کچھہ لگان نہ دلاوے گی اور دعوی ڈسمس ہو گیا۔

کاشتکار۔ کیا باغ کا محصول بھی نمبردار مانگ سکتا ہی۔

سمجھ دار۔ باغ کے محصول کا حال یہ ہے کہ اگر درخت لگے ہون اور نمبردار نے واجب العرض مین جو بندوبست مین بنائی گئی ہی شرط لکھا دی ہو کہ جب درخت کٹ جاوین اور زمین جوتی جاوے تو لگان زمین پر لگ جاویگا تب تو البتہ نمبردار کو حق لگان لینے کا ہی لیکن جو یہ شرط نہ کی ہو بلکہ یہ لکھا دیا ہو کہ جب تک باغ لگانے والا یا کوئی بھی اوسکے بنس کا گانون مین رہی باغ کے درختون پر اور زمین پر اوسکا قبضہ رہے گا تو لگان نہ مانگ سکے گا پر بہت کرکے یہ ہی شرط واجب العرض مین لکھی گئی ہی کہ زمین مالک گانون کی اور درخت رعیت کے وکسی کسی گانون مین یہ بھی شرط لکھی گئی ہی کہ اسامی جو باغ بیچے تو چہارم قیمت نمبردار کو دیوے۔

کاشتکار۔ بھلا جو یہ شرط ہوئی ہو کہ چہارم قیمت باغ بیچنے پر نمبردار کو دیوے اور اسامی بیچکر دام نمبردار کو نہ دیوے تو اوسکا دعوی کیا ایکٹ لگان کے موافق نمبردار کرے گا۔

سمجھ دار۔ ہان میری سمجھ مین جو کچھ زمین کی پیداوار ہی وہ بھی زمین کہلاتی ہی جیسا دفعہ ۳ ایکٹ لگان مین لکھا ہی سو جب اسامی باغ کی قیمت کی چہارم نہ دیوے گا تو نالش ایکٹ لگان کے موافق نمبردار کرے گا ✤

کاشتکار۔ واگر درخت کھڑے ہون اور اسامی پھل بیچتا ہو جیسے مہوا تو اوسمین بھی نمبردار نالش کرکے چہارم لیوے گا۔

سمجھ دار۔ اگر بندوبست کے کاغذون مین شرط لکھ گئی ہوگی تو اوس شرط کے موافق چہارم یا آدھا جو ٹھہرا ہو نمبردار نالش کرکے لے سکیگا

اور بند وبست کے کاغذ مین شرط نہوئی ہو تو نہ لے سکے گا۔

کاشتکار۔ جے لال تواری کا جو مقدمہ آپ نے بتلایا اوسمین ہمکو یہ پوچھنا ہی کہ جب جے لال نے باغ کاٹ کے زمین کو بویا اور فصل لی تو پھر کیون لگان نہ دلایا گیا اگر آپ یہ کہین کہ پچھلے سال مین اوسنے لگان نہین دیا تھا تو ہم کہین گے کہ حسن خان نے تو چار سال سے لگان نہین دیا تھا اوسی کیون دلوایا گیا

سمجھدار۔ تمھارے اس سوال سے ہم خوش ہوئے کیونکہ ہمکو معلوم ہوا کہ جو ہم کہتے ہین اوسکو تم سمجھتے ہو سنو حسن خان قبضہ دار اسامی تھا اور اوسکے لگان کا اول تو فیصلہ ہو چکا تھا دوسرے اگر فیصلہ نہوا ہوتا تو بھی عدالت تجویز کر سکتی تھی کہ کیا لگان واجبی ہونا چاہیے وجے لال قبضہ دار نہین تھا و جو قبضہ دار اسامی نہین ہین اونکے بابت صاف قاعدہ مقرر ہی کہ جس رعیت کو قبضہ داریکا حق نہو اوسکے لگان کی واجبی یا بے واجبی ہونے کی بابت عدالت کچھ تحقیقات نکرے اسواسطہ کہ جو لگان بے قبضہ دار رعیت اور اسامی کے آپسمین ٹھہری وہی واجبی ہی اور جو لگان آپس مین ٹھہرنا ثابت نہو تو جو لگان پچھلے سال مین اوس زمین کا مقرر رہا ہو اوتنا ہی مالک پا سکے گا سو جے لال سے نمبردار نے کچھ لگان کا قول قرار تو کیا ہی نہین تھا و عدالت لگان کا فیصلہ کر ہی نہین سکتی تھی پھر کتنا لگان دلواتی اگر کہو کہ پچھلے سال کے موافق تو پچھلے سال مین بھی کچھ لگان مقرر نہین تھا۔

کاشتکار۔ یہ تو میری سمجھ مین اچھی طرح آگیا واجبی بات ہی جب بے قبضہ دار اسامی کا کچھ حق ہی زمین پر نہین ہی تو اوسکے لگان کی واجبی یا بے واجبی کی

پرکھ کیون بووے لیکن یہ تدبیر تو اچھی ہی کہ اسامی اپنے باغ کو کاٹ کے چین سے بویا کرے اور نمبردار کو لگان نہ دیوے۔

سمجھدار۔ واہ واہ یہ نہ سمجھو نمبردار سے چوک ہوگئی تھی جو تواری جی کو باغ کاٹ کے بونے دیا تھا نمبردار کو چاہیے تھا کہ جیسے ہی جے لال نے باغ کا کھیت بنایا تھا کہتا کہ لگان کا قول کرو قبولیت لکھو جو مہاراج نہ مانتے تو بیدخلی کا اطلاعنامہ جاری کراتا پھر مہاراج کیا کرتے عذر تو کچھ کر ہی نہین سکتے تھے نہین تو نمبردار ہی کی تھی بیدخل ہو جاتے اور جو باغ کی زمین رکھا چاہتے تو قول کرکے پٹہ لیتے اور قبولیت دیتے اور جو لگان پٹہ قبولیت مین لکھا جاتا وہ دیتے۔

کاشتکار۔ یہ دھما کا ہمکو یاد نہین تھا مگر ہمنے تھوڑے دن ہوئے سنا ہی کہ موضع پیرا کا ٹھیکہ پہلے گوہر خان کے پاس تھا اور اوس سے ٹکہ زمین مادھو کلوار نے لی و گھاس رکھا یا مگر ساون کے مہینے مین گوہر خان نے ٹھیکہ چھوڑ دیا و ہردت تواری نے ٹھیکہ لیا تو بھی مادھو زمین لے رہا جب ہردت نے لگان مانگا تو مادھو نے نہ دیا لاچار ہو کر ہردت نے نالش عہ لگان کی کی اور یہ ثابت بھی کردیا کہ پچھلے سال مین عہ اوس زمین کا لگان۔ اودھو۔ وسادھو۔ و متکا۔ و منگا۔ و کووی۔ دیتے تھے مگر پھر بھی مادھو کو لگان نہ دینا پڑا اسمین کیا سبب ہوا ہوگا۔

سمجھدار۔ اسکا سبب تو کھلا ہوا ہی گوہر خان کو قبولیت مادھو نے نہ دی ہوگی تب تو پانچ اسامیون کا لگان جو گذشتہ سال مین تھا ہردت نے مانگا تھا۔

کاشتکار۔ ہان یہ سچ ہی قبولیت مادھو نے نہین دی تھی نہ پٹہ لیا تھا

اگر قبولیت پٹہ ہوتا تو پھر کون بات تھی مگر آپ نے تو یہ تبلایا تھا کہ پٹہ قبولیت نہو تو پچھلے سال کا لگان دینا پڑتا ہی۔

سمجھدار۔ پچھلے سال کے لگان سے یہ مطلب ہی کہ جو لگان اوسی اسامی نے سال گذشتہ مین دیا ہوا وتنا واجبی گنا جاوے اور اسکو پھر سمجھو کہ اگر مادھو کے پاس ھکہ زمین سنہ ۱۲۸۶ مین عہ لگان پر ہوتی اور سنہ ۱۲۸۷ مین زیاتی عہ لگان مقرر ہو جاتا اور پٹہ قبولیت نہوا ہوتا و مادھو ھہ اضافہ وینے سے بدل جاتا اور نمبر وار ثابت نکرسکتا کہ ھہ اضافہ ہوا تھا تو عدالت پچھلے سال سنہ ۱۲۸۷ کا لگان عنہ دلاویتی مگر جو صورت تمنے بتلائی وہ ایسی نہین تھی بلکہ اوسکا حال یہ تھا کہ سنہ ۱۲۸۶ کے واسطے جب اودھو وغیرہ نے جو عہ لگان دیتے تھے زمین چھوڑ دی تب مادھو نے لی اور یہ ثابت نہوا کہ کتنے لگان پر مادھو نے لی تھی و مادھو نے ایک کوڑی بھی دینا منظور نہین کیا تو اوس ہردت نے دو لگان مانگا جو پچھلے سال مین سادھو وغیرہ نے دیا تھا سو ایسی حالت مین جب مادھو نے گذشتہ سال مین لگان نہین دیا تھا تو سادھو وغیرہ کا دیا ہوا یا مانا ہوا لگان مادھو کا پچھلا لگان کیونکر ہو سکتا ہی اسیواسطہ عدالت نے نہ دلوایا ہوگا۔

(دفعہ ۱۰۳ — پچھلے کا لگان)

کاشتکار۔ بھلا پھر مادھو سے کیونکر ہردت جیتیا۔

سمجھدار۔ ہردت کو چاہیے تھا کہ جب اوسنے ٹھیکہ پر دخل پایا تھا تو دیکھتا کہ مادھو کی قبولیت ہی یا نہین اگر قبولیت نہوتی تو قبولیت مانگتا اور جو وہ ندیتا اور زمین پر دخل بھی کیے رہتا تو بموجب دفعہ ۱۰۲ ۔ ایکٹ لگان کے بیدخلی کا دعوی کرتا کہ مادھو نے ہماری زمین پر زبردستی دخل کیا ہی اوسکا دخل اوٹھا دیا جاوے

تب وہ بیدخل ہو جاتا۔

کاشتکار۔ یہ حکمت آپ نے خوب بتائی قانون مین سب چیز کی دوا موجود ہی مگر قانون کا جاننا ضرور ہی اب یہ بات پوچھنا ہی کہ نمبردار سے ہم باغ لگانے کو زمین مانگین اور وہ نہ دیوسے تو ہم اپنی جوت زمین مین باغ لگا سکتے ہین۔

سمجھدار۔ نہین تم جس زمین کو جوتنے کو دیا اوسمین باغ نہین لگا سکتے اسواسطے کہ جس قول سے تمنے زمین لی ہی وہ ہی نبھاہنا پڑیگا تمنے جب زمین جوتنے کولی تو باغ لگانا قول کے خلاف ہی اور باغ لگانے کے سبب سے ڈر ہی کہ کل زمین سے بیدخل ہو جاؤ اور کچھ باغ ہی لگانے سے نہین ہو یاد رکھو کہ جب تم پٹہ کے قول وقرار کو بدلوگے یا پورا نہ کروگے تو اوسیوقت نمبردار کو اختیار ہی کہ تمھارے پٹہ کے توڑنے کے واسطے دعوی دائر کرے اور بیدخل کرادے ہان اگر نمبردار دعوی ایسے وقت کریگا کہ ۱۵-جون گذر گئی ہو تو اوس سال البتہ دخل نہ اوٹھے گا پر لگان بدستور دینا پڑیگا مگر آگے چلکر ڈگری کو نمبردار جاری کرائے گا اور زمین تمھارے ہاتھ سے نکل جائے گی۔

کاشتکار۔ آپ نے بہت جگہہ کہا ہی کہ ڈگری جاری کی جائے گی تو ایسا ہوگا ویسا ہوگا ڈگری جاری کرانے کا کیا مطلب ہی ہم لوگ تو مال اسباب کے قرق ہونے کو ڈگری کا جاری ہونا سمجھتے ہین۔

سمجھدار۔ ڈگری قرقی کو نہین کہتے ہین بلکہ ڈگری اوس حکم کو کہتے ہین جس حکم سے کسی کا حق پکا کیا جاوے یا مٹا دیا جاوے سو ایسے حکم کو ڈگری

سکتے ہیں جیسے یادہو نمبردار کو دعویٰ لگان ترنت دیوے یا مادہو جو زمین سے بیدخل ہوگیا ہی دعویٰ زمین پر جسکے نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ ہین دخل پاوے۔ یا مادہو نے جو دلایا نے پٹہ کا دعوی کیا ہی وہ ڈسمس ہو یا لالو معہ اصل دعوی خرچہ نمبردار کو پندرہ روز کے بھیتر دیوے وایسا حکم دیگر عدالت راہ دیکھتی ہی کہ جو حکم ہوا ہی اوسکی تعمیل جھگڑنے والے نے زبردستی کی آپ کر لیوین اور جسکو ایسا حکم ملتا ہی کہ نقد روپیہ پاوے یا زمین پر دخل پاوے یا اور طرح کا فائدہ اوس ڈگری سے اوٹھاوے اوسکو ڈگریدار کہتے ہین اور دوسرے کو مدیون ڈگری یعنی ڈگری کا دیندار۔ اگر ڈگری ہونیکے بعد مدیون ڈگری نے مان لیا اور بے زبردستی عدالت کے حکم کو قبول کر کے ڈگری کے حکم کو پورا کیا رسید ڈگریدار کی عدالت مین دیدیوے تو معاملہ ختم ہوا و اگر مدیون ڈگری نے نہ مانا تو ڈگریدار پھر لاچار ہوکر درخواست کرتا ہی کہ ڈگری جاری کیجاوے اوسوقت عدالت زبردستی اپنے حکم کو جاری کرتی ہی اسکو اجراے ڈگری کہتے ہین۔

کاشتکار۔ جب حکم ہوگیا کہ مادہو دعوے دے یا مادہو زمین پر دخل پاوے تو ترنت وہ حکم کیا جاری نہین ہوسکتا جو اسکی راہ دیکھی جاتی ہے کہ جھگڑالو آپ اوس حکم کی تعمیل کرلین۔

سمجھدار۔ ہان جن ڈگریون مین نقد روپیہ دینے کا حکم ہوتا ہی اونکی تعمیل کی اگر ڈگریدار درخواست ترنت کردے تو اوسیوقت ہوسکتی ہی اور جو حاکم آپ ہی بے ڈگریدار کی درخواست کے حکم نہین دیتے اوسکا سبب یہ ہی

کہ اگر مدیون ڈگری اوس ڈگری سے ناراض ہو تو اپیل کر لیوے۔

مثال

جیون خان نے نمبردار پر بیدخلی کا دعوی کیا اور بعد تحقیقات کرنے کے حاکم کو زبردستی نمبردار کی ثابت ہوئی تو عدالت نے حکم دیا کہ نمبردار ترنت جیون کو دھگہ زمین پر جسکے نمبر ۱۸ و ۲۵ و ۲۸ و ۳۰ و ۳۲ ہین دخل دیدیوے اور عہ خرچہ مقدمہ کا بھی نمبردار جیون خان کو دیوے + اسکو ڈگری کہتے ہین + نمبردار نے دخل تو زمین پر جیون خان کو کانون پر جا کر دیدیا مگر خرچہ ندیا اور آجکل مین چھہ مہینے ٹال گیا تو جیون خان نے عدالت مین درخواست کی کہ نمبردار گرفتار کیا جاوے + اسکو اجراے ڈگری کہتے ہین + عدالت نے اوس درخواست کو دیکھکر پہلی مثل دفتر سے منگوا کر مقابلہ کیا اور جیون خان کی درخواست کو واجبی پاکر حکم دیا کہ نمبردار کی قرقی کیجاوے۔

کاشتکار۔ تو کیا چھہ چھہ مہینے تک ڈگری جاری ہو سکتی ہی۔

سمجھدار۔ جس تاریخ کو ڈگری ہو اوس تاریخ سے تین برس تک ڈگری جاری ہو سکتی ہی لیکن تین برس کے بعد ڈگری پھر جاری نہین ہو سکتی شاید تمھاری سمجھہ مین چھہ مہینے کے بعد ڈگری کا جاری ہونا بڑا اچرج معلوم ہوتا ہی اسواسطہ ہم پوچھتے ہین کہ پانچ ہزار روپیہ کی ایک آدمی پر ڈگری ہو اور وہ روپیہ ندیوے وجسوقت ڈگری ہوئی ہو کچھہ جایداد بھی اوسکے پاس نہو تو پھر کس طرح ڈگری ترنت جاری ہو ڈگریدار کو ضرور راہ دیکھنی پڑے گی کہ جب مدیون ڈگری کے پاس جایداد دیکھے تب مانگے چاہو چھہ مہینے مین

ڈگری کے روپیہ دینے کا مقدور مدیون ڈگری کو ہو جاتا ہے اوسکے بھی آگے چلکر

کاشتکار۔ آپ کے کہنے سے میرا وہ اچرج تو جاتا رہا مگر یہ اندیشہ پیدا ہوا

کہ جیسا آپ نے حال کہا وہ ہی حال ہو تو شاید بارہ برس مین بھی ڈگری کا روپیہ

نہ ملے اسواسطے اب یہ بتلائیے کہ ڈگری کتنے دن تک جاری ہو سکتی ہے۔

سمجھدار۔ جس تاریخ کو ڈگری ہو اوس تاریخ سے لیکر اجراے ڈگری تین

برس تک ہوگی تین برس کے گذرنے پر پھر نہوگی۔

کاشتکار۔ یہ تو مدیون ڈگری کے بڑے فائدہ کی بات ہے کہ تین برس

کے بعد ڈگری آئی گئی ہوتی ہے۔

سمجھدار۔ جبکہ ڈگریدار ایک دفعہ تین برس کے بھیتر ڈگری جاری کرا دے

اور روپیہ پورا وصول نہو اور مقدمہ خارج ہو جائے تو پھر اجراے ڈگری کے

مقدمہ کے خارج ہونے سے تین برس کا حساب لگایا جائیگا اسواسطے ڈگریدار

کو چاہیے کہ ہر سال یا دوسرے برس ڈگری کو جاری کراتا رہے اور اسطرح میعاد

بنی رہے گی و جب تک روپیہ وصول نہو جائے جاری ہوتی رہین گی۔

کاشتکار۔ آپ نے جو یہ کہا کہ اگر ڈگریدار ڈگری کے جاری ہونے کی

درخواست کرے تو حاکم زبردستی کرکے ڈگری جاری کرینگے تو مین نہین سمجھا

کہ زبردستی کیا ہوگی۔

سمجھدار۔ اگر کسی کا دعوی ہو کہ پٹواری یا کارندہ یا نمبردار سے کاغذ

حساب کتاب کا دلا پاوین اور حکم ہو جاوے کہ کاغذ پٹواری یا کارندہ یا نمبردار دیدیوے

اور وہ نہ دیوے اور درخواست اجراے ڈگری کی ڈگریدار دیدیوے تو مدیون ڈگری کو

(نمبر ۱۸۔ ایکٹ ۱۸۷۷ء)

حاکم دیوانی کے جیلخانہ مین قید کا حکم دیوین گے یا مدیون ڈگری کی جائداد کی
قرقی کا حکم دینگے یا دونون حکم دیوین گے اور جب تک کاغذ مدیون ڈگری
ندیگا مال بھی قرق رہے گا و مدیون ڈگری قید مین بھی رکھا جائے گا تب آپ ہی
دفعہ ۲۷۱ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع
حساب کتاب دیکر مدیون ڈگری اپنی جان چھوڑائیگا اور جو ایسا بے شرم ہوا
کہ چھہ ۶ مہینے تک قید کی مصیبت جھیل گیا تو پھر قید البتہ نرہے گا اور اگر ڈگری مین
کسی کو حکم ہوا کہ پٹہ یا قبولیت لکھہ دیوے اور وہ نہ لکھے یا ڈھیل ڈھال کرے
دفعہ ۲۰۳ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع
و اجراے ڈگری کی درخواست گذرے تو مدیون ڈگری پکڑا جائے گا اور اوس
پکڑ دہکڑ پر بھی پٹہ یا قبولیت نہ لکھے گا تو حاکم خود پٹہ یا قبولیت اپنی طرف سے
لکھواکر و اپنا دستخط کرکے ڈگریدار کو دیدیوینگے اور وہ پٹہ یا قبولیت حاکم کا
دستخطی ویسا ہی سمجھا جائیگا جیسا مدیون کا دستخطی ہوتا و اگر نقد روپیہ کی اجراے
دفعہ ۲۱۲ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع
ڈگری ہوگی تو پہلی گھر گرستی یا ایسی جائداد جو ایک جگہہ سے اوٹھاکے دوسری
جگہہ رکھی جا سکتی ہی جسکو جایداد منقولہ کہتے ہین نیلام کی جائے گی اور جو اوس
جائداد سے روپیہ ڈگری کا ادا نہوگا تو پھر گھر باغ وغیرہ جایداد جو ایک جگہہ سے
دوسری جگہہ نہین اوٹھہ سکتی نیلام ہوگی۔

کاشتکار۔ کیا لگان کی ڈگری مین مدیون قید بھی ہوتا ہی۔

دفعہ ۱۵۵ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع
سمجھدار۔ ہان جی پکڑا بھی جاتا ہی قید بھی ہوتا ہی اور وہ قید کیا ہی کہ ایک
مصیبت ہی دیوانی جیلخانہ مین قید ہونا ویسا تو نہین ہی جیسا فوجداری جیلخانہ
مین قید ہونا ہوتا ہی اسواسطہ کہ اپنی مرضی کے موافق کھانا کھانا ممکن ہی اور عدالت
خوراک بھی ڈگریدار سے ۲ سے لیکر ۶ روز تک جیسا مناسب جانے دلواتی ہی

مگر وہ خوراک بھی ڈگری کے روپیہ پر بڑھتی جاتی ہی اوسطرح اور ڈگری کا روپیہ
وصول ہوتا ہی اوسیطرح وہ بھی مدیون ڈگری کو دینے پڑتے ہین البتہ اگر ... تک
ڈگری ہو تو تین مہینے واگر ... تک کی ہو تو چھہ مہینے و جو اوس سے زیادہ کی
ڈگری ہو تو دو برس سے زیادہ مدیون ڈگری قید نہین رہ سکتا پر ڈگریدار کب
ایسا نادان ہی کہ پوری مدت قید رکھاوے اسواسطہ کہ سو روپیہ سے کم کی ڈگری
مین اگر مدیون پوری میعاد قید کی جھیل جاوے اور حاکم بھی مناسب جانے تو
ڈگری کے روپیہ سے بری ہوسکتا ہی مگر سو روپیہ سے زیادہ کی ڈگری مین چاہیے
چھہ مہینے چاہے دو برس رہ کر بھی چھوٹے مگر ڈگری کے روپیہ مین جایداد جو
اوسوقت موجود ہو یا آگے چلکر مدیون ڈگری کو ملی قرق و نیلام ہوسکے گی —

کاشتکار — کیا عورتین بھی اجراے ڈگری مین قید ہوسکتی ہین —

سمجھدار — عزت دار عورتین جو پردہ مین رہتی ہین وہ تو اجراے ڈگری
مین قید و گرفتار نہین ہوسکتین —

کاشتکار — بھلا جو کنگال آدمی ہو اوسکے قید سے ڈگریدار کا کیا فائدہ
ہوتا ہی مگر ضد مین آکر ڈگریدار خواہ نخواہ قید کرا دیتے ہین —

سمجھدار — اگر ضد یا عداوت سے کوئی ڈگریدار کسی کنگال کو قید کرا دیوے
تو اوس مدیون ڈگری کو چاہیے کہ اپنی رہائی کی درخواست عدالت مین دیوے
اور جو کچھ جایداد سواے اپنے یا گھر والون کے پہننے کے کپڑے یا کھیتی یا پیشہ
کے ہتیارون کے اوسکے پاس ہو یا ملنے والی ہو چاہے وہ جایداد اوسیکے پاس ہو
یا کسیکے پاس امانت ہو اوسکی ایک فہرست لکھے اور فہرست مین ٹھیک پتا

لکھہ دیوے کہ وہ جایداد کہان ہی اور کسطرح ملے گی اور بیان مہر مرتب اوسپر لکھہ دیوے
کہ اور جایداد اوسکے پاس نہین ہی تو اوس فہرست کی نقل عدالت سے ایک میعاد مقرر
ہوکے ڈگریدار کو دیجاویگی کہ میعاد کے بھیتر اوس جایداد کو جو فہرست مین لکھی ہی قرق
نیلام کراے یا یہ ثابت کرے کہ فریب سے مدیون ڈگری نے اپنی جایداد چھپائی یا
ٹال دی ہی پھر اگر اوس میعاد مین ڈگریدار بدمعاملگی مدیون ڈگری کی ثابت نہ کرسکے
تو مدیون ڈگری قید سے چھوٹ جائیگا لیکن اگر پیچھے سے بدمعاملگی ثابت ہوئی تو
مدیون پھر جیسا کا تیسا قید بھی ہوسکے گا اور فوجداری مین جھوٹی فہرست داخل
کرنے کے واسطے تحقیقات کو سپرد بھی ہوسکے گا۔

کاشتکار۔ باقی رکھنا حقیقت مین بہت برا ہی میری سمجھہ مین تو اچھا ہی کہ
اجراے ڈگری ہونے کے پہلے ڈگری کا روپیہ دیدیوے۔

سمجھدار۔ عقلمند کا تو یہی کام ہی کہ بے فضیحتی اور رسوائی کے کام کرے
پر یہ بات یاد رکھو کہ جو نقد روپیہ کی ڈگری ہو تو ڈگریدار کو آپس مین روپیہ نہ دیو
بلکہ عدالت ہی مین لیجاکر دیو اور رسید عدالت مین داخل کردیو نہین تو کبھی کبھی ڈگریدار
بدل جاتے ہین یا کہہ دیتے ہین کہ روپیہ تو پایا ہی مگر اور قرضہ نہین پایا ہی تب بڑی
جھنجھٹ پڑتی ہی عدالت جہانتک بن پڑتا ہی تحقیقات تو کرتی ہی + مگر پھر بھی قانون
مین حکم ہی کہ جو لین دین ڈگریدار و مدیون ڈگری عدالت کے باہر کرین اوسکی
بابت عدالت کچھہ سماعت نہ کرے۔

کاشتکار۔ جن گانون مین حق ادنی پرانے زمینداروں نے پایا ہی اگر وہ مالک اعلی کو
گانون کی جمع نہ دین تو مین جانتا ہون کہ وہ بھی ایسی ہی آفت مین پڑین گے۔

سمجھ دار۔ شاید وہ ایسی آفت سے بچین اسواسطہ کہ اونکو تو زمین پر یہ بھی حق ہر کہ چاہین بیچ لین تو وہ اپنا حق بیچ کریا تو خود ہی باقی ڈگری کی چکا دینگے اور جواب نہ بھیجین گے تو عدالت سے بکنے کا حکم ہوگا لیکن جہانتک بے بیچے ڈگریدار کا روپیہ مل سکے گا حقدار ادنی کا حق نیلام سے بچایا جائیگا اور اوسکی تدبیر یہ ہوگی کہ حقدار ادنی کا منافعہ قرق کیا جاوے یا مستاجری مین اونکا گانون دیدیا جاوے جیسے ڈگری کا روپیہ آجاوے سو جاہے وہ حقدار ادنی جو مدیون ڈگری ہر درخواست بھی نہ دیوے مگر ڈپٹی کمشنر صاحب خود ایسا بندوبست کرینگے اور خود مدیون ڈگری کی جائداد کے مہتمم بن جائین گے اور ڈگری کے روپیہ ادا کرنے کے واسطہ جو قانون اودہ مین باقی مالگذاری کے بابت جاری ہین سب پر عمل کرین گے۔

کاشتکار۔ آج تو صاحب بہت دیر ہوگئی اور ہمنے بہت آپ کو بکوایا اب حکم ہو تو رخصت ہون کل پھر حاضر ہون و رہی سبھی باتین دریافت کرین

سمجھ دار۔ بہت اچھا آپ لوگ آرام کرین و خاطرجمع رکھین کہ ہمکو کچھ تکلیف نہین ہوئی و کل پھر اگر آج ہی کے وقت آوین تو ہم خوشی سے جو پوچھو گے بتا دین گے یہ سنکر سب گانون کے لوگ رخصت ہوئے فقط

تمام شد

حصہ چہارم

مفید الزارعین

جسمین جمیع قواعد میعاد حد سماعت وطریقہ تحریر عرضی دعوی
ہر قسم واپیل و دستور اجراے ڈگری بطور بات چیت لکھے ہین اور
دو جدولین شامل ہین جس سے آسانی سے معلوم ہوتا ہے
کہ کس حاکم کے فیصلہ کی اپیل کس میعاد مین کہان ہو سکتی ہے
اور عرضی دعوی واپیل کس قیمت کے اسٹامپ پر لکھنی چاہیے

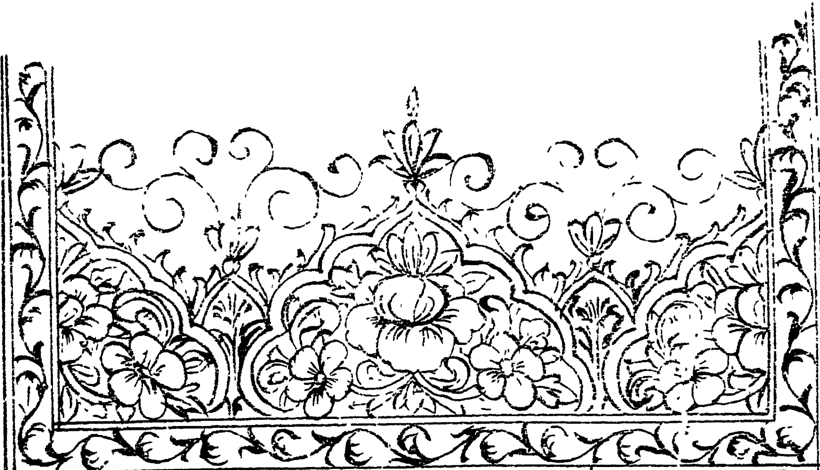
بنام نامی

صاحب جلیل الشان رفیع المکان امارت وایالت مرتبت ہمت ونبالت منزلت
جناب کرنیل ایف آئی ملکنڈ رو صاحب بہادر سکرٹری جناب
صاحب چیف کمشنر بہادر جناب سید غلام حیدر خان صاحب بہادر
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع لکھیم پور کھیری نے مرتب کیا

بہ قدردانی و اعزاز افزائی

جناب مرکز دوائر المناقب والمفاخر وانبار المکارم والمآثر جناب مسٹر
کالن بروننگ صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ملک اودھ

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین چھاپی گئی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

چوتھے روز جب کاشتکار آئے تو سمجھدار صاحب نے کہا کہ کل شام کو ہم تمھارے گانون اور گھرون کے دیکھنے کے واسطے گئے تھے اور تمھارے گانون مین گھورا اور میلا پڑا ہوا دیکھکر ہمکو بہت گھن ہوئی اور بڑا افسوس ہی کہ تم لوگ ایسے چھوٹے چھوٹے ٹوٹے پھوٹے جھونپڑون مین رہتے ہو اور بدبو سونگھہ سونگھہ کے جیتے ہو اگر ہم یہ سوچین کہ یہ خرابی مفلسی اور بے مقدوری سے ہی تو ایسا خیال ہم اسواسطے نہین کر سکتے کہ تم مین سے جو مقدور والے ہین اونکا بھی گھر ویسا ہی میلا ہی جیسا ایک غریب کا یہ برائی صرف تم لوگون کی عادت سے جاری ہوگئی ہی تم اسے یاد رکھو کہ دیکھنے ہی مین یہ گھن کی باتین نہین ہین بلکہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہین اچھا ہو کہ تم لوگ گھرون کو اونچا بناؤ اور ہوا دار رکھو کہ جسمین گرمی اور دھوپ کا بچاؤ ہو اور چھپر نیچے نرکھو جس سے دھوپ کی گرمی اور برسات کی سردی تمھارے سرون پر نزدیک سے اثر نکرے اور آگ لگنے کا

ڈر بھی کم ہو جاوے اور جاڑے مین بھی آرام پاوے گا سے ۔ بیل ۔ باندھنے کے گھر رہنے کے گھر سے جدے رکھو اور گاے بیلون کے باندھنے کی جگہہ پہ کنارہ کوٹ کے پکا کرو و ڈھلوانس کرو وکہ اونکا پیشاب گوبر مین ملے اور سڑانڈ پیدا نہو ۔

کاشتکار ۔ ہای صاحب سرکاری تھانہ دار بھی صفائی کا روز حکم دیتے ہین مگر ہم جانتے تھے کہ سرکار کا اسمین کچھہ فائدہ ہی ۔

سمجھہ دار ۔ یہ ہی تمھاری غلطی ہی کہ سرکار سے جو حکم تمھاری بھلائی کا ہوتا ہی اوسکو تم جانتے ہو کہ سرکار کا کچھہ فائدہ ہی ہمنے دیکھا کہ جب سرکار نے حکم دیا تھا کہ سب گانون و شہر کے رہنے والے آدمی گنے جاوین تو لوگون نے بیوقوفی سے یہ سوچا کہ آدمیون کا سرکار شمار کرکے دیکھے گی کہ کتنے آدمی ہین اور پھر گھر پیچھے ایک ایک دو دو آدمی لیکر لڑائی مین بھجوائے گی اور اپنی نادانی کی سمجھ سے آدمی چھپاوے ہمنے اون بیوقوفون سے پوچھا کہ بھلا یہ تو سوچو کہ تمکو سرکار لڑائی پہ بھجواکر کیا بھر پاویگی نہ تم سپاہی ہو نہ سپاہی کا کام جانتے ہو تو اونھون نے جواب دیا کہ صاحب گاے گوروکی طرح ہمکو آگے فوج کے بھجاکر کٹوا دینگے یہ سنکر ہمکو بہت ہنسی آئی اور کہا کہ بھلا اگر سرکار کو یون ہی مارنا ہو تو گنتی اور شمار کی ایراد کیون لیتی یون ہی یہ حکم دیتی کہ مار ڈالو ویسے ہی تم لوگون کا حال ہی ہمیشہ یاد رکھو کہ سرکار اپنے فائدہ سے زیادہ رعیت کا فائدہ چاہتی ہی ۔

کاشتکار ۔ ہمنے سنا ہی کہ سرکار سے ہر دعوے کے واسطہ میعاد

مقرر ہی اور جب وہ میعاد گذر جاتی ہی تو پھر دعوی نہین سنا جاتا اسمین ہمارا کیا فائدہ ہی۔

سمجھدار۔ ہان ہر دعوے کے واسطے میعاد مقرر ہی اور میعاد مقرر ہونا ضرور تھا اگر میعاد نہوتی تو برسہا کے وقت تک کے مقدمہ پیش ہوتے اور مرے ہوئے آدمی گواہی کے واسطے بلانے پڑتے۔

کاشتکار۔ سرکار نے جو قاعدہ مقرر کیا چاہے ہمین برا معلوم ہو چاہے اچھا ہم اوسکو سدھار تو سکتے ہی نہین پھر اوسکی کھود کھاد سے کیا پرو جن آپ ہمکو یہ بتادین کہ کون دعوی کب تک سنا جاتا ہی۔

سمجھدار۔ جتنے قسم کے مقدمے کاشتکار اور مالک کے بیچ مین یا مالکون کے حصہ دارون یا معافیدارون کے آپس مین ہو سکتے ہین اور ایکٹ لگان کے قاعدون کے موافق فیصلہ ہوتے ہین اون سب کی نالش اوس روز سے کہ جسدن نالش کرنے کا سبب پیدا ہو جاوے سال بھر کے بھیتر سنے جاتے ہین وہ سال گذرنے پر سماعت نہین ہوتی پر لگان کے دعوی کے واسطے یہ قاعدہ نہین ہی قرقی بیجا اور زبردستی لگان وصول کرنے کی میعاد تو ہمنے تمکو بتلائی بھی ہی مگر پھر ہم تفصیل وار بتلاتے ہین لگان دلا پانے کا دعوی اوس روز سے کہ جسدن لگان ادا ہونا چاہیے تھا اور نہ ادا ہوا تین برس کے اندر سنا جاتا ہی اور قرقی بیجا اور بٹائی یا غلہ کے قیمت کی تشخیص یا کنکوت کی جس روز سے جھگڑہ پیدا ہو تین مہینے کے اندر سماعت ہوتے ہین اور دلا پانے پٹہ یا قبولیت کا دعوی اوسی وقت تک سنا جاتا ہی کہ جب تک زمین پر دخل موجود ہو۔

دفعہ ۱۴۸ ایکٹ لگان

دفعہ ۱۰۶ الضاً

دفعہ ۱۰۵ الضاً

کاشتکار۔ آپ نے جو یہ کہا کہ جس روز سے نالش کا سبب پیدا ہوا اوس روز سے میعاد گنی جاتی ہی یہ ہماری سمجھ مین نہین آیا۔

سمجھدار۔ ہر مقدمہ کی کچھہ جڑ نالش کرنے کی ہوتی ہی تو جس روز سے جڑ نالش کی پڑی اوسکو ہمنے سبب بتلایا ہی دیکھو نمبردار تمکو زمین سے بیدخل کرے تو جسدن تمکو بیدخل کیا اوسیدن تو نالش کی جڑ پڑی اگر تمکو زمین سے نمبردار بیدخل نکرتا تو نالش کاہے کی ہوتی یا جسدن تمنے نمبردار سے روپیہ کی رسید مانگی اور اوسنے نہ دی تو اوسی روز سے نالش کی جڑ پڑی۔

کاشتکار۔ ہمنے سنا ہی کہ دعوی کی عرضی لکھنا بہت مشکل ہی اسواسطے کبھی کبھی ایک ایک عرضی کی لکھائی دو روپیہ تک لکھنے والے لے لیتے ہین اسواسطے ہم چاہتے ہین کہ آپ بتلا دین کہ عرضی مین کیا لکھا جاتا ہی۔

سمجھدار۔ عرضی لکھنا کچھہ مشکل نہین ہی ہان اتنا ضرور ہی کہ عرضی مین جو باتین لکھنا دیوانی کے قانون کے موافق مقرر ہین وہ لکھی جاوین اور اونکے سواے نام قانون اور پرگنہ بھی لکھنا چاہیے واگر دلاپانے لگان کا دعوی ہو تو سال بھر کے لگان کی تعداد اور جو اوسمین سے وصول ہوا ہو و جو باقی رہا ہو اوسکی تفصیل اور اسکا بیورا کہ کب کی وہ باقی ہی اور کب ادا ہونا چاہیے تھی و اگر اضافہ یا کمی لگان یا بیدخلی یا عذرداری اطلاعنامہ سے یا عذرداری بیدخلی زمین یا دلاپانے دخل زمین کا دعوی ہو تو عرضی مین زمین کی تعداد اور پتا ٹھکانا اور زمین کا نام اور نمبر اور اگر دعوی دلاپانے پٹہ کا ہو تو اوسمین اون کھیتون کے نمبر جنکا پٹہ درکار ہی اور وہ میعاد جنکا پٹہ چاہیے اور لگان کی تعداد اور اوسکے ادا ہونے کی تاریخین و اور جو شرط

ہوئی ہو وا گر بٹائی کا پٹہ ہو تو جے حصہ ٹھہرے ہون اونکا حال اور اسکی شرح کہ کب وکس جگہہ وہ حصہ دیے جائین گے لکھنا چاہیے۔

کاشتکار۔ دیوانی کے قانون کے موافق عرضی مین کیا لکھا جاتا ہی۔

سمجھ دار۔ سنو جی تمکو یہ باتین یاد نہین رہین گی سننے سے کیا فائدہ ہوگا۔

کاشتکار۔ پھر بھلا صاحب کیا کرین اگر آپ کہین تو ہم لکھ لین۔

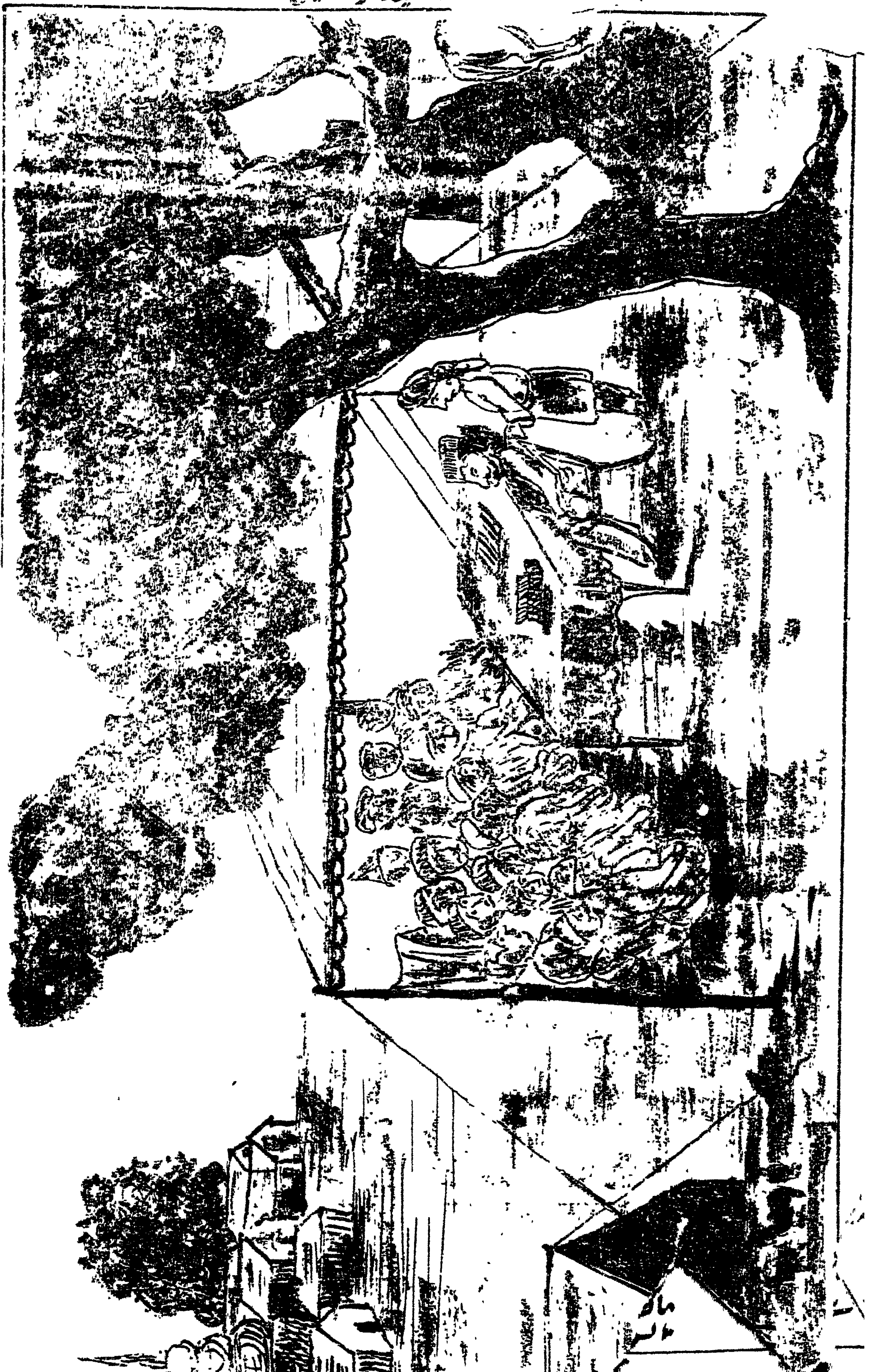
سمجھ دار۔ آج تم لکھ لوگے پھر کل پڑہ نہ سکوگے تم ناگری بھی لکھنا جانتے ہو۔

کاشتکار۔ نہین ہم تو نہین جانتے پر آپ کہین تو کیتھی مین لکھ لین۔

سمجھ دار۔ نہین نہین ہم یہ صلاح نہ دینگے بھلا کوئی برہمن تمھارے گانو مین نہین ہی

کاشتکار۔ ہمارے گانون مین تو نہین ہی مگر یہان سے نزدیک ایک بڑے گنی پنڈت رہتے ہین اگر آپ کہین تو اونکو بلا دین۔

سمجھ دار۔ ایسے گنی آدمی کو پہلے سے بلانا چاہیے تھا اب جلدی بلاؤ تو ہم عرضی کے نمونہ لکھوا دین گے جو ہمیشہ تمھارے کام آوین خیر زبانی بھی سنو کہ ہر عرضی مین پہلے نالش کرنیوالے کا نام اور تھوڑا سا اوسکا پتا کہ کہان وہ رہتا ہی دوسرے جسپر نالش ہو اوسکا بھی نام اور پتا اور اوسکے رہنے کا ٹھکانا تیسرے دعوی کا مطلب اور جس چیز کا دعوی ہو اوسکا بیورا اور یہ کہ دعوی کرنے کی جڑ کب پڑی اور کس تاریخ کو وہ جڑ نالش کے لائق ہوئی اور اگر میعاد سماعت کی گذر گئی ہو تو اوسکی بابت واجبی عذر جو قانون کے موافق معاف ہو سکتا ہی جیسے نالش کرنیوالا نابالغ تھا یا دیوانہ تھا لکھنا چاہیے۔ بعد اسکے کاشتکار تھوڑی دیر چپ ہوئے تھے کہ پنڈت جی آئے اور سلام کر کے مان آدر سے بیٹھے تو سمجھ دار صاحب نے پوچھا کہ آپکا



کیا نام ہی او نھون نے بتلایا کہ مجھے گنیش پرشاد کہتے ہین پھر وہان کے سب آدمیون نے پنڈت جی کے علم اور گن کی بہت تعریف کی تو سمجھ دار صاحب نے کہا کہ پنڈت جی ہمکو بڑا افسوس ہی کہ ان لوگون نے پہلے سے آپ کو نہین بلایا۔

کاشتکار۔ اب تو مہربانی کر کے جیسا آپ نے وعدہ کیا ہی عرضیون کا نمونہ لکھوا دیجیے۔

سمجھ دار۔ اچھا پنڈت جی ذرا تکلیف کر کے اپنے غریب کاشتکارون کے واسطے تھوڑی تکلیف کر کے لکھیے۔

مثال اول

ضمن ۱۔ الف دفعہ ۸۳۔ ایکٹ لگان قبولیت دلا پانیکا دعوی

اسٹامپ عصہ ۱۴۲ ب

شیرخان ولد امیرخان نمبردار موضع رسول پور پرگنہ پھول پور مدعی

بنام

مادھو ولد سادھو قوم کورمی ساکن رسول پور پرگنہ پھول پور مدعی علیہ

دعوی دلا پانے قبولیت سے ملے بیگہ قطعات ذیل واسطے تین سال کے من ابتدائے ۱۲۸۰ف لغایتہ ۱۲۸۲ف بہ لگان لعہ۵ جو ۵۔ اکتوبر کو صہ۴ و ۵۔ دسمبر کو صہ۴ و ۵۔ اپریل کو صہ۴ و ۵۔ مئی کو سے۴ ادا ہوا کرین گے

پیپرہا	گولرہا	پھولہا	
نمبر ۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	
ــــ بیگہ	مال ــــ ۲ لسیٰ	مال ــــ ۵ بسی	

۱۵ جون ۱۸۸۰ء کو اراضی مذکور مدعی علیہ نے لی اور قبولیت دینے کا وعدہ کیا
مگر باوجود قابض ہونے اراضی مذکور قبولیت نہین دی تھی ۱۵ جون مذکور
بناے دعویٰ وظہور دعویٰ ہی —

مین شیر خان مدعی اس بات کا مقر ہون کہ بیان
اس عرضی دعویٰ کا بقدر میرے علم ویقین کے صحیح ہی

العبد
شیر خان نمبردار موضع رسول پور پرگنہ پھول پور
معروضہ ۲۰ جولائی ۱۸۸۰ء

مثال دوم

ضمن ۲ - الف دفعہ ۹۳ ایکٹ لگان — دعویٰ لگان — اشٹامپ
دلسکھ راے ولد منسکھ راے قوم کایت نمبردار رامپور پرگنہ بھگوان پور ... مدعی

بنام

امید راے ولد ہمت راے قوم کایت کاشتکار رامپور پرگنہ بھگوان پور ساکن موضع مذکور مدعا علیہ

دعویٰ لگان قسط نومبر ۱۸۸۰ء بر بناے پٹہ قبولیت و واصلباقی وتخطی پٹواری
جو موافق شرط قبولیت ۵ - نومبر سنہ الیہ کو ادا ہونی چاہیے تھی وادا
نہین ہوئی تھی وہ ہی تاریخ بناے دعویٰ اور ظہور دعویٰ ہی —

مین دلسکھ راے مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان
اس عرضی دعویٰ کا بقدر میرے علم ویقین کے صحیح ہی

العبد
دلسکھ راے نمبردار رام پور پرگنہ بھگوان پور
بقلم خود — معروضہ یکم دسمبر ۱۸۸۰ء

	تیسری مثال	

ضمن دفعہ ۔۔ ایکٹ لگان دعوی اضافہ



راجہ فتح چند متعلقدار امیر نگر پرگنہ وزیرپور مدعی

بنام

حبیب اللہ خان ولد مجید خان قوم افغان کاشتکار موضع چین پور پرگنہ وزیرپور مدعی علیہ

دعوی

دلاپانے اضافہ بابت لگان اراضی پر من ابتداے فصلی بابت نمبر ۳۷ و ۳۸ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۳ و ۴۵ و ۴۶ و ۵۸ و ۶۲ و ۶۸ جو موافق ریت عرضی ہذا و جدول دفعہ ۳۲ ایکٹ لگان ذمہ مدعی علیہ واجب الادا تھا و نامبردہ نے ۱۵ اپریل کو اضافہ دینے سے انکار کیا تاریخ بناے دعوی و ظہور دعوی ہی

مین فتح چند مدعی اس بات کا مقر ہون کہ بیان اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہی

العبد
فتح چند

چوتھی مثال

ضمن ۴-الف دفعہ ۹۳-ایکٹ لگان (اشٹامپ عـہ ۱۴) بیدخلی

جوالا سنگھ ولد دیبی سنگھ قوم ٹھاکر نمبردار موضع دھنکروا پرگنہ بیرپور مدعی

بنام

چین ولد رامو قوم کورمی ساکن وکاشتکار موضع دھنکروا پرگنہ مذکور مدعی علیہ

دعوے

بیدخل کیے جانے مدعی علیہ اراضی عـگہ لگانی عـہ سے جسکے نمبر ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ ہین اور بربنائے پٹہ قبولیت من ابتدائے ۱۲۷۷ ف لغایتہ ۱۲۷۹ ف تین سال کو قبضہ مدعی علیہ مین دی گئی تھی بوجہ عدم ادائے عـہ لگان جو ۵-اکتوبر ۱۸۶۹ء و ۵-دسمبر سنہ الیہ و ۵-اپریل ۱۸۷۰ء و ۵-مئی ۱۸۷۰ء کو واجب الادا تھے دمنجانب مدعی علیہ ادا نہین کیے گئے کہ وہی تاریخ بنائے دعوی وظہور دعوی ہی۔

مین جوالا سنگھ نمبردار مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم ویقین کے صحیح ہی

العبد

جوالا سنگھ نمبردار دھنکروا پرگنہ بیرپور۔

معروضہ ۲۰ مئی ۱۸۷۰ء

پانچوین مثال

ضمن ۴-الف دفعہ ۹۳-ایکٹ لگان (اسٹامپ عـہ ۱۴) بیدخلی رعایا

شیوراج سنگہ ولد جگراج سنگہ نمبردار موضع رام پور پرگنہ بیرپور مدعی

بنام

لال مند ولد جے سکھ کورمی ساکن و کاشتکار موضع مذکور مدعی علیہ

دعوی

بیدخل کیے جانے و منسوخ ہونے پٹہ ۴ بیگہ بنجر لگانی ۵ عدد نمبری ۲۰۵ و ۲۰۷ جو بر بناے قبولیت واسطہ پانچ سال کے سن ابتداے ۱۲۷۷ ف لغایتہ ۱۲۸۱ فصلی مدعی علیہ کے قبضہ مین اس شرط سے دیا گیا تھا کہ ۱۲۷۸ف کے اپریل مین کل بنجر کو جوت کے کھیت کر دونگا اور مدعی علیہ نے جوت کر کھیت نہین کیا یکم مئی ۱۲۷۸ف تاریخ بناے دعوی اور ظہور دعوی ہی —

مین شیوراج سنگہ نمبردار مدعی اس بات کا مقر ہون کہ بیان اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہی

العبد
شیوراج سنگہ نمبردار موضع رامپور پرگنہ بیرپور
بقلم خود معروضہ ۱۵- مئی ۱۸۷۱ع

چھٹوین مثال

ضمن ۴- الف دفعہ ۸۳- ایکٹ لگان — اسٹامپ ۱۲ — بیدخلی رعایا

شیوراج سنگہ ولد جگراج سنگہ نمبردار موضع رام پور پرگنہ بیرپور مدعی

بنام

سجیت سنگہ ولد نمت سنگہ کاشتکار و ساکن موضع مذکور مدعی علیہ

دعوٰی —

بیدخل کیے جانے و منسوخ ہونے پٹہ متعلقہ اراضی لگانی معہ ۵ جو بربنائے ایک پٹہ قبولیت پانچ سال کو من ابتدائے سنہ ۱۳۷۷ لغایتہ سنہ ۱۳۸۱ فصلی مدعی علیہ نے واسطہ مزروعہ کرنے کے لی تھی۔ جسکے نمبر ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۹۰ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۵ و ۹۶ ہین و مدعی علیہ نے خلاف معاہدہ قطعہ نمبری ۹۲ و ۹۳ پر ۱۵۔ جون سنہ ۱۸۸۰ کو باغ آم کا لگایا و عہد شکنی قبولیت سے کی لہذا کل اراضی سے مستوجب بیدخلی ہو گیا ہی۔

مین شیوراج سنگہ نمبردار مدعی اس بات کا مقر ہون کہ بیان
اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہی

العبد
شیوراج سنگہ نمبردار موضع رام پور پرگنہ
بیرپور مدعی معروضہ ۵۔ اپریل سنہ ۱۸۸۱ء

ساتوین مثال

ضمن ۵۔ الف دفعہ ۸۳۔ ایکٹ لگان (اسٹامپ ۔عہ) فہمید حساب

محبوب حسین سربراہ کار کورٹ آف وارڈس تعلقہ کمالی — مدعی

بنام

خوب چند ضلعدار موضع جمال پور پرگنہ کمال پور — مدعی علیہ

دعوٰی —

دلا پانے حساب و اصلباقی اور جمع خرچ موضع کمال پور بابتہ سنہ ۱۳۷۲ فصلی جو بل

ہونے کورٹ آف وارڈس مدعی علیہ نے باعتبار اپنی خدمت ضلعداری کے مرتب کیا تھا وبروقت مطالبہ اوسکو داخل کرنا لازم تھا مگر باوجود مطالبہ نامبرہ نے ۳۰-جون ۱۸۷۱ء کو مانگنے پر نہین دیا وہی تاریخ بناے دعوی ظہور دعوی ہے

مین محبوب حسین سربراہ کار کورٹ آف وارڈس مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

العبد
محبوب حسین سربراہ کار تعلقہ کمالی
معروضہ یکم اگست ۱۸۷۱ء

آٹھوین مثال

ضمن ۵- الف دفعہ ۹۳ - ایکٹ لگان — اسٹامپ ۵ع — فہمید حساب

رام چرن ولد لکا پرشاد قوم اگروالہ نمبردار موضع اہمٹ پرگنہ بشن پت مدعی

بنام

سیتل پرشاد پٹواری موضع اہمٹ ساکن پیرپا پرگنہ بشن پت مدعی علیہ

دعویٰ

دلاپانے ما عہ ۵ بربناے واصلباقی نوشتہ مدعی علیہ آمدنی قسط مئی ۱۸۷۱ء جو بحیثیت پٹواری وکارندگی مدعی کے مدعی علیہ نے اسامیان موضع اہمٹ سے وصول کیے اور ۳۰- مئی ۱۸۷۱ء تک مدعی کے پاس داخل کرنا چاہیے تھا حالانکہ مدعی علیہ نے داخل نہین کیے کہ وہی تاریخ بناء دعوی وظہور دعوی ہے—

مین رام چرن مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان اس
عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

العبد
رام چرن نمبردار موضع امہٹ پرگنہ بستی پت
معروضہ یکم جون سنہ ۸۱ء بقلم خود

نوین مثال

ضمن ۶   اسٹامپ ۱۰   استقرار حق قبضہ داری

نانک سنگہ ولد ببا سنگہ قوم ٹھاکر جنوار کاشتکار موضع سرمن پور پرگنہ فیروزپور مدعی

بنام

مہاراجہ جوہار جہ سنگہ تعلقدار فیروزپور   مدعی علیہ

دعوی

استقرار حق قبضہ داری عـہ بیگہ زمین جریبی واقعہ سرمن پور یعنی قطعات ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ بہ لگان عـہ بر بنائے قبضۂ موروثی و زمینداری قدیم جس سے مدعی علیہ نے ۳۰ جون سنہ ۸۱ء کو انکار کیا کہ وہی تاریخ بنائے دعوی اور ظہور دعوی ہے —

مین نانک سنگہ مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان اس
عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

العبد
نانک سنگہ کاشتکار موضع سرمن پور پرگنہ
فیروزپور معروضہ ۱۵ اگست سنہ ۸۱ء

دسوین مثال

ضمن ۷ - ب دفعہ ۸۳ - ایکٹ لگان ولا پانے پٹہ

اسٹامپ

شمشیر خان ولد امیر خان کاشتکار موضع رسول پور پرگنہ پھول پور مدعی

بنام

شیر خان نمبردار موضع مذکور مدعی علیہ

دعویٰ

دلاپانے پٹہ سے بیگہ زمین قطعات ذیل واسطہ پانچ سال مورخہ ۱۲۷۸ف لغایتہ ۱۲۸۳ف فصلی ولگان ملے - جو عہ ۵ - اکتوبر و عہ ۵ دسمبر کو و عہ ۵ - اپریل کو و عہ ۵ - مئی کو ادا ہونا چاہیے

پھلواری	باغ والہ
نمبر ۳۷	نمبر ۳۸
ے م	ے م

۱۵ - جون ۱۸۷۵ع کو بہ تحریر اقرار نامہ مدعی علیہ نے زمین دی و پٹہ دینے سے باوجود قبضہ مدعی ۳۰ - جون کو انکار کیا کہ وہی تاریخ بناے دعویٰ ظہور دعوی ہے

مین شمشیر خان مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

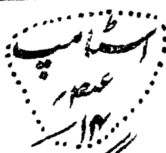
نشانی

[illegible] شمشیر خان [illegible] موضع [illegible]

[illegible] ۱۵ - جون [illegible]

گیارہوین مثال

ضمن ۸ دفعہ ۹۳ - ایکٹ لگان — عذرداری



دل تھمن سنگھ کاشتکار موضع رسول پور پرگنہ پھول پور — مدعی

بنام

شیر خان نمبردار موضع مذکور — مدعی علیہ

دعوی

قائم رہنے دخل ۵ بیگہ اراضی نمبری ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ لگانی ۵ عہ بر بنائے پٹہ دوامی کہ جس اراضی کے قبضہ چھوڑنے کے واسطے ۲۰ - اپریل ۱۸۷۱ء کو مدعی علیہ نے اطلاعنامہ جاری کرایا ہے اور وہ ہی بنائے دعوی اور ظہور دعوی ہے -

مین دل تھمن سنگھ مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

نشانی

بارہوین مثال

ضمن ۹ ب دفعہ ۹۳ - ایکٹ لگان — معاوضہ



نصیر خان ولد امیر خان قوم افغان کاشتکار موضع جمال پور پرگنہ کمال پور۔ مدعی

بنام

جے نراین سنگھ نمبردار موضع مذکور مدعی علیہ

دعویٰ

ولاپانے ۵؎ بر سبیل معاوضہ وصول کرنے لگان خلاف قانون کے جو مدعی علیہ نے بہ تعیناتی شحنہ ۳؎ غلہ گیہون پیداوار قطعات نمبری ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ جو بر بناے پٹہ قبولیت بہ قبضہ مدعی ۵؎ لگان پر تھے بالجبر بدست پورن تیلی ساکن جمال پور ۱۵- مئی ۱۸۸۱ء کو للعہ پر بکوا لیا و عہ ہرجہ جو بوجہ ضبطی غلہ مذکور مدعی کو عائد ہوا چنانچہ ۱۵- مئی ۱۸۸۱ء تاریخ بناء و ظہور دعوی ہے۔

مین نصیر خان مدعی اس بات کا مقر ہون کہ بیان
اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہو
نصیر خان بقلم خود

نصیر خان کاشتکار موضع جمال پور پرگنہ کمال پور
[illegible] ۱۸۸۱ء

تیرہوین مثال

ضمن ۹ ب دفعہ ۹۳ - ایکٹ لگان اسٹامپ عصہ معاوضہ

دل تھمن سنگھ ولد مرلی سنگھ قوم ٹھاکر کاشتکار موضع جمال پور پرگنہ کمال پور مدعی

بنام

جے نراین سنگہ نمبردار موضع مذکور — مدعی علیہ

دعوے

دلاپانے مدعہ معاوضہ وصول کرنے عہ لگان زائد از پٹہ مرقومہ ۱۴ ارجون ۱۸۶۹ع بابت قطعات کھجوریا نمبر ۳۸۶ و جمنہا نمبری ۳۸۷ و گولریا نمبر ۳۸۸ و لکھوا نمبری ۳۸۹ و بنجر نمبری ۵۸۷ جنکا لگان مے تھا و مدعی عہ دے چکا تھا باوجود اوسکے ۱۵- جون ۱۸۷۱ع کو مدعی کے لڑکے لاکھن سنگہ کو پکڑکے بٹھالا و مدعی کی جورو سے مے لے لیا ہی رباوجود حساب عہ زائد واپس نہین کیا اور اسواسطہ عہ وصول زائد از لگان و مہ معاوضہ نقصان کا مدعی علیہ دیندار ہوگیا ہی ۱۵- جون تاریخ بنائے دعوی ہی و ۲۵- جون ۱۸۷۱ع جس تاریخ واپسی عہ سے مدعی علیہ نے انکار کیا ظہور دعوی ہے۔

مین دل تھمن سنگہ مدعی اس بات کا مقر ہون
کہ بیان اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہی
علامت نشانی

دل تھمن سنگہ ... معاوضہ ... [illegible]

	چودہوین مثال	

ضمن ۹ ب دفعہ ۸۳- ایکٹ لگان — اسٹامپ ۶ — معاوضہ

جبار خان ولد قہار خان قوم پٹھان کاشتکار جلال پور پرگنہ حیدرآباد مدعی

بنام

مداری پٹواری نمبردار موضع مذکور مدعی علیہ

دعویٰ

دلاپانے صہ معاوضہ نہ دینے رسید دعہ لگان اراضی نمبری ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ جو مدعی علیہ نے ۱۵ - جون ۱۸۹۱ء کو وصول پایا واوسی تاریخ کو دینے رسید سے انکار کیا و مدعی کو نالش کرنے پر مجبور کیا چنانچہ وہ ہی تاریخ بنار وظہور دعوی ہے -

مین جبار خان مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان
اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

علامت نشانی

پندرھوین مثال

ضمن ۱۰ ب دفعہ ۸۳ - ایکٹ لگان اسٹامپ ۵ عہ بیدخلی

عزیزالدین ولد سعیدالدین ساکن حمید پور پرگنہ رشید پور مدعی

بنام

مصلح الدین ولد کریم الدین نمبردار موضع مذکور مدعی علیہ

دعویٰ

دخلیابی لکھہ ٹرہا بلع جسکی اراضی نمبر ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ پربہ تعداد ۵ بگہہ پیمایش ہوئی تھی وبر بنار بیعنامہ نوشتہ اکرام علی مدعی ۱۲۳۰ فصلی سے قابض تھا ۱۵ مئی ۱۸۷۱ کو مدعی علیہ نے خلاف قانون بیدخل کر دیا ہی کہ وہی تاریخ بناء ظہور دعویٰ ہی قیمت مالیہ ہی۔

مین عزیزالدین مدعی اس بات کا مقر ہون کہ بیان اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم ویقین کے صحیح ہی

العبد
عزیزالدین ساکن حمیدپور پرگنہ رشیدپور
معروضہ ۱۵ نومبر ۱۸۷۱ء بقلم خود

سولھوین مثال

حسب دفعہ ۱۰۳ - ایکٹ لگان — اسٹامپ — بیدخلی بالجبر

جسونت سنگہ ولد بھوپ سنگہ قوم ٹھاکر جنوار پٹی دار موضع تکھا پرگنہ سکندرپور مدعی

بنام

چوہارجہ سنگہ ولد گمان سنگہ پٹی دار موضع مذکور — مدعی علیہ

دعویٰ

دلاپانے بنجر لگانی عہ ۵ نمبری ۳۵ و ۳۶ ۵ بگہہ جو واسطہ گھاس کے بہ قبضہ مدعی بربنار تقسیم خانگی ۱۲۶۶ سے بہ قبضہ مدعی تھا ۱۵ اگست

۱۸۷۰ء کو مدعی علیہ نے بیدخل کرکے دعه کی منفعت سے محروم کیا ہے

چنانچہ ۱۵- اگست ۱۸۷۰ء تاریخ بناء ظہور دعوی ہے۔

مین جسونت سنگہ مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان اس

عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

علامت نشانی

عرضی جسونت سنگہ [illegible] ۱۸۷۰ء

سترہوین مثال

ضمن ۱۱ب دفعہ ۹۳- ایکٹ لگان (اسٹامپ دعه) قرقی بیجا

بدری ولد بھوانی قوم کورمی ساکن و کاشتکار موضع بنہرا پرگنہ سکندرپور مدعی

بنام

جوراکھن ولد لا معلوم نمبردار موضع و پرگنہ مذکور مدعی علیہ

دعوی

عذرداری قرقی بیجا جو ۳۰- اپریل ۱۸۶۹ء کو بعوض بقایاے لگان پر ۲ کھیت نمبری ۸۷ مدعی علیہ نے ۲ من گیہون پیداوار کھیت مالیتی ۲ر نمبری ۱۰۲ باوجود ہونے پٹہ جداگانہ قرق کرلیا ہے حالانکہ قانوناً ایسی پیداوار کا قرق کرنا ناجائز ہے اور قابل واگذاشت ہے۔

مین بدری مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان اس

عرضی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

علامت نشانی

عرضی مدعی کا بتاریخ موضع نمبر ۔ آیا ۔ جو ۔ ۱۸ عیسوی
معرفت ۔ ۱۰ ۔ تہی ۔ عرائض
تجانہ نبیدہ عملی بسبب

اٹھارہوین مثال

ضمن ۱۲ دفعہ ۳ ۸ - ایکٹ لگان — کمی لگان

اسٹامپ ۲ عصہ

جسونت ولد ہنونت قوم کاچھی ساکن زور آور پور پرگنہ پلیا — مدعی

بنام

ممتاز خان ولد سرفراز خان قوم مسلمان نمبردار موضع مذکور — مدعی علیہ

دعوی

کمی لگان عے منجملہ ۵ عے لگان قطعات کجرہا و بجرہا نمبری ۹۷ و ۹۹ جسکا پٹہ سہ سالہ من ابتدائے ۱۲۸۷ لغایتہ ۱۲۸۹ ہے اور بوجہ طغیانی دریائے جو کا منجملہ ۵ عے گہ زمین سے ۳۰- اگست سنہ ۱۸۶۹ کو عے گہ زمین کٹکر دریائے مذکور مین مل گئی اور نمبردار مدعی علیہ کمی نہین کرتا اور ۳۰ - ستمبر سے پورے لگان کا متقاضی ہے کہ وہی تاریخ ظہور دعوی ہے -

مین جسونت مدعی اس بات کا مقر ہون کہ بیان اس

عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح و درست ہی

علامت نشانی

عرضی دعوی جسونت سنگھ کا موضع زوراور پور
پیش شد پیشی مورخہ ۱۵- اکتوبر ۶۹ء
بجلسہ صلاح الدین عارضی تحصیل

او نیسوین مثال

دعوی اصلاحات ضمن ۱۳ ب دفعہ ۸۳- ایکٹ لگان

اسٹامپ ۵ے

جیدت ولد شیو ورت قوم برہمن ساکن جبین پور پرگنہ رسول پور مدعی

بنام

جنگ باز خان ولد امیر خان نمبردار موضع مذکور مدعی علیہ

دعوی

دلاپانے سالعہ ۵ معاوضہ اصلاحات قطعات کھلیا نمبر ۷۹ و پھلواری نمبر ۸۰ و ۸۱ جسمین بصرف سالعہ ۵ مدعی نے باعتبار قبضہ موروثی اپریل ۱۸۶۸ء مین کنوان پختہ بنایا تھا و مدعی علیہ نے بلا نظر صرف مدعی اراضی مذکورہ سے بیدخل کرنے کے لیے ۲۶- مئی ۱۸۷۱ء کو اطلاعنامہ جاری کیا ہی اور اوسی وجہ سے مدعی علیہ دیندار دعوی مدعی حسب دفعات ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ ایکٹ لگان ہوگیا ہی چنانچہ وہ ہی تاریخ ظہور دعوی ہی

مین جیدت مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان

اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے
نشانی

صاحب حیات کاشتکار موضع حسین پور پرگنہ رسول پور
مرقومہ ۷ دسمبر سنہ ۱۸۸۳ع
بقلم ... لال عرائض نویس

بیسوین مثال

ضمن ۲۴ دفعہ ۹۳ - ایکٹ لگان — اسٹامپ — بٹائی

ہرنند ولد نرنند قوم چمار کاشتکار مرگا کھیڑہ پرگنہ رسول پور — مدعی

بنام

دلیپ سنگہ نمبردار موضع مذکور — مدعی علیہ

دعوے

قطعات بکرپا و منڈرپا جو بقرار داد بٹائی بحصۂ مساوی اس شرط سے بقبضۂ مدعی ہین کہ قبل درو کے کوت ہو جاویگا مگر باوصف یاددہی از جانب مدعی و گذرنے ۳۰ - مارچ مدعی علیہ کی جانب سے کچہ بندوبست کوت کرنے کا نہین ہوا لہذا مدعی مجبور ہوا ہی کہ عدالت سے درخواست کرے کہ بہ تعیناتی کسی اہلکار سرکار کے کوت کرایا جاوے -

مین نرنند مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان

اس درخواست کا جہانتک مجھے علم و یقین ہے صحیح ہے

نشانی

عرضی راجہ جیدیت سنگھ تعلقدار ... پرگنہ رسول پور ... کاشتکار موضع کورہ ... مورخہ ۳۰ مارچ [illegible]

انیسوین مثال

دفعہ ۴۷ - ایکٹ لگان

اسٹامپ ۴ عصہ

پورن ولد رام چرن قوم تیلی ساکن میلان پور پرگنہ رسول پور عذردار

بنام

راجہ جیدیت سنگھ بہادر تعلقدار و نمبردار پرجوریور و دوتو چار کاشتکار موضع کورہ

درخواست

مدعی علیہ تعلقدار نے بدعوی بابت لگان ۱۲۸۹ف از آن عذردار باوجود جاننے اسکے کہ غلہ مذکور ملکیت عذردار ہی مال دوتو چار قرار دیکر قرق کرلی ہی و ۳۰ جون کو مشتہر بہ نیلام کرائی ہے کہ وہ ہی تاریخ وجہ نالش و عذر عذردار ہے

مین پورن مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان
اس درخواست کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

نشانی

عرضی پورن تیلی ساکن میلان پور پرگنہ رسول پور
معروضہ ۵ جولائی [illegible]

بائیسوین مثال

تعمین ۱۵ - دفعہ ۹۳ - ایکٹ لگان		منافع

اسٹامپ ۵ر

مقیم خان ولد حکیم خان پٹی دار موضع حمید پور پرگنہ رسول پور مدعی

بنام

نعیم خان حصہ دار موضع مذکور		مدعی علیہ

دعوی

ولا پانے مالمدعیہ بابت منافع حمید پور پرگنہ رسول پور بقدر حصہ ۲ ر ۱۹ پائی بابت ۱۲۸۷ فصلی جو ۳۰ - اکتوبر ۱۸۸۱ کو بروے حساب کتاب پٹواری واجب الادا تھا و مدعی علیہ نے دینے سے انکار کیا کہ وہ تاریخ ظہور دعوی ہی -

مین نعیم خان مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان

اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہی

بقلم خود

مدعی نعیم خان حصہ دار موضع حمید پور

تیئیسوین مثال

تعمین ۱۵ - دفعہ ۹۳ - ایکٹ لگان		منافع

اسٹامپ ۵ر

امراؤ سنگھ ولد فقیرے سنگھ حصہ دار ۱ ر ۳ پائی موضع ہلا پور پرگنہ رسول پور مدعی

بنام

انچارج ... سنگھ نمبردار

نالش بابت ... حساب کتاب بابت منافع ... موضع ... بابت ۷۸ ... جو ۱۵ ستمبر ۱۸۷۱ء کو ... واجب الادا تھا مگر مدعی علیہ نے نہیں دیا نہ حساب سمجھایا لہذا مدعی مستحق اسکا ہے کہ ... دلایا جاوے

میں ... سنگھ مدعی مقر اس بات کا ہوں کہ مضمون

اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

نشان

عرائض نویس

چیف کورٹ پنجاب

سکھ لال سنگھ نمبردار موضع رام پور پرگنہ رسول پور — مدعی

بنام

شنکر سنگھ حصہ دار ۲ موضع ... — مدعی علیہ

دعوی

دلایا جانے ... بابت مالگذاری حصہ ۲ ... حق نمبرداری و خرچہ دیہی و ... سود بحساب فیصدی ... مورخہ ۳۰ ستمبر بغایت ۳۰ نومبر ۱۸۷۱ء واجب ... جملہ ... جو ذمہ مدعی علیہ ۳۰ ستمبر ۱۸۷۱ء کو واجب الادا تھی و باوجود تقاضا ادا نہیں کیا لہذا وہی تاریخ بنائے دعوی ظہور ہوئی ہے

مین سکھہ لال سنگہ نمبردار مدعی مقر اس بات کا ہون
کہ بیان اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہی
نشانی

دستخط سکھہ لال سنگہ نمبردار موضع ... [illegible]

پچیسوین مثال

اسٹامپ
مہر

ضمن ۱۶ دفعہ ۹۳ ۔ ایکٹ لگان — حصۂ مالگذاری

امیر اللہ ولد فقیر اللہ نمبردار موضع حسین پور پرگنہ رسول پور — مدعی

بنام

دولت خان ولد عزت خان — مدعی علیہ

دعوی

بابت جمع مالگذاری بر بنائے حساب پٹواری جو بوجہ ہونے نمبرداری مشترک کے تحصیلدار نظام آباد نے باوصف اسکے کہ ذمہ مدعی علیہ واجب الادا تھے مدعی سے بابت قسط مئی ۱۸۸۱ء وصول کرلیے و مدعی علیہ نے باوجود سمجھہ لینے حساب یکم جولائی کو دینے سے انکار کیا پس وہی تاریخ ظہور دعوی ہی۔

مین امیر اللہ مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان
اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہی

بقلم خود

دستخط امیر اللہ نمبردار موضع حسین پور ... [illegible]

چھبیسوین مثال

ضمن ۱۷ - دفعہ ۹۳ - ایکٹ لگان (اسٹامپ) مقدمات متعلق مالگذار

سرور خان ولد منور خان حصہ دار موضع نگوہان پرگنہ رسول پور مدعی

بنام

رحمان خان نمبردار موضع مذکور مدعی علیہ

دلایا نے مال کہ منجملہ اوسکے للعہ لگان اراضی سیر مدعی ہے جسکو مدعی علیہ نے باوصف ہونے منافع باقتنی مدعی بقدر للعہ بابت سال تمام ۱۲۸۸ فصلی باضرار نقصان مدعی سے ۳۰ - نومبر ۱۸۸۱ء کو وصول کرلیا و للعہ معاوضہ نقصان جو مدعی کو بوجہ زیادہ ستانی مدعی عائد ہوا ۳۰ - نومبر ۱۸۸۱ء تاریخ بناے دعوی وظہور دعوی ہے -

مین سرور خان مدعی مقر اس کا ہون کہ بیان اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

نشانی

عرضی سرور خان حصہ دار موضع نگوہان پرگنہ ... ۱۷ ... ۱۸۸۱ء
معرفت ... عرض
...

ستائیسوین مثال

ضمن ۱۷ - دفعہ ۹۳ - ایکٹ لگان (اسٹامپ) نالش شرکاء

جودہا سنگہ ولد بدہا سنگہ حصہ دار ا ر ہ پائی موضع پروری پرگنہ ڈونڈیا کھیڑہ مدعی

بنام

ہرخیند نمبر دار مدعی علیہ

دعوی

دلاپانے عـہ معاوضہ نہ دینے رسید مبلغ مـہ جو بابت لگان اراضی ۱۲۷۷ فصلی سیر خود کاشت مدعی علیہ نے ۳۰ - اکتوبر ۱۸۷۰ کو وصول کرلیا ہے و رسید دینے سے تاریخ مذکور کو انکار کیا -

مین جودہا سنگہ مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہو

نشانی

[illegible]

اٹھائیسوین مثال

ضمن ۱۸ دفعہ ۹۳ - ایکٹ لگان — اسٹامپ عـہ ۱۴ — نالش معافیداران

شیورام پنڈت معافی دار موضع سرسنڈا پرگنہ رسول پور مدعی

بنام

شیو چرن کورمی کاشتکار و ساکن موضع مذکور مدعی علیہ

دعوے

دلایا نے ۱۰۰۰ کہ منجملہ اوسکے للعہ بابت لگان سکہ اراضی ہی جو ۳۰ نومبر سنہ ۶۹ کو موافق شرائط قبولیت ادا ہونا چاہیے اور مدعی علیہ نے نہین دیا و ۸ سود ہے بحساب فیصدی عہ بابت دو مہینے کے ۳۰ - نومبر سنہ ۱۸۶۹ع تاریخ بناے دعوی وظہور دعوی ہے -

مین شیورام مدعی مقراس بات کا ہون کہ بیان اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم ویقین کے صحیح ہے

نشانی

مدعی شیورام ولد بنیکت ساکن فیدار موضع سرمبند ابن سوری
معرفت بہمیر شیوبری شد ۷ ع تعلقہ او دوہ بہاری
عرائض نویس

کاشتکار - یہ تو بڑی مہربانی آپ نے کی کہ سب عرضیون کے نمونے ہمکو لکھوا دیے اب ہم آپ کے بتلائے ہوئے نمونون کے موافق عرضی لکھایا کرینگے مگر اب یہ ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ مقدمہ کوئی ہمپر دائر ہو یا ہم کسی پہ دائر کرین اور کداچت روبکاری کے دن نہ پہونچین تو کیا ہوتا ہے -

سمجھدار - اسکی تین صورتین اور چت دیکرا اونکو سنو ایک تو یہ کہ تمنے اگر نالش کی اور عدالت سے روبکاری کی تاریخ بدی گئی اور اوس تاریخ کو نہ تم پہونچو اور نہ وہ ہی پہونچے جسپر تمنے نالش کی ہے تو حاکم مقدمہ کو عدم پیروی مین خارج کردیونگے پہ اگر تم بیس روز کے بھیتر اگر سو روپیہ سے کم دعوی کا مقدمہ ہے تو اس کے اشٹامپ پر اور اگر سو روپیہ سے زیادہ کا

دفعہ ۱۱۰ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ و ۱۱۹ - ایکٹ مذکور ایضاً

ضمن ۲ دفعہ ۳ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء +

دعوی ہی تو ۸ کے اسٹامپ پر عرضی دیوا اوسمین اپنی حاضر نہونے کا
سبب لکھو تو حاکم عدالت کے دیکھینگے کہ تم حاضر ہونے مین لاچار ہوگئے
تھے یا نہین اگر اونکو معلوم ہوگا کہ لاچار ہوگئے تھے تو تمھارے مدعی علیہ کو
اطلاع دیوینگے اور جو وہ تمکو نہ جھٹلا سکیگا اور تمھارا عذر سچا لیویگا تو مقدمہ
پھر قائم ہوجاویگا نہین تو عذر تمھارا نامنظور ہوجاویگا لیکن تم اوتنے ہی دام
کے اسٹام پر جتنے پر پہلے عرضی دی تھی اگر عرضی دلیوگے اور میعاد سماعت کی
نہ گذر گئی ہوگی تو پھر نالش لگ جاوے گی دوسرے اگر روبکاری کی تاریخ پر
تم حاضر ہوجاو اور تمھارا مدعی علیہ حاضر نہو تو یا تو حاکم مدعی علیہ کی گرفتاری کا
حکم دیوینگے یا ایکطرفہ روبکاری کرینگے اور تمسے دعوی کا ثبوت لیکر فیصلہ
کر دیوینگے پر ایسا فیصلہ پکا نہوگا اسواسطے کہ جس روز فیصلہ ہونے کا حال
مدعی علیہ سُنے یا جس روز تم ڈگری کو جاری کراکے مدعی علیہ کو پکڑوا دو یا قرقی
کراؤ اوس روز سے تیس ۳۰ دن کے بھیتر مدعی علیہ اپنے عذر کی عرضی اوسیطرح جیسے
اوپر ہمنے بتلایا اسی ۸ کے اسٹامپ پر دے سکیگا کہ روبکاری کی تاریخ پر
وہ کیون حاضر نہین ہوا تھا اور اگر اوسکا عذر واجبی ٹھہرے گا تو مقدمہ کی تجویز
حاکم پھر کرینگے اور اور مدعی علیہ کے گواہون کا بیان یا مدعی علیہ کی دستاویزنکو
دیکھکر فیصلہ کرینگے تیسرے اگر نالش کرکے روبکاری کے دن تم تو حاضر نہو سکو
اور مدعی علیہ حاضر ہو اور تمھارے دعوی کو وہ سچھ لیوے تب تو اوسپر
ڈگری ہوجائیگی لیکن جو وہ نہ سکرے تو دعوی ڈسمس ہوجاویگا پر ایسا
ڈسمس ہونا بھی پکا نہین ہی اگر ڈسمس ہونیکے دن سے تم تیس روز کے اندر

اس بات کے اسناد کے بغیر پوچھا اور پھر بتلایا ہی اپنے حاضر ہونے کے
عذر لکھکر پیش کردو اور جو عذر تمہارا اچھا سمجھا جاوین تو پھر مقدمہ سنا جائے گا
اور تحقیقات ہوکر واجبی فیصلہ ہوجائیگا اور اگر تمھاری غیرحاضری کا سبب واجبی
نہ سمجھا جاوے تو پھر مقدمہ گیا گذرا ہوا اور اوس مقدمہ کو پھر دائر نہین کرسکتے پر اوس
حاکم کے حکم کی تم اپیل کرسکتے ہو جس سے تمھارا عذر نامنظور ہوا ہو۔

کاشتکار۔ اپیل کا ذکر آپ نے کئی دفعہ کیا ہی پر ہماری سمجھ مین نہین
آیا کہ اپیل کا کیا مطلب ہے۔

سمجھدار۔ اپیل کی مراد یہ ہے کہ مقدمہ پہلے جس حاکم کی عدالت مین دائر ہو
اور جو حاکم حکم دین اور لڑنے والون مین سے کوئی ایسا دیکھے کہ وہ حکم
کسی غلطی سے واجبی نہین ہوا ہی تو دوسری عدالت مین جہان پہلے حاکم کے
فیصلہ کی پرکھ ہوسکتی ہو درخواست کرے اور اپنی درخواست مین وہ دلیل
لکھے جس سے فیصلہ کو واجبی نہین سمجھتا اسکو اپیل کہتے ہین۔

کاشتکار۔ پھر جب اپیل کی درخواست لگ جاتی ہی تو کیا ہوتا ہی۔

سمجھدار۔ اپیل کی عدالت کے حاکم مثل کو منگواکر پرکھ کرتے ہین کہ پوری
تحقیقات ہوکر فیصلہ واجبی ہوا ہی یا نہین اگر اون حاکم کی پرکھ مین پوری
تحقیقات کا ہونا نہین ٹھہرتا تو پھر پہلی عدالت مین مثل کو پھیر دیتے ہین و
حکم دیتے ہین کہ تحقیقات کو پوری کرکے پھر فیصلہ کرین و اگر تحقیقات پوری
معلوم ہوگئی ہی اور فیصلہ مین غلطی پائی جاتی ہی تو فیصلہ کو منسوخ کرکے حکم جو
اونکے نزدیک اچھی معلوم ہوتا ہی دیتے ہین اور اگر فیصلہ واجبی معلوم ہوتا ہے تو اپیل

نا منظور کرتے ہین —
کاشتکار — ہم سنتے ہین کہ اپیل دو طرح کی ہوتی ہے ایک عام کہلاتی ہی دوسری خاص سو اوسکا مطلب کیا ہی —
سمجھدار — یہ تم جانتے ہی ہو کہ جب تک کوئی سبب نہین ہوتا تب تک جھگڑا پیدا نہین ہوتا اور جب تکرار پیدا ہوئی تو وہ سبب کھلتا ہی اور اوس سبب کو مدعی یا مدعی علیہ اپنے اپنے مطلب کے موافق ٹھہراتے ہین اور کبھی تو یہ عذر کرتے ہین کہ وہ سبب ہوا ہی نہین یا کبھی کہتے ہین کہ سبب تو ہی مگر قانون کے موافق نہین ہی یا دونون عذر کرتے ہین کہ نہ قانون کے موافق ہی اور نہ ہوا ہی اوسوقت حاکم کو دونون عذر کی تحقیقات کرنی پڑتی ہی پہلے تو یہ کہ وہ سبب ہوا ہی یا نہین دوسرے یہ کہ اگر ہوا ہی تو قانون کے موافق ہی یا نہین اور بعد اوسکے اپنا فیصلہ کرتے ہین اور حکم لکھتے ہین اوس فیصلے سے جو ناراض ہو کر کوئی پہلے اپیل کرتا ہی اوسکو اپیل عام کہتے ہین اسواسطے کہ پہلے اپیل کی عدالت کے حاکم اون دونون عذر کو پرکھتے ہین اور دونون عذر کے بابت اپنی تجویز لکھکر حکم دیتے ہین وجو اوس فیصلہ سے بھی جھگڑالو ون مین سے کوئی ناراض ہوا تو وہ دوسری اپیل کی عدالت مین جاکر عذر کرتا ہی مگر اوس عدالت مین صرف یہ ایک عذر سنا جاتا ہی کہ قانون کے موافق فیصلہ نہین ہوا اور اگر اس عذر کو اپیل کرنے والے نے صاف صاف دکھلا دیا تو اپیل لی جاتی ہی اور دونون حاکمون کی مثلین منگوائی جاتی ہین اور دیکھا جاتا ہی کہ فیصلہ قانون کے موافق

ہوا ہی یا نہین و اگر اپیل کی درخواست سے معلوم ہوا کہ عذر اپیل کرنیوالیکے ٹوٹے لنگڑے ہین تو نقل نہین منگوائی جاتی اپیل نا منظور ہو جاتی ہی اسکو اپیل خاص کہتے ہین تم اب ایک مقدمہ کا حال سنو تو تمھارے دہیان مین خوب آوے گا کہ ہمنے سبب اسکو کہا ہی اور وہ قانونی ہی یا کیسا —

مثال

رگھو سنگہ نمبردار نے مادھو سنگہ کاشتکار قبضہ دار پر دعوی کیا کہ مادھو سنگہ کے پاس ہوعہ بیگہ زمین ہوعہ لگان پر ہی اور یہ نرم لگان روپیہ بیگہ کا اسواسطے لگایا گیا تھا کہ مادھو سنگہ کی زمین اسیچ تھی اب ہمنے دو کنوین بنوائے ہین کہ اون کنوون کے پانی سے زمین مادھو سنگہ کی سینچی جا سکتی ہی مگر مادھو سنگہ اسواسطے اون کنوون سے پانی نہین لیتا کہ اگر پانی لیونگا تو زمین کے لگان مین اضافہ ہو جائیگا سو یہ اوسکو اختیار ہی کہ اپنا نقصان آپ کرے مگر جبکہ ہمنے کنوین بنا دیے اور پانی اون کنوون کا مادھو سنگہ کی زمین پر پہونچ سکتا ہی اور پیداوار بڑہ سکتی ہی تو زمین کی حیثیت بڑہ گئی ہی اور مادھو سنگہ کو عــہ سینکڑا کم کرکے وہ لگان دینا چاہیے جو غیر قبضہ دار اسامی دیتے ہین تو غیر قبضہ دار اسامیونکی ریت کا اوسط عہ ہی سو مادھو سنگہ کو عہ کی ریت سے للعہ لگان دینا چاہیے مادھو سنگہ نے دو عذر کیے پہلا (غیر قانونی) یہ کہ جو کنوین نمبردار نے بنائے ہین اونکا پانی ہمارے کھیتون مین نہین چڑہ سکتا ہماری زمین اونچی ہی اور کنوین نیچی زمین مین ہین اگر ہم

اپنے کھیتون مین پانی [illegible] اونچی نالی بنانے مین اوتنا ہی خرچ
پڑیگا جتنا کنوان بنانے [illegible] دوسرا (قانونی) یہ کہ جبتک
حیثیت ہماری زمین کی [illegible] تب تک نمبردار ہمپر دعوی اضافہ کا
نہین کرسکتا [illegible] ہماری زمین کی حیثیت کچھ نہین بڑھی نہ ویسی ہوگئی ہے
جیسے اور غیر قبضہ دار کاشتکارون کی ہی جنکی میڈریٹ نمبردار نے پیش کی ہے
یہ عذر ڈپٹی کلکٹر صاحب نے سنکر دونون بات کی تحقیقات کرکے اپنے
فیصلہ مین یہ تجویز لکھی کہ پہلے عذر کے بابت تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ
مادھوسنگہ کی زمین کنوین کی [illegible] مین [illegible] ہاتھ اونچی ہے اور جبتک
۵ ہاتھ مادھوسنگہ کے خرچ [illegible] اونچی نالی کا بنانا غیر ممکن ہے دوسرا عذر مادھوسنگہ
کا مضبوط ہے اسواسطے کہ دفعہ ۳۴ ایکٹ لگان مین یہ لکھا ہے کہ رعیت کا لگان
تب ہی اضافہ ہوگا جب یہ ثابت ہو کہ جس شرح سے رعیت لگان دیتی ہے
اوس شرح سے کم ہے جو بعد منہائی ۵ سیکڑا کے ویسی ہی زمین کے واسطے
اور غیر قبضہ دار رعیت دیتی ہے سو یہ بخوبی ظاہر ہے کہ جسطرح کی زمین مادھوسنگہ
کی بالفعل ہے ویسی زمین اون کاشتکارون کے پاس نہین ہے جنکی میڈریٹ
نمبردار نے پیش کی اور نہ مادھوسنگہ کی زمین ویسی ہوسکتی ہے جبتک
سینچی نہ جائے اور نمبردار کنوان بنواکر یہ زبردستی نہین کرسکتا کہ مادھوسنگہ
خواہ نخواہ اوس سے پانی لیوے اور کھیت سینچے اسواسطے لگان کے اضافہ کا
دعوی جو نمبردار نے کیا ہے خارج کیا جاوے اس فیصلہ سے ناراض ہوکر نمبردار
نے کمشنر صاحب کی عدالت مین [illegible] قانونی و غیر قانونی دونون سبب

بابت اپیل کے پہلے سبب عذر قانونی کے واسطے لکھا کہ ہمارے گواہون سے
بیان پر ڈپٹی کلکٹر صاحب نے لحاظ نہین کیا اور اگر زمین مادھوسنگہ کے
کھیت کی اونچی تھی تو ڈپٹی کلکٹر صاحب کو دیکھنا تھا کہ ہم کنوین سے اور
مادھوسنگہ کے کھیت تک نالی بنائے دیتے تھے مگر مادھوسنگہ نے نالی نہ بنانے دی
اور دوسرے سبب کے واسطے لکھا کہ دفعہ ۳۲۔ ایکٹ لگان کا جو مطلب
ڈپٹی کلکٹر صاحب نے لکھا ہی وہ صحیح نہین ہی اسواسطے کہ جب مادھوسنگہ کی زمین پر
پانی پہونچ سکتا ہی اور وہ نہین پہونچا تا تو زمین کی قسم مین فرق نہین آسکتا۔
کمشنر صاحب نے مثل منگواکر اپنی تجویز مین لکھا کہ پہلا عذر مادھوسنگہ کا ایسا
مضبوط نہین ہی اسواسطے کہ زمین کنوین سے ہاتھ بھر سے زیادہ اونچی نہین ہی
اگر نالی دوسو ہاتھ لمبی و ایک ہاتھ اونچی بنائی جاتی تو مادھوسنگہ کی زمین پر پانی
آسانی سے پہونچ جاتا اور یہ خوب ثابت ہی کہ نمبردار نالی بنواتا تھا مگر مادھوسنگہ نے
نہ بنانے دی مگر دوسرا عذر مادھوسنگہ کا ایسا واجبی ہی کہ ہم ڈپٹی کلکٹر صاحب کے
فیصلہ کو بحال رکھتے ہین فقط نمبردار پھر اس حکم سے ناراض ہوا اور دوسری اپیل کو
مستعد ہوا تو وہان صرف قانونی سبب کے واسطے اپیل ہوسکتی تھی اسلیئے اوسنے
اپیل مین وہی سبب ناراضی فیصلہ کمشنر صاحب کا لکھا جو کمشنر صاحب کے روبرو
پیش کیا تھا اور اوس عذر کو اپیل خاص کے حاکم عدالت نے واجبی سمجھا اور مثل
طلب کی اور بعد دیکھنے مثل کے اپنا فیصلہ یون لکھا کہ ڈپٹی کلکٹر صاحب و کمشنر صاحب
نے جو کچھ لکھا ہی کہ نمبردار اپنے بنائے ہوئے کنوین کے پانی لینے پر اسامی پر زبردستی
نہین کر سکتا تو یہ سچ ہی لیکن جبکہ نمبردار نے اپنے خرچ سے پانی لینے کی تدبیر کردی

تو چاہا ہوا اسامی پانی نہ لیوے مگر ہم سمجھتے ہین کہ زمین کی حیثیت بڑہ گئی اسواسطے کہ دوسرا اسامی اگر اوس زمین پر کھیتی کرتا ہوتا تو وہ ضرور پانی لیتا اسواسطے نمبردار کو حق اضافہ لینے کا ہی اور اگر یہ قاعدہ مقرر نہ کیا جاوے تو پھر کچھہ امید نہ رہے گی کہ گانون کے مالک حصہ دار اسامیون کی زمین کی حیثیت بڑھانے کی فکر کرین اور اسواسطے اپیل منظور کرتے ہین وحکم صاحب ڈپٹی کلکٹر اور صاحب کمشنر کا منسوخ کر کے حکم دیتے ہین کہ مثل پھر صاحب ڈپٹی کلکٹر کے پاس واپس کیجاوے کہ وہ تجویز کرین کہ موجودہ لگان سابق پر کس قدر اضافہ ہونے کے لائق زمین مادعوسنگہ کی ہی اور جو کچھہ ثابت ہووے اوسکے موافق فیصلہ کرین۔

کاشتکار۔ کیون صاحب جب قانون ایک ہی اور حاکم سب قانون سیکھتے ہین تو سب کے فیصلے قانون کے موافق ہونے چاہیئین۔

سمجھہ دار۔ یہ تو تم سچ کہتے ہو کہ قانون سب حاکم جانتے ہین اور فیصلہ بھی سب قانون ہی کے موافق کرتے ہین اور قانون بھی بہت سمجھہ بوجھہ کے بنایا جاتا ہی مگر جیسے حاکمون کی بدہ اور گیان بڑا ہوتا ہی ویسا ہی قانون کا مطلب وہ سوچتے ہین یہ تو تم جانتے ہو کہ بیدک کا شاستر ایک ہی ہی اور اوسی شاستر کے موافق سب بید علاج کرتے ہین پر جب ایک بیمار کی چار بید دوا کرین تو چارون کے دوا کرنے کی تدبیر الگ الگ ہوتی ہی اور ہر ایک اپنی اپنی بدہ کے موافق دوا تجویز کرتا ہی۔

کاشتکار۔ بھلا یہ تو ہم سمجھے مگر اپیل کرنے کے واسطہ کوئی دستور بھی مقرر ہی کہ کتنے دن تک اپیل ہو سکتی ہی۔

ویقعہ سہ دفعہ ۹۰
ایکٹ لگان
ویقعہ سہ دفعہ ۹۰
ایکٹ رجسٹری
۱۸۷۳ء

سمجھہ دار — ہان جن حاکمون کی فیصلہ کی اپیل کلکٹر صاحب سنتے ہین اونکی اپیل تیس ۳۰ روز کے بھیتر ہونی چاہیے اور جن حاکمون کی اپیل کمشنر صاحب سنتے ہین اونکی میعاد چھہ ۶ ہفتہ ہی اور جن حاکمون کی اپیل جوڈیشیل کمشنر صاحب کی حضور مین ہونی چاہیے اونکے واسطہ نوّے ۹۰ دن کی میعاد ہی پر اس میعاد مین وہ دن نہ گنا جائیگا جس روز فیصلہ ہوا اور وہ دن بھی منہا کر دیے جائینگے جتنے دن فیصلہ کی نقل لینے مین ضرور ہوتے ہین —

کاشتکار — ہمنے تو سنا ہی کہ بعضے فیصلون کی اپیل نہین ہوتین اور بعضے فیصلے ایسے بھی ہوتے ہین کہ جنکی اپیل ایک ہی ہوتی ہے —

سمجھہ دار — یہ سچ تمنے سنا ہی — دعوی لگان ضمن ۲ — و دعوی دلا پانے حساب و منافع ضمن و امانت ضمن ۱۵ جو نمبردار وحصہ دار کرین و دلا پانے پارلہ زیادہ وصول کرنے لگان و نہ دینے رسید ضمن ۹ — عذرداری قرقی بیجا ضمن ۱۱ — مقدمہ بٹائی یا کنکوت ضمن ۱۴ جو اسامی نمبردار پر کرین — و دعوی جو نمبردار اپنے حصہ دارون پر باقی جمع یا پوت کا کرین ضمن ۱۶ — یا حصہ دار دعوی زیادہ دینے جمع کا نمبردارون و ٹھیکہ دارون و معافیدارون پر کرین ضمن ۱۷ — و جو نالش معافیدار اپنی اسامیون پر لگان دلا پانے کی کرین ضمن ۱۸ — کے دعوون مین اگر سو روپیہ سے زیادہ کا دعوی نہوا اور مقدمہ کا فیصلہ پہلے کلکٹر صاحب نے کیا ہو تو اپیل ممکن نہو گی و جو کسی اور حاکم نے کیا ہوا اور اوسکی اپیل کلکٹر صاحب یا کمشنر صاحب نے سنی ہو تو پھر دوسری اپیل نہو سکے گی مگر ایک صورت مین کہ اوس فیصلہ سے کوئی معاملہ لگان کے بڑھانے یا بدلنے یا زمین کے حق کا فیصلہ ہوا ہو

دفعہ ۹۵ — ایکٹ لگان

کاشتکار۔ اپیل کے لکھانے کی تدبیر ہمکو معلوم نہین ہے آپ مہربانی کرکے اوسکا نمونہ بھی تبلادین۔

سمجھدار۔ بہت ضرور ہی کہ اپیل موافق نمونہ مندرجہ دفعہ ۳۳۵۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ کے ہو اسواسطے ہم خوشی سے نمونہ لکھوا دیتے ہین۔

پہلی مثال

اسٹامپ
عــہ
۸

بھوانی سنگھ کاشتکار موضع لنھگور پرگنہ پھول پور ضلع رسول پور مدعا علیہ اپیلانٹ

بنام

محمد علی نمبردار موضع مذکور مدعی رسپانڈنٹ

دعوی اضافہ لگان۔

عــہ ۵

مالــہ

اپیل بناراضی صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر ضلع رسول پور مجوزہ ۱۵۔ جون سنہ ۱۸۶۷ء مشعر ڈگری اضافہ لگان بحق مدعی رسپانڈنٹ حضور مین صاحب کمشنر بہادر بوجوہات ذیل ہی اول یہ کہ جس اراضی کے بابت مدعی رسپانڈنٹ نے اضافہ لگان کا دعوی کیا ہی اوسمین حق قبضہ داری کی ڈگری اپیلانٹ کو مل چکی ہی۔ دوسرے جتنی صورتین اضافہ لگان کی دفعہ ۱۳ ۔ ایکٹ لگان مین بیان کی گئی ہین اونمین سے کسی قاعدہ مین یہ مقدمہ نہین آتا ہی اسواسطے تجویز

عدالت ماتحت قانون کے خلاف اور قابل منسوخ ہونیکے ہے۔

دوسری مثال

اسٹامپ
۳ ۲/

پورن چودہری ساکن سمری پرگنہ پھول پور ضلع رسول پور مدعی علیہ اپیلانٹ

بنام

جواہر سنگہ نمبردار موضع مذکور مدعی رسپانڈنٹ

دعوے
بیدخلی زرکاشت لگانی
ے۵

بالف

اپیل بناراضی فیصلہ صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر ضلع رسول پور مجوزہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۸۷۶ء مقدمہ مذکور حضور مین جناب صاحب کمشنر بہادر اس عذر کے ساتھہ پیش کی جاتی ہے کہ اطلاعنامہ بیدخلی حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ ۳۴ ایکٹ لگان ۱۵ - اپریل تک جاری نہین ہوا اور صرف اسیوجہ سے فیصلہ عدالت ماتحت قابل منسوخی ہے۔

تیسری مثال

اسٹامپ
لعہ
۱۲/

پتیم سنگھ کاشتکار موضع ڈہوا پرگنہ پھول پور ضلع رسولپور مدعی علیہ اپیلانٹ

بنام

مرتضی بیگ نمبردار موضع مذکور مدعی رسپانڈنٹ

دعوی

بقایا لگان

۱۰ ص

باعث

اپیل بناراضی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجۂ اول پھول پور مشعر ڈگری تعدادی ۱۰ ص مجوزہ ۱۶ مئی سنہ ۱۸۷۰ع بحضور جناب صاحب کلکٹر بوجوہات ذیل پیش کی جاتی ہی۔ اول یہ کہ یہی مقدمہ ایک دفعہ سنہ ۱۸۶۹ع مین حسب دعوی مدعی پیش ہوکر خارج ہوچکا ہی اب دوبارہ سماعت اوسکی حسب دفعہ ۲۔ ایکٹ ۸۔ سنہ ۱۸۶۹ جائز نتھی لیکن عدالت ماتحت سنے باوجود پیش ہونے نقل فیصلہ کے کچہ لحاظ نہ فرمایا۔ دوم تجویز عدالت ماتحت دربارہ تجویز قبولیت گواہی موجودہ مسل مقدمہ سے خلاف ہی۔ سوم۔ عدالت ماتحت نے رسید پیش کردہ اپیلانٹ پربھی کچہ لحاظ نفرمایا۔ چہارم۔ دعوی مدعی مین حد سماعت بھی عارض ہے

چوتھی مثال

اسٹامپ
۵ ص
۴

جاوید علی کاشتکار علی پور پرگنہ پھول پور ضلع رسول پور مدعی اپیلانٹ

بنام

حامد علی نمبردار موضع مذکور مدعی علیہ ریسپانڈنٹ

دعویٰ

الـــ معاوضہ چاہ پختہ

اپیل بنا راضی صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر ضلع رسول پور مصدرہ یکم نومبر ۱۸۹۹ء بمقدمہ مندرجۂ بالا حضور مین صاحب کلکٹر بہادر بوجوہات ذیل ہے —

اول یہ کہ فیصلہ عدالت ماتحت تمہیدی ہے اور رویداد مقدمہ کے خلاف ہے —

دوم — اسامیان دیہہ کی گواہی جو خاص تابع مدعی علیہ کے ہین بمقابلہ گواہان جو ہم سرحدی دیہات کے رہنے والے ہین زیادہ اعتبار کے لائق ہے —

سوم — اگر عدالت ماتحت موقع کو دیکھتی تو ثابت ہوجاتا کہ کنوین سے کھیتی کو نفع ہی یا صرف پینے کے کام مین آتا ہے — چوتھی جن گواہون نے اپنے کھیت اوس کنوین سے اکثر سینچے ہین اونکی گواہی لینے سے عدالت ماتحت نے انکار کیا اسلیے تجویز عدالت ماتحت منسوخ ہونے کے لائق ہی اور مقدمہ واسطے زیادہ تحقیقات کے حسب دفعہ ۱۵۳ — ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء اس لائق ہی کہ عدالت مذکور مین پھر واپس بھجوایا جاوے —

پانچوین مثال

سردار سنگه خوش باش ... پرگنه پھولپور ضلع رسول پور ... اپیلانٹ

بنام

چهارجه سنگه ... ضلع مذکور ... رسپانڈنٹ

دعوی لگان ...

بابت

اپیل بنا راضی فیصلہ صاحب کلکٹر بہادر ضلع رسول پور مجوزہ ۲۷ ستمبر سنه ۱۸۷۶ع بحضور صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر اس عذر کے ساتھ پیش کی جاتی ہے کہ خلاف دفعہ ۳۵ ایکٹ لگان کے صاحب کلکٹر بہادر نے باتفاق راے صاحب ڈپٹی کلکٹر باوجود ہونے کاشتکار غیر قبضہ دار کے اراضی غیر لگانی مقبوضہ اپیلانٹ کا لگان مقرر فرما کر ساده ڈگری رسپانڈنٹ کو دی ہے۔

کاشتکار۔ یہ بھی تبلائیے کہ جو مقدمہ دائر کرنا ہو تو پہلے ہم لوگ کون حاکم کی عدالت مین جا کرین

سمجھ دار۔ یہ ہم نہین تبلا سکتے اسواسطے کہ صاحب کلکٹر کو اختیار ہے کہ جسطرح سے چاہین کام کو اون حاکمون مین جو صدر مین ہون یا صدر کے باہر تحصیلدارون مین اجلاس کرتے ہون بانٹین پر جسوقت تم لوگون کو کوئی مقدمہ دائر کرنا ضرور ہو تو پہلے دریافت کر لو کہ اوسوقت کام کسطرح حاکمون مین بٹا ہوا ہے اور کہان مقدمہ دائر ہو سکتا ہے اور جسطرح صاحب کلکٹر کو کام بانٹنے کا اختیار ہے اسیطرح کلکٹر صاحب یا کمشنر صاحب کو یہ بھی اختیار ہے کہ جو مقدمہ اونکے نیچے کے کسی حاکم کی عدالت مین دائر ہو چکا ہو منگوالین وچاہے آپ اوسکی تحقیقات

دفعہ ۱۹۰ ایکٹ لگان

کرکے حکم دین چاہے کسی اور حاکم کے سپرد کرین اعلی کمشنر صاحب کو یہ بھی اختیار ہی کہ اگر کوئی اپیل کلکٹر صاحب کی عدالت مین دائر ہو تو اوسکو منگوا کر چاہے آپ فیصلہ کرین چاہے اپنے نیچے کے کسی اور کلکٹر صاحب کے پاس بھیجکر فیصلہ کرنے کا حکم دین اور جوڈیشل کمشنر صاحب بہادر بھی کسی اپیل کے مقدمہ کو (دفعہ ۹۶ — ایکٹ لگان)

جو کسی عدالت مین دائر ہو حکم دین کہ اوس عدالت سے دوسری عدالت مین (دفعہ ۹۵ ایکٹ ایضاً و دفعہ ۳۴ ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۳۲ع) اوٹھہ جائے مطلب یہ ہی کہ صاحب اسسٹنٹ کلکٹر تو جو کچھ کام ایکٹ لگان کا انجام دیتے ہین اوسمین تابع حکم اور ہدایت صاحب ڈپٹی کمشنر کے ہین جنکو کلکٹر کا اختیار ہی اور کلکٹر صاحب صاحب کمشنر اور جناب صاحب چیف کمشنر کی (دفعہ ۹۹ ایکٹ لگان و) ہدایت کے اور کلکٹر صاحب کمشنر صاحب کے حکم کے تابع ہین تو بھی جناب چیف کمشنر صاحب کو اختیار ہی نہ کمشنر صاحب و کلکٹر صاحب کو کہ کسی حاکم کے فیصلہ مین کسی اور طرح سے جو ایکٹ لگان مین درج نہین ہین دخل دین — (دفعہ ۴۴ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۹ع)

کاشتکار — بعضے وقت تو جب حاکم دورے مین چلے جاتے ہین تو بڑی مشکل مین ہم لوگ پڑتے ہین کہ صاحب کے لشکر کے پیچھے دوڑنا پڑتا ہی —

سمجھدار — تم اگر مشکل مین پڑتے ہو تو جدہر حاکم دورے کو جاتے ہین وہان کی رعایا یا اور مقدمہ والون کو تو آرام ملتا ہی یہ نہ چاہیے کہ اپنا ہی آرام ہر کوئی ڈہونڈہے اور اسیواسطے عدالت کے حاکمون کو اختیار دیدیا گیا ہی کہ مقدمون و اپیلون کی سماعت اور فیصلہ اور دوسری کارروائی کرنے کو جہان چاہین اپنے علاقہ مین اجلاس کرین پر اوس اختیار کے ساتھہ یہ بھی اونکو حکم دیا گیا ہی کہ جا ہی جہان اجلاس کرین ہر مقدمہ کی سماعت اور فیصلہ دربار عام مین کرین اور (دفعہ ۱۰۳ ایضاً)

پہلے سے جھگڑنے والون کو خبر پہونچا دیوین کہ وہ حاضر ہون ۔

کاشتکار ۔ مین جانتا ہون کہ اسیطرح کا اختیار تو دیوانی مقدمات مین بھی ہوگا

سمجھدار ۔ ایکٹ لگان کے مقدمون کی کارروائی اوسیطرح ہوتی ہی جیسے دیوانی کے قانون ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء مین لکھی ہی البتہ ایکٹ لگان مین اگر کوئی خاص کر حکم دیدیا گیا ہے تو وہ ایکٹ لگان کے موافق انجام ہوتا ہی جیسے دیوانی کے قانون کے موافق دعوی کی عرضی گذرنے پر حاکمون کو اختیار ہے کہ مدعی علیہ کو چاہے اسواسطے بلاوین کہ جس بات کا جھگڑا اونمین ہو اوسکو پہلے دریافت کرلیوین اور تب حکم دین کہ گواہ شاہد جھگڑنے والے حاضر کرا دین یا یہ حکم دین کہ مقدمہ کے فیصلہ کرانے کو حاضر ہون پر ایکٹ لگان مین صرف یہی حکم ہی کہ دعوی کی عرضی گذرنے پر جو سمن مدعی علیہ کے نام جاری ہو وہ مقدمہ کے فیصلہ ہی کرنے کو جاری کیا جاوے مطلب اسکا یہ ہی کہ جس روز مدعی علیہ کے حاضر ہونے کا حکم ہی اوس روز گواہ شاہد دستاویز اپنے عذر کی یا تو ساتھ لے آوے یا پہلے سے عدالت مین درخواست کرے کہ فلانے فلانے اوسکے گواہ بلائے جاوین جس مقدمہ کی پیشی کے روز سب مصالحہ حاضر ہو جاوے اسواسطے کہ اوس روز خواہ نخواہ مقدمہ فیصلہ کر دیا جاویگا فینانشل کمشنر صاحب کی آئین بہت تاکید ہے کہ جو تاریخ سمن مین لکھہ جاوے اوسیدن فیصلہ کیا جاوے تم خوب یاد رکھو کہ جب تمھاری نالش پر سمن جاری ہونیکا حکم ہو تو جو گواہ تمکو بلانے ہون اونکی طلبی کے واسطے ترنت عدالت مین درخواست کر دیو اور اگر تمپر نالش ہو اور سمن آوے تو یہ راہ نہ دیکھو کہ جو تاریخ

دفعہ ۱۰۹ ایکٹ لگان

دفعہ ۱۱۲ ایکٹ لگان

سرکلر صاحب فینانشل کمشنر نمبری ۱۱ مورخہ ۲ فروری سنہ ۱۸۷۰ء

۸۵۲

سمن مین لکھی ہی اوس تاریخ کو عدالت مین جاکر درخواست کرینگے کہ گواہ ہمارے بلائے جاوین بلکہ ترنت جاکر درخواست لگاؤ کہ ہمارے فلانے فلانے گواہ بُلائے جاوین نہین پچتاؤ گے۔

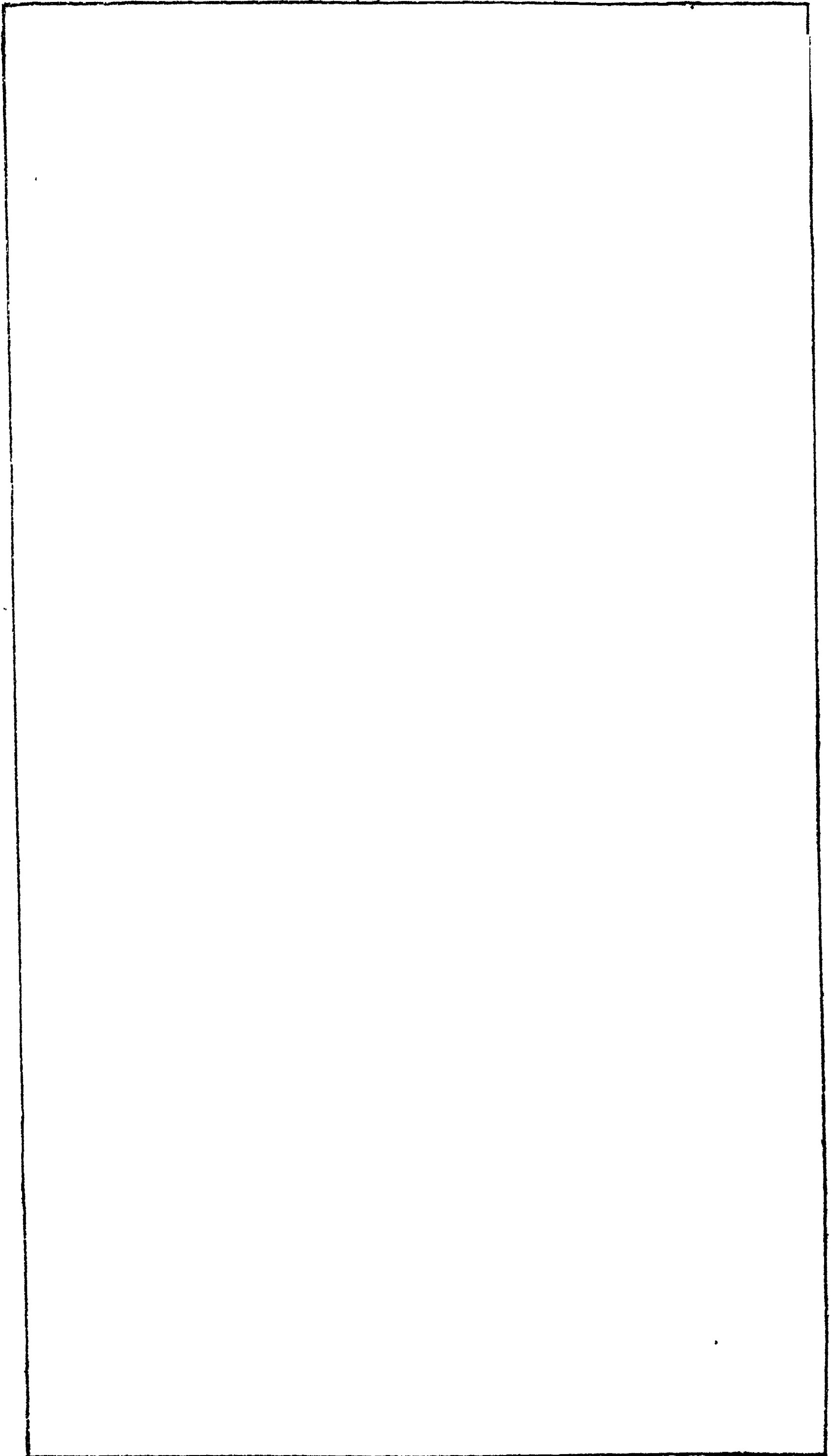
کاشتکار۔ آپ نے جو جو باتین مہربانی کرکے بتلائین اوسکا شکر ہم کہان تک کرین اور ہمکو بڑی شرم معلوم ہوتی ہی کہ جتنی آپ کو تکلیف دیچکے ہین اوسکے سواے پھر آپ کو ہم دق کرنے کا ارادہ کرین۔

سمجھدار۔ ہمکو ذرا بھی تکلیف نہین ہوتی اور ہم خوش ہین جو چاہو پوچھو۔

کاشتکار۔ آپ نے سب کچھہ تو بتلا دیا ہی مگر جسطرح آپ نے عرضیون اور اپیلون کے نمونہ لکھوادیے ہین اگر اسیطرح یہ بھی ہمکو لکھوادین کہ کون مقدمہ کہان سنا جاتا ہی اور اوسکی اپیل کتنے دنون مین کہان ہوتی ہی تو بڑی مہربانی ہوگی۔

سمجھدار۔ بہت اچھا پنڈت جی تم اسے بھی ان بیچارونکے واسطے لکھدو





جدول

جس سے آسانی سے معلوم ہوگا کہ کون مقدمہ
کس عدالت مین کس میعاد مین کس قیمت کے
اسٹامپ پر دائر ہوگا و کس عدالت مین
اپیل ہوگی ؛

ضمن و دفعہ ایکٹ	قسم دعویٰ	کس عدالت میں دائر ہو سکتا ہے	کس میعاد میں دائر ہو سکتا ہے	کس عدالت میں اپیل پیش ہو سکتی ہے	کس میعاد میں اپیل پیش ہو سکتی ہے	کس عدالت میں اپیل ثانی پیش ہو سکتی ہے	کس میعاد میں اپیل ثانی پیش ہو سکتی ہے	کس قیمت کا اسٹامپ عرضی دعویٰ و اپیل پر لگانا چاہیئے
		(الف) وہ مقدمات جو مالک کی طرف سے پیش ہوتی ہین						
	دلاپانے قبولیت رعیت سے جو سو روپیہ سے زیادہ کی نہو تو	چار عدالتون مین اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم	جبتک قبضہ رہین پر بنا ہو ہر وقت	صاحب کلکٹر	۳۰ یوم	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	۹۰ یوم	جو لگان سال گذشتہ کا اوس زمین کا ہوگا جسکے پٹہ کے دلاپانے کا دعویٰ ہے اوسپر پورا اسٹامپ لگایا جائے گا دفعہ ۷ ضمن ۱۱ - ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء و سرکلر صاحب فینانشل کمشنر نمبری ۴۶ ۳۱۹۹ مورخہ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۷۰ء
		اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
		ڈپٹی کلکٹر	ایضاً	صاحب کمشنر	چھ ہفتہ	ایضاً	ایضاً	

	ایضاً ایضاً اگر سو روپیہ سے زیادہ ہو و پانسو سے زیادہ نہو	کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
		تین عدالتون ذیل مین						
		اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول	ایضاً	صاحب کلکٹر	۳۰ یوم	صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر	۹۰ یوم	ایضاً
		ڈپٹی کلکٹر	ایضاً	صاحب کمشنر	چھہ ہفتہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً
		کلکٹر	ایضاً	صاحب کمشنر	چھہ ہفتہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً
	ایضاً ایضاً اگر پانسو سے زیادہ کی ہو و پانچ ہزار سے زیادہ کی نہو	دو عدالتون مین						
		ڈپٹی کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
		کلکٹر	ایضاً	صاحب کمشنر	چھہ ہفتہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر دفعہ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء	قسم دعوی	کس عدالت میں دائر ہوسکتا ہے	کس میعاد کے اندر دائر ہوسکتا ہے	کس عدالت میں اپیل عام ہوسکتی ہے	کس میعاد میں اپیل عام ہوسکتی ہے	کس عدالت میں اپیل خاص ہوسکتی ہے	کس میعاد میں اپیل خاص ہوسکتی ہے	کس قیمت کے اسٹامپ پر عرضی دعوی و اپیل ہوسکتی ہے
تتمہ	ولاپانے قبولیت اگر پانچہزار سے زیادہ کی ہو	کلکٹر	جبتک قبضہ زمین پر بنا ہو ہر وقت	صاحب کمشنر	چھ ہفتہ	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	۹۰ یوم	حسب خانہ بالا
۳	دعوی دلاپانے بقایا لگان تا سو روپیہ تک	چار عدالتوں میں اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم	تاریخ واجب الادا ہونے سے تین سال تک	صاحب کلکٹر	۳۰ یوم	کہیں نہیں	۰	جسقدر روپیہ کا دعوی ہو اوسپر اسٹامپ کا حساب ہوگا ضمن ضمیمہ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء و سرکلر صاحب فینانشل کمشنر نمبری ۴۶ و ۳۱۹۹ مورخہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۸۷۰ء
		اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۰	
		ڈپٹی کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۰	
		کلکٹر	ایضاً	کہیں نہیں	۰	ایضاً	۰	

	ایضاً اگر سو روپیہ سے زیادہ ہو پانسو سے زیادہ نہو	تین عدالتوں اسسٹنٹ کلکٹر درجۂ اول	ایضاً	صاحب کلکٹر	۳۰ یوم	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	۹۰ یوم
		ڈپٹی کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
		کلکٹر	ایضاً	صاحب کمشنر	چھ ہفتہ	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	۹۰ یوم	ایضاً

ضمن نمبر ۱۰ دفعہ ۷۷ ایکٹ ۱۲	قسم دعویٰ	کس عدالت میں دائر ہونا چاہئے	کس میعاد کے اندر دائر ہونا چاہئے	کس عدالت میں اپیل ہونا چاہئے	کس میعاد کے اندر اپیل ہونا چاہئے	کس عدالت میں اپیل ثانی ہونا چاہئے	کس میعاد کے اندر اپیل ثانی ہونا چاہئے	کیفیت کس قسم کا اسٹامپ دعویٰ یا اپیل پر لگانا چاہئے
تتمہ	دعویٰ ولاپانے بقایا لگان اگر پانسو سے زیادہ و پانچہزار سے زیادہ نہو	دو عدالتوں میں صاحب ڈپٹی کلکٹر	تاریخ واجب الادا ہونے سے تین سال تک	صاحب کلکٹر	۳۰ یوم	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	۹۰ یوم	جسقدر روپیہ کا دعویٰ ہو اسپر اسٹامپ کا حساب ہوگا ضمن ۱ ضمیمہ ۱ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء و سرکلر صاحب فینانشل کمشنر نمبری ۲۸۲ و ۱۹۹/۳ مورخہ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۷۸ء
		صاحب کلکٹر	ایضاً	صاحب کمشنر	چھہ ہفتہ	ایضاً	ایضاً	
	ایضاً اگر پانچہزار سے زیادہ کا دعویٰ ہو	صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	

۳	اضافہ لگان ایسی رعیت پر جسکو حق قبضہ واری حاصل ہی اگر پانچہزار تک کا ہو	دو عدالتوں میں صاحب ڈپٹی کلکٹر	یک سال	صاحب کمشنر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	موافق ضمن ا دفعہ ۸۳ ایکٹ لگان
		صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
	ایضاً اگر پانچہزار سے زیادہ کا دعوی ہو	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	موافق ضمن ا دفعہ ۸۳ ایکٹ لگان

نمبر دفعہ ایکٹ ۱۷-۱۸۸۷ء	قسم دعویٰ	کس عدالت میں دائر ہو سکتا ہے	کس میعاد کے اندر دائر ہو سکتا ہے	کس عدالت میں اپیل ہو سکتی ہے	کس میعاد کے اندر اپیل ہو سکتی ہے	کس عدالت میں اپیل ثانی ہو سکتی ہے	کس میعاد کے اندر اپیل ثانی ہو سکتی ہے	کیفیت رسوم اسٹامپ دعویٰ و اپیل
۴	بیدخلی رعیت یا منسوخی کسی پٹہ کی بوجہ ندینے باقی لگان یا پوری نکرنے شرط پٹہ اگر لگان پانچ ہزار تک ہو	دو عدالتوں میں صاحب ڈپٹی کلکٹر صاحب کلکٹر	یک سال ایضاً	صاحب کمشنر ایضاً	چھ ہفتہ ایضاً	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر ایضاً	۹۰ یوم ایضاً	عہ کا اسٹامپ ضمن ۶ مد ۱۷ ضمیمہ ۲- ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء و سرکلر صاحب فینانشل کمشنر نمبری ۲۴۶-۳۱۹۹ مورخہ ۲۲- اپریل سنہ ۱۸۸۸ء لیکن جب مقدمہ اسواسطے ہو کہ حق قبضہ داری تو ۸ر کے اسٹامپ پر عرضی سنی جائے گی۔

	ایضاً اگر پانچ ہزار سے زیادہ لگان کی زمین ہو۔	صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
۵	نالش زمین کے مالکون کی پٹواریون یا کارندون یا اونکے ضامنون پر جنکو زمین کے بندوبست یا وصول تحصیل کو مالکون نے مقرر کیا ہو واسطے دلاپانے روپیہ کے جو اونھون نے وصول کیا ہو یا واسطے سمجھا پانے حساب یا دلاپانے کاغذ جبکہ دعوی پانچ ہزار تک ہو۔	دو عدالتون میں صاحب ڈپٹی کلکٹر	کسیوقت جبکہ کارندہ وغیرہ نوکر ہو واگر نوکر نہو تو تاریخ موقوفی سے ایکسال کے اندر دفعہ ۱۰۷ ایکٹ لگان	صاحب کلکٹر	۳۰ - یوم	صاحب جج ڈسٹرکٹ کمشنر بہادر	۹۰ - یوم	اگر صرف دلاپانے کاغذ کا دعوی ہو تو ۵ع کے اسٹامپ پر عرضی ہوگی ضمن ۱۶ ضیمہ ۲ - ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء واگر دلاپانے روپیہ کا دعوی ہوگا تو جتنے روپیہ کا دعوی ہوگا اوسپر حساب ہوگا ضمن ۱ ضیمہ ۱ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء سرکلر صاحب فینانشل کمشنر نمبری ۱۴۶ و ۳۱۹۹ مورخہ ۲۲ - اپریل سنہ ۱۸۸۰ء
	ایضاً ایضاً اگر دعوی پانچہزار سے زیادہ کا ہو	صاحب کلکٹر	″	صاحب کمشنر	چھ ہفتہ	ایضاً	ایضاً	

ضمن نمبر ۸۳ - ایکٹ لگان	شرح دعوی	کس عدالت مین دائر ہوسکتا ہو	کس میعاد مین دائر ہوسکتا ہے	کس عدالت مین اپیل عام ہوسکتی ہو	کس میعاد مین اپیل عام ہوسکتی ہے	کس عدالت مین اپیل خاص ہوسکتی ہو	کس میعاد مین اپیل خاص ہوسکتی ہے	کس قیمت کے اسٹامپ پر عرضی دعوی یا اپیل پیش کرنا چاہیے
تتمہ	نالش زمین کے مالکون کی اگر دعوی پانچ ہزار سے زیادہ کا ہو	صاحب کلکٹر	ایضاً	صاحب کلکٹر	۳۰ یوم	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	۹۰ یوم	دیکھو عبارت صفحہ ۲۲۹
	(ب) مقدمات جو مالک ادنی یا رعیت کی طرف سے ہوتے ہین							
۶	مقرر کرانا پانے حق قبضہ داری اگر لگان زمین کا پانچ ہزار سے زیادہ نہو	دو عدالتون مین صاحب ڈپٹی کلکٹر	ایک سال دفعہ ۱۰ ایکٹ لگان	صاحب کمشنر	چھ ہفتہ	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	۹۰ یوم	۸ سرید ضمیمہ ضمن ۱۴ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء سرکلر صاحب فینانشل کمشنر بہادر نمبری ۶۸۶ و ۱۹۹۵/۳۱ مورخہ ۲۲ - اپریل سنہ ۱۸۷۲ء

٧	ایضاً اگر لگان پانچہزار سے زیادہ ہو دلاپانے پٹہ - اگر لگان ۵۰۰ روپیہ تک ہو	صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
		صرف صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
		چار عدالتوں میں اسسٹنٹ کلکٹر درجۂ دوم	جب تک دخل قائم ہو ہر وقت نالش ہوسکتی ہے دفعہ ۱۰۵ ایکٹ لگان	صاحب کلکٹر	۳۰ یوم	ایضاً	ایضاً	پچھلے سال کی تعداد لگان اور زمین پر جسکے پٹہ کا دعوی ہے اسٹامپ لگایا جائے گا ضمن ۱۱ دفعہ ۷ ایکٹ ۷ ۱۸۷۰ء
		اسسٹنٹ کلکٹر درجۂ اول	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
		ڈپٹی کلکٹر	ایضاً	صاحب کمشنر	چھ ہفتہ	ایضاً	ایضاً	
		کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر دفعہ ایکٹ [illegible]	قسم مقدمہ	جس عدالت میں نالش رجوع ہوگی	میعاد نالش	جس عدالت میں اپیل اول رجوع ہوگی	میعاد اپیل اول	جس عدالت میں اپیل دوم رجوع ہوگی	میعاد اپیل دوم	کیفیت [illegible]
تتمہ	دلا پانے پٹہ - اگر لگان سو روپیہ سے زیادہ و پانسو روپیہ سے زیادہ نہو	تین عدالتوں اسسٹنٹ کلکٹر درجۂ اول	حسب خانۂ بالا	صاحب کلکٹر	۳۰ یوم	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	۹۰ یوم	پچھلے سال کی تعداد لگان اور زمین پر جسکے پٹہ کا دعوی ہے اسٹامپ لگایا جاوے گا ضمن ۱۱ دفعہ ۷ - ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء
		ڈپٹی کلکٹر	ایضاً	صاحب کمشنر	چھ ہفتہ	ایضاً	ایضاً	
		کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
	دلا پانے پٹہ - اگر لگان پانسو روپیہ سے زیادہ و پانچ ہزار تک ہو	دو عدالتوں ڈپٹی کلکٹر	ایضاً	ایضاً	تاریخ فیصلہ سے چھ ہفتہ	ایضاً	تاریخ فیصلہ سے ۹۰ یوم	ایضاً

		کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
	ایضاً اگر لگان پانچہزار سے زیادہ ہو	صرف صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
۸	عذرداری - اطلاعنامہ بیدخلی - اگر لگان زمین کا جس سے بیدخل ہوتا ہو پانچ ہزار سے زیادہ نہو	دو عدالتون مین صاحب ڈپٹی کلکٹر	تاریخ اجراے اطلاعنامہ سے پندرہوین مئی تک دفعہ ۳۴ ایکٹ لگان	صاحب کمشنر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	رسوم اسٹامپ مطابق تعداد اوس زر لگان کے ہوگی جو تاریخ گذرنے عرضی نالش کے سال ماقبل کے بابت اوس اراضی سے واجب ہو جس سے مقدمہ متعلق ہوگا ضمن ۱۱ دفعہ ۷ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء وسرکلر صاحب فینانشل کمشنر نمبری ۴۷-۱۹۹۹ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۸۸۷ء
		صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	

نمبر دفعہ ایکٹ ۱۸ - سنہ ۱۸۷۳ع	قسم دعوی	کس عدالت مین دائر ہونا چاہئے	کس میعاد مین دائر ہونا چاہئے	کس عدالت مین اپیل ہو سکتی ہے	کس میعاد مین اپیل ہو سکتی ہے	کس عدالت مین اپیل خاص ہو سکتی ہے	کس میعاد مین اپیل خاص ہو سکتی ہے	کس قیمت کے اسٹامپ پر دعوی یا اپیل ہونا چاہئے
تتمہ	عذر داری اطلاعنامہ بیدخلی - اگر لگان پانچہزار سے زیادہ ہو	صرف صاحب کلکٹر	تاریخ اجرای اطلاعنامہ سے پندرہ یوم مئی تک دفعہ ۳۶ ایکٹ لگان	صاحب کمشنر	چھہ ہفتہ	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	۹۰ یوم	دیکھو عبارت صفحہ ۲۳۳
۹	دلا پانے بدلا بابت خلاف قانون وصول کرنے لگان - یا کسی رقم کا لگان سے زیادہ - یا انکار دینے رسید یا دستاویز اقبالی بابت اوس لگان کے جو دیا گیا ہو یا دینے کو حاضر کیا گیا ہو - یا بابت	دو عدالتون مین صاحب ڈپٹی کلکٹر	ایک سال کے اندر دفعہ ۱۰۴ ایکٹ لگان	صاحب کلکٹر	۳۰ یوم	ایضاً	ایضاً	اسٹامپ مطابق تعداد دعوی کے پورا لگایا جائیگا سرکلر ایضاً
		صاحب کلکٹر	ایضاً	صاحب کمشنر	چھہ ہفتہ	ایضاً	ایضاً	

	بے دخلی خلاف قانون یا دلا پانے قیمت فصل جس سے بیدخل ہوا ہو بموجب دفعہ ۹۴ - ایکٹ لگان اگر دعوی پانچہزار تک کا ہو—							
	ایضاً ایضاً اگر دعوی پانچہزار سی زیادہ ہو	صرف صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
۱۰	دلا پانے دخل کسی زمین پر جس سے مالک اد نے یا رعیت قانون کے خلاف بیدخل ہوگئی ہو و لگان اوس زمین کا پانچہزار سے زیادہ نہو	دو عدالتوں میں صاحب ڈپٹی کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	رسوم اسٹامپ مطابق تعداد اوس لگان کے ہوگی جو تاریخ گذرنے عرضی نالش کے سال قبل کے بابت اوس اراضی سے واجب ہو جس سے مقدمہ متعلق ہوگا ضمن ۱۱ دفعہ ۷ - ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ع
		صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	و سرکلر ایضاً

نمبر دفعہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع	قسم دعوی	کس عدالت میں دائر ہوگا	کس میعاد کے اندر دائر ہونا چاہئے	کس عدالت میں اپیل ہو سکتی ہے بحکم عدالت ابتدائی	کس میعاد کے اندر اپیل ہو سکتی ہے	کس عدالت میں اپیل ثانی ہو سکتی ہے	کس میعاد کے اندر اپیل ثانی ہو سکتی ہے	کس قدر رسوم اسٹامپ عرضی دعوی و عرضی اپیل و اپیل ثانی پر ہوگا
تتمہ	دلا پانے دخل کسی زمین پر جس سے مالک اراضی یا رعیت قانون کے خلاف بیدخل ہو گئی ہو اگر لگان پانچ ہزار سے زیادہ ہو	صرف صاحب کلکٹر	یکسال کے اندر دفعہ ۱۰۴ ایکٹ لگان	صاحب کمشنر	چھ ہفتہ	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	۹۰ یوم	دیکھو عبارت صفحہ ۲۳۵
۱۱	عذرداری قرقی واسطے چھوڑانے جائداد جو قرق ہوئی ہو یا دلا پانے بدلا بابت خلاف قانون کرنے قرقی کا - اگر قیمت جائداد جو قرق ہوئی ہو پانچ ہزار تک ہو یا دعوی بدلا دلا پانے کا اگر پانچ ہزار تک ہو	دو عدالتوں مین صاحب ڈپٹی کلکٹر	واسطے چھوڑانے جائداد کے تاریخ جاری ہونے اشتہار نیلام سے پندرہ دن کے اندر دفعہ ۵۹ ایکٹ لگان	صاحب کلکٹر	تاریخ فیصلہ سے ۳۰ یوم	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	تاریخ فیصلہ سے ۹۰ یوم	رسوم اسٹامپ موافق تعداد دعوی کے ہوگی

		صاحب کلکٹر	یا واسطے ولایا بدرے کے تین مہینے کے اندر تاریخ قرقی سے دفعہ ۱۰۴ ایکٹ لگان	صاحب کمشنر	چھ ہفتہ	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	۹۰ یوم	
	ایضاً ایضاً اگر قیمت جائداد یا دعوی کی تعداد پانچ ہزار سے زیادہ ہو	صرف صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
۱۳	دعوی کمی لگان بہ سبب کٹ جانے زمین کسی ندی مین یا موافق شرط قبولیت یا اقرارنامہ اگر تعداد دعوی کی سو روپیہ تک ہو	چار عدالتون مین صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم	اندر ایکسال دفعہ ۱۰۴ ایکٹ لگان	صاحب کلکٹر	۳۰ یوم	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	۹۰ یوم	رسوم اسٹامپ سالگذشتہ کے لگان پر شمار ہوکر پوری لگائی جائیگی بہ تنبیہ دفعہ ۱۱ دفعہ ۷ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء و سرکلر ایضاً
		صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
		صاحب ڈپٹی کلکٹر	ایضاً	صاحب کمشنر	چھ ہفتہ	ایضاً	ایضاً	
		صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	

ضمن دفعہ ۹۳ ایکٹ لگان	قسم دعوی	کس عدالت میں دائر ہو	کس میعاد کے اندر دائر ہو	کس عدالت میں اپیل ہوگی	کس میعاد میں اپیل ہوگی	کس عدالت میں اپیل ثانی ہوگی	کس میعاد میں اپیل ثانی ہوگی	کس قدر فیس اسٹامپ عرضی دعوی پر لگتا ہے
تتمہ	دعوی کمی لگان - اگر تعداد دعوی کی سو روپیہ سے زیادہ و پانسو سے زائد نہو	تین عدالتوں میں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول	اندر ایک سال دفعہ ۱۰۴ ایکٹ لگان	صاحب کلکٹر	۳۰ دن	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	۹۰ دن	رسوم اسٹامپ سالگذشتہ کے لگان پر شمار ہو کر پوری لگائی جائیگی تنبیہ دفعہ ۱۱ دفعہ ۷ ایکٹ ۷ ۱۸۷۰ء و سرکلر ایضاً
		صاحب ڈپٹی کلکٹر	ایضاً	صاحب کمشنر	چھ ہفتہ	ایضاً	ایضاً	
		صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
	ایضاً اگر تعداد دعوی پانچ سو سے زیادہ پانچہزار تک ہو	دو عدالتوں میں صاحب ڈپٹی کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	

		صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
	ایضاً اگر تعداد دعوی پانچہزار سے زیادہ ہو	صرف صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
۱۴۱	دلاپانے اصلاحات – یعنی لاگت تردد زمین جیسا دفعہ ۲۱ - ایکٹ لگان مین لکھا ہو اگر دعوی پانچہزار تک ہو	دو عدالتیون مین صاحب ڈپٹی کلکٹر	انذر ایکیال دفعہ ۱۰۴ ایکٹ لگان	صاحب کمشنر	تاریخ فیصلہ سے چھٹہ ہفتہ	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	تاریخ فیصلہ سے ۹۰ دن	رسوم اسٹامپ موافق تعداد دعوی کے پوری ہوگی ضمن ا دفعہ ۷ - ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ع سرکار ایضاً مگر جب بموجب دفعہ ۲۵ - ایکٹ لگان کے درخواست پیش ہو تو ۸ ر کا اسٹامپ کافی ہے
		صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
	ایضاً اگر پانچہزار سے زیادہ کا دعوی ہو	صرف صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	

نمبر شمار دفعہ ایکٹ لگان	قسم دعویٰ	کس عدالت میں دائر ہونا چاہئے	کس میعاد کے اندر دائر ہونا چاہئے	کس عدالت میں اپیل ہو سکتی ہے	کس میعاد میں اپیل ہو سکتی ہے	کس عدالت میں اپیل ثانی ہو سکتی ہے	کس میعاد میں اپیل ثانی ہو سکتی ہے	کس قیمت کے اسٹامپ پر عرضی دعویٰ یا اپیل یا اپیل ثانی ہونا چاہئے
	(ح) مقدمات بٹائی یا کنکوت پیداوار							
۱۴	دعوی واسطے کرا پانے بٹائی یا کنکوت بموجب دفعہ ۱۳۱-ایکٹ لگان	صاحب ڈپٹی کلکٹر	جب اسامی یا مالک بانٹنے یا کوت کرنے سے انکار کرے تین مہینے کے اندر دفعہ ۱۰۸ ایکٹ لگان	صاحب کلکٹر	۳۰ یوم	اگر قیمت غلہ یا کوت سو روپیہ سے زیادہ ہو تو صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	"	۸ ر دفعہ ۱۳۱-ایکٹ لگان مگر جب دفعہ ۱۳۱-ایکٹ لگان کے موافق درخواست پیش ہو تو ۸ عہ کے اسٹامپ پر ہوگی ضمن ۴ مد ۱۷ ضمیمہ ۲ سرکلر ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء صاحب فینانشل کمشنر نمبری ۴۶-۳۱۹۹ مورخہ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۷۰ء

		صاحب کلکٹر		اگر قیمت غلہ یا کوت سو روپیہ سے زیادہ ہو تو صاحب کمشنر	چھ ہفتہ	"	"	
	(د) مقدمات منجانب یا بنام نمبرداران وحصہ داران ومعافیداران							
۱۵	دعوی حصہ منافع یا سمجھوتہ اگر تعداد دعوی کی سو روپیہ تک ہو	چار عہدہ داران ذیل صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم	اندر تین سال دفعہ ۱۰۶ ایکٹ لگان	صاحب کلکٹر	۳۰ دن	•	•	موافق مقدمہ ضمن ۵ دفعہ ۹۳ ب - ایکٹ لگان ۱۸۵۹ء
		صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول	"	"	"	•	•	
		صاحب ڈپٹی کلکٹر		"	"	•	•	
		صاحب کلکٹر		"	"	•	•	

نمبر ضمن جدول ۳ ایکٹ لگان	قسم دعوی	کس عدالت میں دائر ہونا چاہئے	کس میعاد کے اندر دائر ہونا چاہئے	کس عدالت میں اپیل دائر ہونی چاہئے	کس میعاد میں اپیل دائر ہونی چاہئے	کس عدالت میں اپیل ثانی ہو سکتی ہے	کس میعاد میں اپیل ثانی ہو سکتی ہے	کس قسم کے مقدمات میں اپیل ثانی ہو سکتی ہے
تتمہ	دعوی حصہ منافع — اگر تعداد دعوی سو روپیہ سے زیادہ و پانچ سو سے زیادہ نہو	تین عدالتوں میں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول	اندر تین سال دفعہ ۱۰۶ ایکٹ لگان	صاحب کلکٹر	۳۰ دن	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	۹۰ دن	موافق مقدمہ ضمن ۵ دفعہ ۸۳ ایکٹ لگان سنہ ۱۸۶۹ء
		صاحب ڈپٹی کلکٹر	″	″	″	″	″	
		صاحب کلکٹر	″	صاحب کمشنر	چھ ہفتہ	″	″	
۱۵	دعوی حصہ منافع یا سمجھوتہ — اگر تعداد دعوی پانسو سے زیادہ پانچہزار تک ہو	دو عدالتوں میں صاحب ڈپٹی کلکٹر		صاحب کلکٹر	۲۰ دن	″	″	
		صاحب کلکٹر	″	صاحب کمشنر	″	″	″	

	ایضاً اگر تعداد دعوی پانچہزار سی زیادہ ہو	صرف صاحب کلکٹر	〃	صاحب کمشنر	چھہ ہفتہ	〃	〃	
۱۶	دعوی منجانب نمبردار یا پٹی دار بابت بقایا رمالگذاری یا خرچہ دیہی یا نالش ایک نمبردار بنام دوسرے نمبردار کے بابت دلاپانے اوس روپیہ کے جو جومالگذاری کی باقی کے بابت بیباق نمبردار نے دیا ہو اگر تعداد دعوی سوٗ روپیہ تک ہو	چار عدالتونمین صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم	〃	صاحب کلکٹر	۳۰ یوم	•	•	موافق تعداد دعوی کے اسٹامپ پورا لگایا جائیگا
		صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول	〃	〃	〃	•	•	
		صاحب ڈپٹی کلکٹر	〃	〃	〃	•	•	
		صاحب کلکٹر	〃	〃	〃	•	•	

حوالہ دفعہ ایکٹ	قسم دعوی	کس عدالت میں دائر ہو سکتا ہے	کس میعاد میں دائر ہو سکتا ہے	کس عدالت میں اپیل عام ہو سکتی ہے	کس میعاد میں اپیل عام ہو سکتی ہے	کس عدالت میں اپیل خاص ہو سکتی ہے	کس میعاد میں اپیل خاص ہو سکتی ہے	کس قیمت کا اسٹامپ درخواست دعوی یا اپیل پر لگایا جاویگا
تتمہ *	دعوی منجانب نمبردار یا پٹی دار بابت بقایا مالگذاری ۔ اگر تعداد دعوی سو سے زیادہ و پانچ سو سے زیادہ نہو	تین عدالتوں میں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول	اندر تین سال	صاحب کلکٹر	۳۰ دن	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	۹۰ دن	موافق تعداد دعوی کے اسٹامپ پورا لگایا جائیگا
		صاحب ڈپٹی کلکٹر	"	"	"	"	"	"
		صاحب کلکٹر	"	صاحب کمشنر	چھہ ہفتہ	"	"	"

	ایضاً اگر تعداد دعوی پانسو سے زیادہ و پانچ ہزار تک ہو	دو عدالتوں مین صاحب ڈپٹی کلکٹر	〃	صاحب کلکٹر	۳۰ دن	〃	〃	
		صاحب کلکٹر	〃	صاحب کمشنر	چھ ۶ ہفتہ	〃	〃	
	ایضاً اگر تعداد دعوی پانچ ہزار سے زیادہ ہو	صاحب کلکٹر	〃	〃	〃	〃	〃	
۱۷	نالشین حصہ دارون یا ٹھیکہ دارون یا معافیدارون کی نمبردارون وغیرہ پر دعوی دلا پانے بدلا بابت زیادہ وصول کرلینے مالگذاری یا انکار دینے رسید یا دستاویز اقبالی بعد پالینے لگان کے یا جب دینے کو حاضر کیا گیا ہو۔ اگر دعوی سو روپیہ سے زیادہ نہو۔	چار عدالتوں مین صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم	تین سال کے اندر	صاحب کلکٹر	فیصلہ سے ۳۰ یوم	.	.	موافق تعداد دعوے کے اسٹامپ پورا لیا جاوے گا
		صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول	〃	〃	〃	.	.	
		صاحب ڈپٹی کلکٹر	〃	〃	〃	.	.	
		صاحب کلکٹر	.	.	.	.	.	

نمبر ضمن دفعه ۹۳ ایکٹ [illegible]	قسم دعوی	کس عدالت مین دعوی پیش ہوگا	کس میعاد مین دعوی پیش ہونا چاہئے	کس عدالت مین اپیل پیش ہوگی	کس میعاد مین اپیل پیش ہونا چاہئے	کس عدالت مین اپیل ثانی پیش ہوگی	کس میعاد مین اپیل ثانی پیش ہونا چاہئے	کس قیمت کے اسٹامپ پر عرضی دعوی یا اپیل پیش ہونا چاہئے
تتمه	ناشین حصه دارون یا ٹھیکه دارون یا معافیدارون کی نمبردارون وغیره پر دعوی دلاپانے بدلا بابت زیاده وصول کرلینے مالگذاری یا انکار دینے رسید یا دستاویز اقبالی بعد پالینے لگان کے یا جب دینے کو حاضر کیا ہو۔ اگر تعداد دعوی کی سو روپیه سے زیاده و ۵۰۰ سے زیاده نهو	تین عدالتو مین صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجه اول	تین سال کے اندر	صاحب کلکٹر	۳۰ دن	صاحب جوڈیشل کمشنر بهادر	۹۰ یوم	موافق تعداد دعوے کے اسٹامپ پورا لیا جاسے گا
		صاحب ڈپٹی کلکٹر	″	صاحب کلکٹر	۳۰ دن	صاحب جوڈیشل کمشنر بهادر	۹۰ دن	
		صاحب کلکٹر	″	صاحب کمشنر	چھه ہفته	″	″	

	ایضاً اگر تعداد دعوی پانسو سے زیادہ و پانچ ہزار تک ہو	دو عدالتوں میں صاحب ڈپٹی کلکٹر	ایضاً	صاحب کلکٹر	۳۰ یوم	″	″	
		صاحب کلکٹر	″	صاحب کمشنر	چھ ہفتہ	″	″	
	ایضاً اگر پانچ ہزار سے زیادہ کا دعوی ہو	صرف صاحب کلکٹر	ایضاً	″	″	″	″	
۱۸	نالش معافیداران و تعلقداران مالگذاری کی واسطے دلاپانے لگان - اگر سو روپیہ تک کا دعوی ہو	چار عدالتوں میں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم	اندر تین سال دفعہ ۱۰۶ ایکٹ لگان	صاحب کلکٹر	تاریخ فیصلہ سے ۳۰ دن	.		موافق تعداد دعوی کے پورا اسٹامپ لگایا جائیگا
		صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول	″	″	″	.	.	
		صاحب ڈپٹی کلکٹر	″	″	″	.	.	
		صاحب کلکٹر	″	.	.	.	.	

مضمون نمبر دفعہ ایکٹ لگان	قسم دعوی	کس عدالت میں دعوی رجوع ہو سکتا ہے	کس میعاد میں دعوی رجوع ہو سکتا ہے	کس عدالت میں اپیل رجوع ہو سکتی ہے	کس میعاد میں اپیل رجوع ہو سکتی ہے	کس عدالت میں اپیل ثانی رجوع ہو سکتی ہے	کس میعاد میں اپیل ثانی رجوع ہو سکتی ہے	کس قدر اسٹامپ عرضی دعوی و اپیل اول و اپیل ثانی پر لگایا جاتا ہے
تتمہ	نالش معافیداران و تفریقداران مالگذاری کی واسطے دلاپانے لگان — اگر سو روپیہ تک کا دعوی ہو	چار عدالتوں میں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم	اندر تین سال دفعہ ۱۰۶ ایکٹ لگان	صاحب کلکٹر	تاریخ فیصلہ سے ۳۰ دن	.	.	موافق تعداد دعوی کے پورا اسٹامپ لگایا جائیگا
		صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول		〃	〃	.	.	
		صاحب ڈپٹی کلکٹر		〃	〃	.	.	
		صاحب کلکٹر		.	.	.	.	

	ایضاً اگر دعوی سو روپیہ سے زیادہ پانسو تک ہو	تین عدالتوں میں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول	″	صاحب کلکٹر	۳۰ دن	صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر	۹۰ دن	
		صاحب ڈپٹی کلکٹر	″	″	″	″	″	
		صاحب کلکٹر	″	صاحب کمشنر	چھ ہفتہ	″	″	
	ایضاً اگر دعوی پانسو سے زیادہ پانچہزار تک ہو	دو عدالتوں میں صاحب ڈپٹی کلکٹر	″	صاحب کلکٹر	۳۰ دن	″	″	
		صاحب کلکٹر	″	صاحب کمشنر	چھ ہفتہ	″	″	
	ایضاً اگر دعوی پانچہزار سے زیادہ کا ہو	صرف صاحب کلکٹر	″	″	″	″	″	
دفعہ ۱۰۲ ایکٹ لگان	دعوی بیدخلی جس سے کوئی نمبردار یا پٹیدار یا اسامی خلاف قانون بیدخل ہو گیا ہو	صاحب ڈپٹی کلکٹر صاحب کلکٹر	تاریخ بیدخلی سے تین مہینے کے اندر	۰	۰	۰	۰	چونکہ یہ مقدمہ درخواست پر قائم ہوتا ہے لہذا اسٹامپ ۸ آنہ حسب سرکلر صاحب فینانشل کمشنر نمبری ۱۳۴۳/۲۲ مورخہ ۱۵ مارچ سنہ ۸۱ کافی ہوتا ہے

کاشتکار۔ یہ بہت اچھی فہرست آپ نے لکھا دی مگر آپ نے اکثر جگہہ بتلایا ہی کہ پورے کاغذ کے اسٹامپ پر عرضی دعوی یا اپیل کی دینا چاہیے یہ ہماری سمجھ مین نہین آیا۔

سمجھدار۔ مطلب اس سے یہ ہی کہ جتنے کا دعوی جو شخص کیا چاہے اوتنے روپیہ کے اوپر موافق قانون اسٹامپ یعنی ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء کے جو اسٹامپ عرضی دعوی کے واسطے مقرر ہی حساب کر کے عرضی دعوی کی اور اپیل کی پیش کرے

کاشتکار۔ ہمکو تو یہ نہین معلوم ہی کہ عہ کا دعوی کرنا ہو تو کتنے قیمت کا اسٹامپ دعوی کی عرضی کے واسطے چاہیے۔

سمجھدار۔ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء کے ساتھہ ایک فہرست لگی ہوئی ہی وہ ہم پنڈت جی کو لکھوا دیتے ہین اوس سے سب حال تمکو معلوم ہو جائیگا۔

اگر تعداد مالیت بابت نالش مندرجہ ذیل سے زیادہ ہو	مگر مندرجہ ذیل سے زیادہ نہ ہو	رسوم مناسبہ	اگر تعداد مالیت بابت نالش مندرجہ ذیل سے زیادہ ہو	مگر مندرجہ ذیل سے زیادہ نہ ہو	رسوم مناسب
فہرست شرح رسوم بحساب مالیت جو بابت ارجاع نالش لی جائے گی					
۰	صہر	۶/	ولیہ	لعہ	۱۴/ سے
صہ	عہ	۱۲/	لعہ	ولعہ	ٮعہ ۳/
عہ	وعہ	عصہ ۳/	ولعہ	مار	ٮعہ ۸/
وعہ	عہ	عصہ ۸/	مار	ماعہ	ٮعہ ۴/
عہ	وعہ	عصہ ۱۴/	ماعہ	ماعہ	لعہ/
وعہ	سہ	ٮعہ ۳/	ماعہ	ماسہ	لعہ ۱۲/
سہ	وسہ	ٮعہ ۱۰/	ماسہ	مالعہ	عہ ۸/
وسہ	للعہ	سعہ/	مالعہ	ماصہ	لعہ ۴/
للعہ	وللعہ	سعہ ۶/	ماصہ	ماسہ	یعہ
وللعہ	صہ	سعہ ۱۲/	ماسہ	ماٮعہ	یعہ ۱۲/
صہ	وصہ	للعہ ۳/	ماٮعہ	مالہ	یعہ ۸/
وصہ	سہ	للعہ ۸/	مالہ	ماٮعہ	للوعہ ۴/
سہ	وسہ	للعہ ۱۴/	مالعہ	مامار	وعہ
وسہ	ٮعہ	صہ ۴/	مامار	ماماعہ	وعہ ۱۲/
ٮعہ	وٮعہ	صہ ۱۰/	ماماعہ	ماماعہ	یعہ ۸/
وٮعہ	لہ	سعہ/	ماماعہ	ماماسہ	ہوعہ ۴/
لہ	ولہ	سعہ ۶/	ماماسہ	ماماللعہ	ہعہ

بابالیت از تعداد [illegible] تک شامل تعداد [illegible] روپیہ	[illegible] روپیہ	رسوم مناسب	بابالیت از تعداد [illegible] تک شامل تعداد [illegible] روپیہ	[illegible] روپیہ	رسوم مناسب
فہرست شرح رسوم بحساب مالیت جو بابت ارجاع نالش لی جائے گی					
مالعه	مارعه	معیسه ۱۲	امام	اماعه	مه ۱۲
مارعه	ماسه	لوعیسه ۸	اماعسه	اماعسه	لہبیه ۸
مارشه	مامحه	عیسه ۴	اماعسه	اماسه	یبیه ۴
مامحه	مالسه	لہعسه	اماسه	امااللعه	مبیه
مالسه	مالعه	لہعسه ۱۲	امااللعه	امامه	بیه ۱۲
مالعه	سام	یعیسه ۸	امامه	اماسه	للوبیه ۸
سام	ساعه	عیسه ۴	اماسه	امامحه	مبیه ۴
ساعه	ساعسه	للوعیسه	امامحه	امالسه	بیه
ساعسه	ساسه	للوعیسه ۱۲	امالسه	امالعه	بیه ۱۲
ساسه	سالعه	معیسه ۸	امالعه	مام	موبیه ۸
سالعه	ساعه	عیسه ۴			
ساعه	ساسه	موعسه	مام	ماعه	مبیه ۴
ساسه	سامحه	موعسه ۱۲	ماعسه	ماعسه	لوبیه
سامحه	ساسه	معیسه ۸	ماعسه	ماسه	لوبیه ۱۲
ساسه	سالعه	لوعیسه ۴	ماسه	مااللعه	للعه ۸
سالعه	امام	سه	مااللعه	مامه	لہللعه ۴

اگر تعداد یا مالیت شے متنازعہ کسی مقدار ذیل سے زیادہ ہو	مگر مقدار ذیل سے زیادہ نہ ہو	رسوم مناسب	اگر تعداد یا مالیت شے متنازعہ کسی مقدار ذیل سے زیادہ ہو	مگر مقدار ذیل سے زیادہ نہ ہو	رسوم مناسب
			فہرست شرح رسوم بحساب مالیت جو بابت ارجاع نالش لی جائیگی		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست شرح رسوم بحساب مالیت جو بابت ارجاع نالش لی جائیگی

اگر تعداد یا مالیت شئے متنازعہ شرح مندرجہ ذیل سے زیادہ ہو	مگر شرح مندرجہ ذیل سے زیادہ نہ ہو	رسوم مناسب	اگر تعداد یا مالیت شئے متنازعہ شرح مندرجہ ذیل سے زیادہ ہو	مگر شرح مندرجہ ذیل سے زیادہ نہ ہو	رسوم مناسب
لاللعه	لاعه	سه	عماسه	عماله	للوعه
لاعه	لاسه	للوسه ۱۲	عماله	السه	معه ۴
لاسه	لاعه	مسه ۸	السه	[illegible]	لسه
لاعه	لالسه	سه ۸	[illegible]	[illegible]	ولسه
لالسه	لالعه	سه ۱۲	[illegible]	[illegible]	لعه
لالعه	عمار	موسه ۸	[illegible]	[illegible]	ولعه
عمار	عماعه	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مار
عماعه	عماسه	لوسه	[illegible]	[illegible]	ماعه
عماعه	عماسه	لوسه ۱۲	[illegible]	[illegible]	ماعه
عماسه	عماللعه	معه ۸	[illegible]	[illegible]	ماعه
عماللعه	عماعه	لمعه ۴	[illegible]	[illegible]	ماعه
عماعه	عماسه	معه	[illegible]	[illegible]	ماعسه
عماسه	عماعه	معه ۱۲	اکسه	[illegible]	ماسه
عماعه	عماسه	معه ۸	[illegible]	[illegible]	ماسه

فہرست شرح رسوم بحساب مالیت

جو بابت ارجاع نالش ہی جا لگی

[illegible]	[illegible]	رسوم مناسب	[illegible]	[illegible]	رسوم مناسب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست شرح رسوم بحساب مالیت
جو بابت ارجاع نالش لی جائگی

اگر مالیت [illegible]	کم سے کم [illegible] زیادہ سے زیادہ [illegible]	رسوم مناسب	اگر مالیت [illegible]	کم سے کم [illegible] زیادہ سے زیادہ [illegible]	رسوم مناسب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست شرح رسوم بحساب مالیت جو بابت ارجاع نالش لی جائیگی

[illegible]	[illegible]	رسوم مناسب	[illegible]	[illegible]	رسوم مناسب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تعداد مالیت تشخیص شدہ جو زیادہ ہو	کم سے کم جو زیادہ ہو	رسوم مناسب	تعداد مالیت تشخیص شدہ جو زیادہ ہو	کم سے کم جو زیادہ ہو	رسوم مناسب
	فہرست شرح رسوم بحساب مالیت جو بابت ارجاع نالش لی جائے گی				
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جبکہ مالیت یا تعداد شے متنازعہ فیہ اس تعداد سے زیادہ ہو	لیکن اس تعداد سے زیادہ نہ ہو	رسوم مناسب	جبکہ مالیت یا تعداد شے متنازعہ فیہ اس تعداد سے زیادہ ہو	لیکن اس تعداد سے زیادہ نہ ہو	رسوم مناسب
فہرست شرح بحساب ثلیث جو بابت ارجاع نالش لیجائیگی					
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست شرح رسوم بحساب مالیت جو بابت ارجاع نالش لیجائیگی

[illegible]	[illegible]	رسوم مناسب	[illegible]	[illegible]	رسوم مناسب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]			

کاشتکار۔ یہ تو آپ نے خوب فہرست لکھوادی اب تو کسی نے پوچھہ پاچھہ کی ور کار نہو گی مگر جیسا آپ نے آگے کہا تھا کہ لڑائی بھڑائی سے کچھہ فائدہ نہین ہی یہ ہم خوب سمجھے اب کوئی ایسی راہ بتلا دیجیے کہ بے نالش فریاد اور عدالت مین دوڑ دھوپ کے مطلب نکل جائے ۔

سمجھہ دار۔ ہان ہان اگر تم لڑنے کی نیت نہ ٹھان لو اور نیاؤ چکانے پر آؤ تو کچھہ مشکل نہین ہی پہلے تو اپنے من مین بچار و کہ جو دوسرا لڑنے والا اپنا دعوی بتلا رہا ہے وہ واجبی ہی یا نہین اگر تمھاری جیت مین وہ بے واجبی ہی ٹھہرے تو گانون کے دو چار آدمی جو معتبر ہون اونسے کھو کہ وہ تمکو اور تمھارے مدعی یا مدعی علیہ کو سمجھادین اوسوقت ہمکو یقین ہی اگر تم ضد نکرو اور ایمان پر مان کو سہارو تو جھگڑہ بکھیڑہ آپ ہی سے مٹ جاوے ۔

کاشتکار۔ یہ تو ہم کرین اور ہم چار بھلے آدمیون کا کہنا بھی مان لیوین مگر ہمارا مدعی یا مدعی علیہ بھی جب مانے ۔

سمجھہ دار۔ سنو جی تالی دونون ہاتھہ سے بجتی ہی اور یہ ہو نہین سکتا کہ تم نرمی کرتے جاؤ اور دوسرا اکڑا ہی ہوتا چلا جاوے دیکھو کیسی ہی آگ جل رہی ہو مگر جب اوسپر پانی پڑتا ہی تو بجھہ جاتی ہی اسیطرح کیسا ہی دشمن ہو جب نرمی کیجاتی ہی تو وہ پگھل جاتا ہی شیرین زبانی و ملک گیری مشہور ہی ہان اگر تم بھی کچھہ کڑے ہو تو دوسرا اور تیکھا ہوگا تم کسی کو گرم بات کھو تو وہ ضرور گالی دیگا اور جو تم بھی گالی کے بدلے گالی دو تو وہ مارنے پر تلے گا اور پھر جان لو کہ لڑائی مین لڈو پیڑے نہین بٹتے ہین اور لڑائی مین یہ امید رکھنا کہ ہم ہی جیت جائین گے ٹیڑھی مت ہی تمنے اگر

دو پہلوانون کو لڑتے دیکھا ہو تو خیال کر لو کہ کبھی زور آور اپنے ہی زور مین کم زور سے گر جاتا ہی ہماری سمجھ مین اگر آپس کی عداوت نہین ہی اور لڑنیوالونکو صرف جھگڑہ چکانے سے مطلب ہوگا تو ضرور جو چار آدمی نیاؤ چکا دین گے اوسے مان لیوین گے۔

کاشتکار۔ ہان صاحب یہ تو سچ ہی مگر بہت دفعہ ایسا ہوا ہی کہ چار آدمیون کے سمجھانے بجھانے سے تتا تھما ہو گیا مگر پھر کوئی فسادی بیچ مین آیا اور اوسنے جھگڑا کرا دیا اور چار آدمیون نے جو کیا دھرا تھا وہ مٹا دیا۔

سمجھدار۔ البتہ جیسا تم کہتے ہو کبھی کبھی ہوتا ہی اوسکی آسان تدبیر ہم تمکو بتلاتے ہین کہ جب دو آدمیون کے آپس مین کسی بات کا جھگڑا ہو تو اونکو چاہیے کہ آپس مین ٹھہرا دین کہ جو فلانا یا ایک ہی یا تین یا پانچ آدمی جھگڑے کا فیصلہ کر دین اوسکو ہم منظور کر لیوین گے اور جب پنچون کے نام ٹھہر جاوین تو نیلی مہر کا ایک اسٹامپ ۸ ر کی قیمت کا خرید کرین اور اوسپر اقرارنامہ دونون لڑنے والون کے لکھین اور تب اون پنچون سے درخواست کرین کہ مہربانی کرکے وہ فیصلہ کر دین وجبکہ پنچ جھگڑے کو مٹا دین تو اوسے نیلی مہر کے اسٹامپ پر فیصلہ لکھا لین اور پھر اوسیکے موافق عمل کرین وکداچیت کسی فسادی کے سبب سے اوس فیصلہ کو کوئی اونمین سے نہ مانے تو فیصلہ لکھے جانی کی تاریخ سے چھ مہینے کے اندر اوس قیمت کے اسٹامپ پر جتنے پر اگر فیصلہ آپس مین نہوا ہوتا تو عرضی دعوی کی لکھی جاتی درخواست لکھکر عدالت مین پیش کرے کہ فیصلہ جو پنچون نے کر دیا ہی وہ مدعی علیہ نہین مانتا ہی

تتمہ ضمیمہ ۲ ضمن ۱۰ – ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۹۹ع

ضمیمہ ۱ تتمہ ضمن ۱۲ – ایضاً

ضمن ۱۰ – دفعہ – ایکٹ

سو فیصلہ پنچون کا عدالت طلب کرکے جاری فرماوے اوسوقت حاکم
عدالت اوسکے نام جو فیصلہ نہ مانتا ہوگا اطلاعنامہ جاری کرینگے
کہ وہ فلانی میعاد سے پہلے جو عذر رکھتا ہو کہ پنچون کا فیصلہ عدالت مین
نہ لیا جاوے پیش کرے اگر کوئی عذر کامل وہ پیش نہ کریگا تو پنچون کا فیصلہ
عدالت لیکر منظور کرلیوے گی اور اوسیطرح اوس فیصلہ کو موافق دفعہ ۳۲۷
ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء جاری کرے گی جسطرح عدالت کے حکم سے جو پنچایت مقرر ہوتی ہے
اور فیصلہ کرتی ہے اور اگر تمھاری سمجھ مین نہ آیا ہو تو ہم ایسے معاملونکا ذکر کرتے ہین

پہلی مثال

جیدت کورمی پر محمود خان نمبردار نے ۵۰ باقی لگان ۱۲۷۶ف و ۱۲۷۷ف
و ۱۲۷۸ف کی نکالی تو جیدت کورمی نے عذر کیا کہ ہمکو یہ روپیہ دینا نہین ہے
ہم دے چکے ہین محمود خان نے پٹواری کا حساب بھی دکھلایا مگر جیدت نے
کہا کہ جو رقمین مین نے دی ہین وہ وصول مین نہین چڑھی ہین آخر کو محمود خان
نالش کرنے کو طیار ہوئے تو جیدت نے کہا کہ اچھا جو چار آدمی کہدین ہم
اور آپ دونون مان لیوین محمود خان اسپر راضی ہوا اور شیو چرن برہمن
و لال خان پٹھان کو پنچ و رام پرشاد لالہ کو سرپنچ مقرر کیا اور نیلی مہر کے
۸ کی قیمت کے اسٹامپ پر اقرارنامہ اس مضمون کا لکھا (اسٹامپ ۸)

نمونہ اقرارنامہ پنچایت خانگی

ہم محمود خان نمبردار موضع سوہاگپور پرگنہ رسول پور و جیدت کورمی
کاشتکار ساکن موضع مذکور کے آپسمین بابت بقایا لگان ۵۰ ۱۲۷۶ف سے

۱۸۷۸ء تک کے جھگڑہ ہی سو ہم دونون نے شیو چرن برہمن اور لال خان پٹھان کو پنچ اور لالہ رام پرشاد کو سرپنچ مقرر کیا ہی اور ہم دونون اس اقرارنامہ کو لکھکر اقرار کرتے ہین کہ جو باقی پنچ و سرپنچ ایک رائے ہوکر نکال دیوین گے وہ ہم دونون قبول کرینگے اور اگر پنچون اور سرپنچ کی رائے ایک نہوگی تو جس فیصلہ مین دو رائے ایک ہونگی وہ منظور کرین گے فقط ۱۱ نومبر ۱۸۷۸ء

جب یہ اقرارنامہ لکھا گیا تو پنچ جمع ہوئے اور دونون کے عذر سنے آخر کو لم یہ نکلا کہ جیدت نے ایک ٹٹو عـہ۵ کا محمود خان کو دیا تھا اور للعہ کا گوڑ ایک دفعہ جب محمود خان کے لڑکے کی مسلمانی ہوتی تھی دیا تھا اوسکو محمود خان لگان مین مجرا نہین دیتا اور جیدت مجرا مانگتا ہی پنچون نے جب فیصلہ کرنا چاہا تو لال خان پنچ نے کہا کہ ٹٹو اور گوڑ صرف بیوہار مین دیا ہی لگان مین مجرا ہونا چاہیے و شیو چرن و رام پرشاد نے کہا کہ ایسا نہین ہوسکتا آخر کو تینون پنچ و سرپنچ کی رائے ملی دونون نے علیحدہ علیحدہ ۸ر ۸ر کے اسٹامپ کے کاغذ پر فیصلے لکھے۔

پہلا فیصلہ

اسٹامپ
۸ر

محمود خان نمبردار موضع سوہاگپور — مدعی

بنام

جیدت کورمی کاشتکار — مدعی علیہ

لگان ۱۴۵ موزعہ ۱۸۶۷ لغایتہ ۱۸۶۸ فصلی

واسطے فیصلہ اس مقدمہ کے اقرارنامہ لکھا کر دونوں لڑنے والوں نے ہمکو و
لال خان کو پنچ و سرپنچ مقرر کیا تھا و ہمنے حساب لگان کا جانچا بروے حساب
۱۴۵ باقی صحیح نکلی ہی مگر جیدت کا یہ عذر ہی کہ بیساکھ ۱۸۶۸ مین ہمنے ایک ٹٹو
جو ۱۵ کو اودھو داس بیراگی سے خرید کیا تھا محمود خان کو دیا ہی اور اگہن
۱۸۶۷ مین للعہ کا گوڑ محمود خان کو دیا ہی یہ ۱۵ للعہ کی رقم محمود خان
مجرا نہین دیتا محمود خان کو عذر ہی کہ ٹٹو ہمنے لگان مین نہین پایا نہ قیمت
ٹھہرا کر جیدت نے دیا تھا صرف دوستانہ ہمکو دیا تھا اور للعہ کا گوڑ ہمارے
لڑکے کی مسلمانی مین دیا تھا وہ لگان مین کیونکر مجرا مانگتا ہی بعد سننے اس
عذر کے ہمنے ٹٹو کو دیکھا اور اودھو داس بیراگی سے قیمت ٹٹو کی تصدیق کی
تو معلوم ہوا کہ ضرور ۱۵ کو جیدت نے خرید کیا تھا اور بعد اس تحقیقات کے
جب ہمنے فیصلہ کرنا چاہا تو لال خان پنچ نے ہماری تجویز کا ساتھ نہین دیا اسکا
ہم افسوس کرتے ہین کہ لال خان کی راے سے ہماری تجویز مطابق نہین ہی ہماری سمجھ مین کوئی
سبب نہین ہی کہ محمود خان للعہ ۱۵ کا مال مفت جیدت سے لیوے اور
محمود خان سے ہمنے کہا تھا کہ ٹٹو کو آپ پھیر دیوین مگر وہ اس بات پر راضی
نہین اسواسطے ہم تجویز کرتے ہین کہ محمود خان للعہ ۱۵ جیدت کو مجرا دیوین و
۱۵ جیدت محمود خان کو دیدیوے تاریخ ۱۵ — نومبر ۱۸۶۸ عیسوی —

العبد — رام پرشاد سرپنچ

العبد — شیو چرن پنچ

دوسرا فیصلہ

اسٹامپ ۸ ؍

محمود خان نمبردار سوہاکپور — مدعی

بنام

جیدت کورمی کاشتکار — مدعی علیہ

دعویٰ ۵؍ لگان ۱۲۸۶ فصلی سے نغایتہ ۱۲۸۷ فصلی تک

اس مقدمہ کے فیصلہ کے واسطے ہمکو اقرار نامہ لکھکر مدعی و مدعی علیہ نے پنچ مقرر کیا تھا ہمنے پٹواری کے حساب کو جانچا تو جو جو رقمین جیدت نے لگا نمین دی ہین اونکی رسیدین محمود خان نے دین ہین اب سواے اوسکے جیدت للعہ ۵؍ اور مجرا مانگتا ہی عہ ۵؍ قیمت ایک ٹٹو کی اور للعہ قیمت گوڑ کی مگر اسکی رسید جیدت نے نہین پائی اور محمود خان کا بیان ہی کہ یہ رقمین صرف دوستانہ جیدت نے دی تھین اسواسطے صرف ہم اس بات پر کہ اگر جیدت نے لگان مین ٹٹو اور گوڑ دیا ہوتا تو رسید ضرور لیتا اور جو اوسنے رسید نہین لی تو لگان مین مجرا ہونے کے لائق نہین جانتے اور خلاف راے لالہ رام پرشاد سرپنچ و شیو چرن پنچ کے تجویز کرتے ہین کہ ۵؍ باقی جیدت کے ذمہ ہی اور وہ ادا کرے - ۱۵- نومبر ۱۸۸۰ عیسوی

العبد

لال خان پنچ

جب اسطرح دو فیصلہ ہو گئے تو اتفاق سے مٹھو لال مختار محمود خان کا آگیا اور اوسنے محمود خان سے کہا کہ خانصاحب تمنے ناحق پنچایت کی

اگر تم ثالثی کا اقرار نہ کرتے تو مین بات کی بات مین عدالت سے مقدمہ جیت لاتا
اسواسطے کہ بموجب دفعہ ۱۱۳ ایکٹ لگان کے کسی مجرائی کا عذر جیدت
نکر سکتا محمود خان نے کہا کہ پھر اب کیا کرین تو مٹھولال نے کہا اب صبر کر جاو
وچھ مہینے چپ ہو رہو بعد چھ مہینے کے پنچون کے فیصلے ردی ہو جائینگے
اوسوقت نالش کرکے جیدت کے باپ سے روپیہ بھر لیوینگے اور ابھی تمنے
کچھ چون وچرا کی تو ہار جاوٴگے اسواسطے کہ اقرارنامہ مین لکھ چکے ہو کہ جدھر
دو پنچون کی راے ہوگی وہی بات پکی ٹھہرے گی تو رام پرشاد و شیو چرن
ایک راے ہین لال خان کا فیصلہ عدالت مین نہ سنا جائیگا یہ سنکر محمود خان
تو چپ ہو رہے پر جیدت نے جو محمود خان کو دیکھا کہ وہ کچھ ہان ہون
نہین کرتا تو عہ خود محمود خان کے پاس لے گیا مگر محمود خان نے کہا ابھی
روپیہ نہین لین گے یہ سنکر جیدت نے عدالت مین جا کر بموجب دفعہ ۱۴
ایکٹ لگان کے عہ جمع کیے اور پنچون کا فیصلہ عدالت مین داخل کرکے
بموجب دفعہ ۱۳ ایکٹ لگان کے للعہ کی رسید دلا پانے کا دعوی کیا
واخر کو محمود خان کو للعہ کی رسید لکھدینی پڑی و مٹھولال کی پڑھائی ہوئی پٹی نہ چلی —

دوسری مثال

اسیطرح ایک دیوانی کے مقدمہ کا بھی حال سنو کہ من رکھن و دل رکھن
پت رکھن برہمن کے دو بیٹے تھے جب پت رکھن مرگیا تو من رکھن اور
دل رکھن مین باپ کے مال کے حصہ کا جھگڑا پڑا اور جھگڑے کا سبب یہ تھا
کہ من رکھن نے بہت سا قرضہ جو لوگون پر پت رکھن کا پانا تھا وصول کر لیا تھا

اور اپنے چھوٹے بھائی کو اوس قرضہ کا چوتھا حصہ بھی نہین دیتا تھا آخر
جب بہت جھگڑہ ہوا تو بعضے فسادیون نے دل راکھن کو نالش کرنے کی
صلاح دی مگر دل راکھن جلد باز آدمی نہین تھا اوسنے من مار کے اور
سنج وکر وہ چھوڑ کے ایدھر اودھر کے بھلے آدمیون سے صلاح پوچھی
تو جو لوگ عدالت مین مقدمہ لڑ چکے تھے اونھون نے کہا کہ سنو دل راکھن
عدالت کی لڑائی مین سوا اسکے کہ باتون باتون عداوت بڑہ جاوے
اور کچھہ فائدہ نہوگا پہلے تم سوچو کہ تمسے جو تمھارے بھائی سے تکرار ہی
تو وہ کتنے روپیہ کی بابت ہی اور اوسکے بعد یہ خیال کرو کہ اس روپیہ کے
واسطے عدالت مین خرچہ کتنا پڑیگا اور محنت کتنی کرنی پڑیگی اور خوشامد
کسکی کسکی ضرور ہوگی اور اوسکے بعد پھر اپنے بھائی کا خرچہ بھی سمجھو کہ کتنا
ہوگا اور تب اپنے دل مین تولو کہ یہ جو سب روپیہ تمھارا اور تمھارے
بھائی کا عدالت کے نیگ لگے گا وہ سب تمھارے باپ ہی کا مال
جائیگا پھر یہ اچھا کہ تمھارے باپ کا مال تمکو نہ ملے تو تمھارے بھائی کے
پاس رہے یا یہ اچھا کہ نہ تمھارے ہی کام آوے نہ تمھارے بھائی کے
اور اکارت جاوے یہ سنکر دل راکھن نے کہا کہ ہان سچ کہتے تو تم سچ ہو
اگر ہمارے پتا کا مال بھائی کے پاس رہا تو وہ ہی مثل ہی کہ گھی کہان گیا
کھچڑی مین اور جو پرائے ایرے غیرے کے ہاتھہ پڑا تو مفت برباد ہوا
مین تو عدالت مین جانے مین گون نہین دیکھتا پھر تم کچھہ ایسی راہ کرو کہ
بھائی بھی تمھارا کہنا مان لیوے اور جو تم واجبی جانکر دلا دو دیدیوے

اون لوگون نے کہا کہ اچھا ہم سمجھا ئینگے اور اونمین سے دو تین بھلے
آدمیون نے من راکھن کو سمجھایا وہ دل کا کھوٹا اور من کا میلا تھا یہ جانتا تھا
کہ پنچ ضرور میری چوری پکڑ لیوینگے اسواسطے پنچایت پر راضی نہوتا تھا
مگر آخر کو راضی ہوگیا اور دونون نے ملکر سیتا رام اوستی پر حصر کیا کہ جو
اوستی جی فیصلہ کردیوین دونون مان لین اور جسطرح سے وہ حصہ بانٹ
کردین بلا رد و بدل قبول کرین اور جب یہ بات پکی پوڑھی ہوگئی تو نیلی
مُہر کے ۸ر کے اسٹامپ پر دونون نے اسمضمون کا اقرارنامہ لکھا۔

اقرارنامہ

اسٹامپ

ہم من راکھن اور دل راکھن بیٹے پت راکھن برہمن متوفی کے آپس مین
بابت حصہ بانٹ متروکہ باپ کے جھگڑہ ہی دل راکھن کو جو آدھا مال ہم
من راکھن دیتے ہین اوسمین وہ عذر کرتا ہی کہ جو قرضہ اسامیون سے
وصول کیا ہی اوسکا حساب دکھلا کر پورا پورا موافق دستاویزون کے
مجرا دیوا اور ہم من راکھن یہ جواب دیتے ہین کہ جتنا ہمنے اسامیون سے
وصول پایا ہی اوسکا آدھا بعد مجرا کرنے حق وصول کرا ے کے دیوینگے
اور یہ تکرار آپس مین نہین نپٹتی اسواسطے راضی خوشی سے ہمنے سیتا رام
اوستی پر حصر کیا کہ جو کچھ وہ ہم من راکھن سے دل راکھن کو دلانا تجویز کرینگے
ہم بلا عذر دیوینگے اور ہم دل راکھن کو جو کچھ اوستی جی دلا دین گے

اوس سے زیادہ کا دعوی نہ کرینگے اسواسطے یہ اقرارنامہ لکھدیا کہ آگے پیچھے کچھ عذر کی گنجایش نہ رہے فقط ۱۵-مئی ۱۸۷۰ عیسوی

العبد من رکھن برہمن مصر العبد دل راکھن مصر

گواہ شد چھجولال کایت ساکن جیسی پور

گواہ شد سدرسولال مصر ساکن جیسی پور

گواہ شد ہیرالال بقال ساکن جیسی پور

جب یہ اقرارنامہ لکھہ گیا تو دونون بھائیون نے جاکر اوستی جی کو دیا اوستی جی بہت ہوشیار و سمجھہ دار آدمی تھے اونھون نے بڑی خبرداری سے تحقیقات کی اور جن جن لوگون سے پت راکھن سے لین دین اور بیوہار تھا اونکو بلایا اور پاسی پڑوسی اور گھر کے ٹہلوون اور نوکرون سے گھر گرستی کا اسباب برتن زیور کا کھوج لگایا اور تب عمصہ کے اسٹامپ کے کاغذ پر فیصلہ اسطور سے لکھا۔

فیصلہ

اسٹامپ
عمصہ

دل راکھن لال مصر ساکن جیسی پور پرگنہ رسول پور — مدعی

بنام

من راکھن لال مصر ساکن ایضاً — مدعی علیہ

نقل
متروکہ پت راکھن لال مصر باپ
فریقین تعدادی صمــــــــــ

فریقین بیٹے پت راکھن لال برہمن کے ہین اور پت راکھن لال ایک لائق آدمی تھا اور ہمیشہ لین دین اور غلہ بیچنے کا بیوپار کیا کرتا تھا مگر سنہ ۶۹ فصلی مین کام کاج پت راکھن لال کا سست ہوگیا اور نیا بیوپار کرنا اونھون نے چھوڑ دیا اور پچھلے تقاضے پہ دار مدار روزمرہ کے گذارے کا رہگیا سنہ ۱۲۷۱ فصلی مین پت راکھن کا پیچھا ہوا اوسوقت من راکھن لال اور دل راکھن لال دونون اپنے باپ کے ساتھ تھے اور مان بھی اونکی زندہ موجود تھی مگر بعد مرجانے باپ کے آپسمین دونون بھائیون کی جورؤن کے تکرار ہوئی اور دونون جدا ہوگئے مان اوسوقت موجود تھی گھر گرستی کا اسباب مان نے خود دونون کو جدا کردیا اور اپنے واسطے علیحدہ حصہ لیکر من راکھن کے ساتھ رہی مگر قرضہ کی دستاویزین اور تمسک من راکھن کے قبضہ مین تہین اور من راکھن نے تقاضا کرکے قرضدارون سے روپیہ وصول کیا حساب کتاب اوسکا آپسمین کبھی نہین ہوا اب جو دونون کی مان بھی مرگئی دل راکھن کا یہ دعوی ہی کہ مان کے پاس جو جائداد رہگئی تھی وہ من راکھن بانٹ دیوین اور جسقدر قرضہ وصول کیا ہی اوسکا حساب کتاب کرکے آدھا حوالہ کرین اور جو دستاویزین باقی ہین اونکو تقسیم کرلیوین اور اسی فیصلہ کے واسطے ہمپر حصر کیا ہی من راکھن کو یہ عذر ہی کہ مان تو ہمارے ساتھ رہی اور ہمارے پاس مرگئی کریا کرم مین جو خرچ ہوا وہ ہمارا خرچ ہوا

اسواسطے ہم مان کی جائداد دل راکھن کو نہین دے سکتے اور جو قرضہ ہمنے
وصول کیا ہی اوسمین بہت ڈوبا ہوا تھا اور ہمنے حکمت حکمت سے بڑی فکر
کرکے وصول کیا ہی تو بھی جتنا ہمکو ملا ہی اوسمین سے دو تہائی ہم لیکر ایک تہائی
دل راکھن کو دیوینگے و دل راکھن کا مطلب یہ ہی کہ من راکھن نے جسقدر
روپیہ کے تمسک قرضدارون کو پھیر دیے ہین اوسقدر حساب مین جمع کرے
اور عہ سیکڑا حق محنت کا مجرا کرکے جو باقی بچے اوسکا آدھا بانٹ دیوے
اور مان نے بہت سی جائداد اپنے پاس رکھہ لی تھی اور مان سے ہمنے اسواسطے
جھگڑہ نہین کیا تھا کہ اونکو ناحق کرودہ مین کیون ڈالین آخر اونکے مرنیکے بعد
تو اوسکا حصہ بھی ہمکو ملیگا فقط ہمنے جو تحقیقات کی تو سوائے رشتہ دارون
فریقین کے ہم اپنی ذاتی واقف کاری سے یہ کہہ سکتے ہین کہ فریقین کی مان
نے خود ہمسے کہا تھا کہ جو جائداد اب میرے پاس ہی بعد میرے مرنے کے دونون
بھائی بانٹ لیوینگے اور اس سبب سے ہمکو خاطر جمع ہی کہ دل راکھن کا دعوی
مان کی جائداد بانٹنے کا غلط نہین ہی سو یہ ہمکو معلوم نہین تھا کہ درحقیقت بوڑھا
کے پاس کیا جائداد تھی سو اوسکی تحقیقات ہمنے کی مسماۃ سدہنی بارن - دلولو کہارن
اور فریقین کی بہن کے بیان سے پایا گیا کہ کڑے سونیکے مالیتی [illegible] موہن مالا سونیکا
ٹڑیا چاندی کی حمیل اشرفیونکی نقد [illegible] فریقین کی مان نے اپنے پاس
رکھا تھا اور ایک من برتن قیمتی [illegible] پیتل کے اپنے واسطے جدا کر لیے تھے
اور کچھہ زیادہ مال بوڑھا کے پاس نہین تھا بعد مرنے بوڑھا کے من راکھن نے
کریا کرم مین ضرور چار سے خرچ کیے تو آٹھہ سو بیس کا مال بوڑھا کا من راکھن کے

پاس ہا اور حساب قرضہ کا جو ہمنے جانچا تو موافق بہی کے جو پٹواری کہلال کی لکھی ہوئی ہے ثابت ہوا کہ متی کاتک سودی دوج ۱۲۸۶ فصلی کو حسب ذیل قرضہ ذمہ لوگوں کے پایا تھا۔

معہ ماللعہ

نام	تعداد روپیہ	نام	تعداد روپیہ
رام بخش ٹھاکر	ھا	ماکھن برہمن	ے
سب سکھ رائے کایست	سا	دلو بقال	ے
چکربان برہمن	ما	لچھمن سنار	ما عہ
مادھورام اوستی	للا	جوراکھن حلوائی	عہ
دامودر لال کایست	اما	بلاقی کلوار	ے
جیونت سنگہ راٹھور	لما	مکرا چمار	ے
انرودھ سنگہ ٹھاکر	ا ے	ڈلا پٹوہ	عہ
جیکہہ کورمی	سا	لال خان پٹھان	عہ
سرجیت سنگہ ٹھاکر	سا	مکو بہنا	ے
رام لال کورمی	اما ے	دلودہا کمہار	للعہ
	سما ے		ماللعہ

وجو حساب وصول کا من رکھن لال نے ہمکو دکھلایا اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ

رام بخش سے	سب سکھ راے کایت سے	چکرپان برہمن سے	مادھورام اوستی کر	دامودر لال کایت سے	انرودھ سنگھ ٹھاکر سے
ماﮧ	ما۸	ما۸	ما۸	ﮧ	مما۸

وصول ہوئے اور کل روپیہ کی فارغخطی اونکو دیدی گئی وجسونت راٹھور سے ما۸ وجیکھہ کورمی سے سا۸ وسرجیت سنگہ سے سا۸ ورام لال کورمی سے اکا۸ وصول ہوے ہین اوسیقدر کی رسید اونکو دی گئی ہی باقی لوگون پر ابتک قرضہ باقی ہی اسطرح کل سمـ سا۸ مین الماﮧ وصول ہوئے اور الماﮧ چھوڑ دیا گیا اور منجملہ سمـ سا۸ کے الما۸ وصول ہوئے والما۸ باقی رہے واوسکے سواے عالله مین کچھہ وصول نہین ہوا اور اس حساب سے اکماﮧ وصول ہوئے والماﮧ معاف ہوئے والماللعہ مع سود باقی ہین دل رکھن کو عذر ہی کہ الماﮧ معاف نہین ہوئے اور اسکی تحقیقات کو ہمنے رام بخش وغیرہ کو بلایا اونکے بیان سے ثابت ہوا کہ جو کچھہ وصول من رکھن نے لکھا ہی وہ سچ تو ہی مگر الماﮧ من رکھن نے معاف نہین کیے ہین البتہ سود من رکھن نے چھوڑ دیا ہی اور مول کے کل روپیہ اونھون نے دینے منظور کیے تھے سوا الماﮧ جیسا من رکھن کہتا ہی اونھون نے وصول دیے اور باقی الماﮧ کے لیے تمسک من رکھن کے نام عہ۸ فیصدی سود کے لکھہ دیے اور قسط بندی کردی اور تمسکون کے واسطے من رکھن لال کہتے ہین کہ ہمنے نیا قرضہ دیا تھا اور اوسکے تمسک لکھائے ہین سو یہ غلط ہی البتہ من رکھن لال نے سود اسی شرط پر رام بخش وغیرہ کو

چھوڑا تھا کہ جب عدالت مین روبکاری پڑے تو وہ کہدین کہ پچھلا قرضہ
ہمپر جو تھا اوسکی میعاد سماعت کی گذر گئی اور ہم دیندار نہین ہین اور جو
تمسک نئے لکھے گئے ہین اوسکا نیا روپیہ ہمنے لیا تھا سو یہ بڑی دغابازی
من رکھن لال کی ہے ہماری سمجھ مین جو ای اا۵ من رکھن لال نے وصول
کیے ہین اوسمین کچھ محنت من رکھن لال نے نہین کی اور کچھ حق اونکا نہین ہے
کہ مجرا دیا جاتا مگر دل رکھن لال نے اپنی بھلمنسی سے عہ سیکڑا دینا منظور
کیا ہے اسواسطے مار للعہ اوسمین سے مجرا دیکر ای مار [illegible] باقی رہا سوان مار [illegible]
من رکھن قرضہ مین سے اور اما عہ جائداد بوڑ ما مین سے کل ای [illegible]
دل رکھن کو دیوے اور جبتک نہ دیوے عہ سیکڑا سود کے حساب سے
دل رکھن کا بڑھتا جاوے اور رام بخش - سب سکھ راے - چکر پان
مادھو رام اوستی - دامودر لال کایست - انرودھ سنگہ ٹھاکر کے نئے تمسکین
آدھا حصہ دل رکھن کا ہے اور باقی قرضہ مین بھی آدھا دل رکھن لال کا ہے
اور بغیر دل رکھن کی شراکت کے کوئی قرضدار اکیلے من رکھن کو نہ دیوے - ۵ ستمبر ۱۸۶۹ء
اس فیصلہ سے من رکھن لال بہت ناخوش ہوا اور کہا کہ ہم نہ اس فیصلہ کو
مانین گے نہ روپیہ دیوین گے تب دل رکھن نے پھر اون لوگون سے
صلاح کی جنھون نے نالش کرنے کو منع کیا تھا تب وے سب لاچار ہوئے
اور کہا کہ بھائی اب بدون عدالت کے گئے کچھ نہ بن پڑیگا تمکو کچھ دوکھ
نہین ہے جا کر نالش کرو مرتا کیا نہ کرتا دل رکھن نے بموجب دفعہ ۳۲۷
ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء کے عرضی عدالت مین اس طور کی لکھا کر پیش کی -

نمونۂ عرضی حسب دفعہ ۲۷ ۳ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع

اسٹامپ
بارہ روپیہ

دل رکھن لال ولدیت رکھن لال ساکن حبیبی پور پرگنہ رسول پور مدعی

بنام

من رکھن لال ولدیت رکھن لال ساکن ایضاً مدعی علیہ

دعوے

داخل کرائے جانے فیصلہ سیتارام اوستی مورخہ ۱۵ استمبر سنہ ۱۸۶۹ع جو بابت تقسیم متروکہ کے لکھا گیا اور جسکے بموجب حق مدعی کا بقدر للعہ ما مقرر ہوا ہی اور عمل درآمد کرائے جانے فیصلہ مذکور پر جس سے مدعی علیہ نے ۱۶ استمبر سنہ ۱۸۷۱ع کو انکار کیا کہ وہی تاریخ ظہور دعوی ہے —

مین دل رکھن مدعی مقر اس بات کا ہون کہ بیان اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح و درست ہی

علامت دستخط ی/۱۶

دل رکھن مصر ساکن حبیبی پور پرگنہ رسول پور
معرفت ... سنہ ۱۸۶۹ع بقلم رکھمین
[illegible]

جب یہ عرضی عدالت مین گذری تو اطلاعنامہ میعادی پندرہ ۱۵ روز من رکھن لال کے جاری ہوا کہ جو کچھہ وجہ تمہارے پاس اس عذر کی ہو کہ فیصلہ ثالثی داخل عدالت نکروایا جاوے میعاد کے بھیتر پیش کرو یہ اطلاعنامہ پاکر من رکھن لال نے عرضی عذر کی اس مضمون کی داخل کی —

نمونۂ عرضی عذر

استامپ

دل رکھن لال مصر ساکن جیبی پور پرگنہ رسول پور — مدعی

بنام

من رکھن لال مصر ساکن ایضاً — مدعی علیہ

دعوے

داخل کرائے جانے فیصلہ

غریب پرور سلامت — حقیقت مین اقرار نامہ لکھکر
ہم فریقین نے سیتارام اوستی پر اپنے باپ کے متروکہ کے تقسیم
کرنے کا حصر کیا تھا مگر سیتارام نے وقت پر فیصلہ نہین کیا اور مدعی
کی خاطر سے نہ معلوم کیا کیا و کس وقت تحقیقات کرکے بہ سازش مدعی
کے فیصلہ لکھدیا اسواسطے مجھے عذر ہے کہ وہ فیصلہ عدالت نہ طلب کرے
و مدعی کو حکم دے کہ جو کچھ دعوی ہو وہ خود عدالت مین پیش کرے —

عرضی من رکھن لال مصر ساکن جیبی پور پرگنہ رسول پور
مورخہ ۱۰ نومبر

عدالت نے بعد دریافت و تحقیقات عذر من رکھن لال کا مضبوط خیال
نکیا اور سیتارام اوستی سے فیصلہ طلب کیا اور بدون کسی تحقیقات کے
اوسے منظور کر لیا اور اوسیکے مطابق ڈگری لکھدی اور جاری ہونے

فیصلہ کے واسطے پندرہ دن کی میعاد یکم دسمبر سنہ ۱۸۸۱ عیسوی کو دی مگر جب من راکھن نے نہ مانا تو دل راکھن نے ڈگری جاری کرائی اور موافق فیصلہ سیتارام اوستی کے جسکو عدالت نے منظور کرلیا تھا اب عہ/۵ نقد مع سوا ایک روپیہ سیکڑا دینے کا حکم دیا اور تمسکون پر آدھے کا حق مقرر کردیا اور خرچہ مقدمہ کا من راکھن کے سر رکھا۔

کاشتکار۔ آخر تو پھر عدالت مین جانا پڑا اور اسٹام کا خرچہ تو پڑا

سمجھ دار۔ ہان من راکھن کی بیوقوفی سے عدالت مین تو جانا پڑا لیکن اگر من راکھن سیدھی طرح مان لیتا تو کاہے کو اسٹام کا خرچہ پڑتا تو بھی فضیحت دل راکھن کو اوٹھانی نہین پڑی۔

کاشتکار۔ ہم تو جانتے تھے کہ عدالت کے سوائے اور کوئی جو اسطرح فیصلہ کرے جیسا اوستی جی نے کیا تھا تو خود حاکمی کے قصور مین پکڑا جاوے اور سزا پاوے اگر یہ ڈر نہوتا تو پنڈت جی سے ہم لوگ بہت جھگڑا نپٹوا لیا کرتے۔

سمجھ دار۔ نہین یہ بات ہرگز نہین ہی بلکہ سرکار اون لوگون سے خوش ہوتی ہی جو آپسمین فیصلہ کرلیتے ہین اور جو شخص فیصلہ کردیوے اوس سے بھی بہت سرکار رضی ہوتی ہی اور اگر سرکار کو پسند نہوتا تو پھر کاہے کو اوستی کا فیصلہ منظور کرتی اور قانون مین ایسا فیصلہ منظور کرنے کا حکم دیتی بلکہ ہم تمھارے اطمینان کے واسطے ایک سرکلر کا خلاصہ پنڈت جی کو لکھوا دیتے ہین۔

انتخاب سرکلر نمبری ۱۰۴ سنہ ۱۸۶۲ عیسوی

مجاریہ جارج کیمبل صاحب بہادر جوڈیشل کمشنر صوبہ اودہ مورخہ ۲۴ جون ۱۸۶۲ء

دفعہ ۳ — جو معاملہ بطور پنچ اسطرح پر فیصلہ ہوسکتا ہے کہ رعایا راضی رہیں نسبت اوس معاملہ کے ہم ایسا نہیں کرتے کہ عدالتون مین رجوع کیا جاوے اور بابت میعاد حد سماعت وغیرہ کے ہماری یہ راے ہے کہ اگر رعایا واجبی واجبی ثالثی پر راضی ہون اور فریب وجبر نہو تو اپنے اوپر تکلیف گوارا کرکے واسطے بند کرنے تصفیہ کے دست اندازی کرنا ضرور نہین ہے ہم اسقدر لکھین گے کہ اگر فیصلہ کے دیکھنے سے ظاہر ہو کہ قرضہ میعاد سماعت سے باہر تھا یا فیصلہ اور طرح پر قانون کے خلاف یا ملک کے رواج کے خلاف ہے تو اگر مقروضدار نے دستاویز لکھکر فیصلہ کو منظور کرلیا ہے تو البتہ وہ فیصلہ جاری ہوسکے گا اور اگر نہین منظور کیا تو جاری نہوسکے گا —

دفعہ ۴ — صاحب ڈپٹی کمشنر گونڈا نے لکھا ہے کہ رعایا نے شیو پرشاد کو اپنا پنچ خلاف سررشتہ تجویز کرلیا ہے نسبت ایسے شخص کے ہماری یہ راے ہے کہ خاصکر اوسکی عزت کرنا چاہیے کسواسطے کہ وہ شخص اپنے ہموطن باشندون کا فائدہ بخش اور ہم لوگون کا مددگار انتظام سلطنت مین ہے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ اوسنے سرکار کے مقابلہ مین اپنی دکان جاری کی ہے ہمتو خوشی سے شیو پرشاد کی سعی کرتے کہ اوسکو اختیارات آنریری اسسٹنٹ کمشنر کی دیجاوین لیکن شاید بے دیے جا

ایسی عزت کے اوسکی ذات سے زیادہ فائدہ متصور ہی۔

دفعہ ۵ ۔ حکم دفعہ ۳۲۷ ۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء کا جسکے روسے فیصلے پنچ کے پنچون کے قانون کے موافق جاری ہوسکتے ہین ہماری دانست مین بہت عمدہ ہی اور ہم لوگون کو لازم ہی کہ حکم مذکور کی تعمیل کرنے کی ہرطرح سے ہدایت کرین۔

کاشتکار ۔ کیون لگان کے تو معاملہ مین دیوانی کا قانون بھی چلتا ہی تو ہم لگان کے معاملہ کو ہم پنڈت جی سے فیصلہ کرالین۔

سمجھدار ۔ ہان لگان کے مقدمون کی کارروائی قانون دیوانی کے ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء کے موافق جبانتک وہ قانون اودہ کے صوبہ مین جاری ہی کی جاتی ہی اور دفعہ ۳۲۷ ۔ ایکٹ ۸ کا اودہ مین جاری ہی اسواسطے تم پنڈت جی سے فیصلہ کرا سکتے ہو مگر جب آپسمین (دفعہ ۱۰۹ ـ ایکٹ لگان) پنچایت ٹھہراؤ تو ہمیشہ ۸ ر کے اسٹام پر اقرارنامہ لکھہ لو اور جب فیصلہ پنچ لکھین تو اگر عاء تک کا معاملہ ہو تو ۸ ر کے اسٹامپ پر وجو پانسو سے زیادہ کا معاملہ ہو تو عصہ کے اسٹامپ پر لکھوانا چاہیے نہین تو پھر قانون کے اسٹامپ کے جھگڑے مین پڑ جاؤگے اور یہ بھی یاد رکھو کہ اسطرح جو فیصلہ ہو جاوے اور اوسکو آپس مین مان کے جھگڑہ چک جاوے تو خیر و اگر جھگڑا نہ چکے یا کوئی بدل جاوے تو چھہ مہینے کے بھیتر عدالت مین پیش کرنا چاہیے و اگر چھہ مہینے تک عدالت مین وہ فیصلہ پیش نہوا تو گیا گذرا ہو جاوے گا۔

کاشتکار- ایک بات اور یاد آئی ہی کہ ۵ بگہ زمین بشناتھہ پنڈت سے لکھمن چمار نے لی تھی اور بشناتھہ راے کو ابتک ۵ روپیہ پوت لکھمن دیا کرتا تھا اب ہمارے گانون کے کارندے نے لکھمن سے پوت مانگی اور جو اوسنے عذر کیا تو کارندے نے نالش کردی اور آج سمن آیا ہی سو یہ ہماری سمجھہ مین نہین آتا کہ کارندہ کون پدسے پوت مانگتا ہی-

سمجھہ دار- بشناتھہ کو چاہیے کہ وہ بھی لکھمن کے ساتھہ جا کر عذر کرے اور جس حق سے زمین اوسکے پاس ہو عدالت مین اوسکا ثبوت لیتا جاوے تو وہ بھی مدعی علیہ مقدمہ کا ہو جاویگا اور عدالت فیصلہ کردیگی اگر بشناتھہ کی طرف سے زمین لکھمن کے پاس ہی تو کارندہ لگان نہ پاویگا قانون کے بموجب کوئی تیسرا آدمی جسکو لگان پانے کا حق ہوا ور جسنے نالش کے ہونے تک لگان پایا ہو جھگڑنے والون مین شریک کیا جاتا ہی اور تحقیقات اسکی کی جاتی ہی کہ وہ تیسرا آدمی لگان وصول کرتا رہا ہے یا نہین اور جیسا ثابت ہوتا ہی مقدمہ فیصلہ کیا جاتا ہی-

کاشتکار- بھلا آپ کو امید ہی کہ ہم لوگ بھی کسیدن ہر طرح کی باریکی اور تمام دنیا کی باتین سمجھنے کے لائق ہونگے-

سمجھہ دار- تم لوگون پر کیا موقوف ہی جیسے تم ویسے ہی ہم ہم سب جانورون کی طرح اپنی عمر کاٹینگے اور بڑا افسوس یہ ہی کہ ہماری تمھاری اولاد بھی مشکل سے ہماری تمھاری راہ چھوڑینگے اور جب تک ہم سب ملکر اپنی دستورون اور رسمون کی برائیون سے خبردار نہون تب تک اپنی بھلائی کی کوئی فکر نہین کر سکتے

کاشتکار۔ کیون صاحب ہماری زمین اور دستور کیا کچھ بُرے بھی ہین

سمجھدار۔ میری سمجھ مین بہت سے دستور بُرے ہین پر ہمکو و تمکو وہ دستور اس سبب سے بُرے نہین معلوم ہوتے کہ بچپنے سے اونھین دستورون مین پلے ہین اور جب تک کہ ہم دوسرے ملک کے آدمیونکا حال اور اونکے رویّہ و چال پر خبردار نہون تب تک اپنی بُرائی و بھلائی کو نہین سوچ سکتے۔

کاشتکار۔ بھلا آپ کی سمجھ مین کوئی تدبیر ایسی ہی کہ جس سے ہملوگ اپنے بُرے دستورون کو جان سکین اور دوسرے ملک کے اچھے دستور سیکھین۔

سمجھدار۔ میری سمجھ مین تو وہ تدبیر جس سے تم کیا ہمارے سب دیس بھائی اپنی بھلائی اور بگڑے ہوئے دستور و کامون کے سنوارنے اور علم و ہنر کے پھیلانے کی تدبیر کرین اس سے بہتر کوئی نہین ہی کہ ہم دیس بھائی ایسی فکر کرکے کہ گانون گانون و پورہ پورہ مین ایک ایک مجلس مقرر کرین اور اوس مجلس مین پندرہوین روز سب چھوٹے بڑے جمع ہوا کرین و اپنے اپنے پرگنہ کی خبر و ضلع و صوبہ اور اپنے و پرائے ملک کے حال و سرکاری حکم و احکام اور قانون جو نئے جاری ہونیوالے ہون اور بادشاہت کے بندوبست کے قاعدے پوچھہ پانچھہ کیا کرین اور بعد اوسکے اپنے لڑکون کی تعلیم اور اپنے خود رویّہ اور دستور اور روزی کمانے کی تدبیرون کی بابت آپس مین بات چیت کرین اور

بری باتون کے دور کرنے اور نیک باتون کے رواج دینے مین سب ملکر
حکم کیا کرین اور اپنی مجلس کے آدمیون مین سے کسی ایسے آدمی کو جو معتبر
و نیک چال و سمجھہ دار و عزت دار بھاری بھر کم ہو چُن کے اوس مجلس کا
مالک ٹھہراوین جس سے یہ کام نکلا کرے کہ جو مجلس مین جمع ہونے والے
انپڑہ و ناسمجھہ ہون اونکو زبانی ہر طرح کی باتین سمجھاوے اور جو عقلمند اور
پڑھے لکھے ہون اونسے ویسی باتین کرے اور اون مجلس والون کی طرف سے
جہان سب کام پڑے بات چیت کرنے کو جاوے اور اسیطرح گانون گانون
کی مجلسون کے مکھیا اور مالک پرگنے کے کسی بڑے گانون مین ہر مہینے
جمع ہوا کرین اور اپنون مین سے کسیکو یا اگر اونمین کوئی لائق آدمی نہو
تو تنخواہ دیکر اور کہین سے کسیکو بلاوین اور اوسکو اوس مجلس کا سردار
اس کام کے واسطے ٹھہراوین کہ جو کچھہ گانون کے مکھیون کو پوچھنا ہو اوس سے
پوچھین تو وہ جواب دے سکے اور دوسرے ملکون کی اچھی رسم اور
اپنے ملک کے بُرے دستورمین فرق کرنے کا گیان کر سکے اس سے یہ فایدہ
ہوگا کہ گانون گانون کی مکھیا پرگنہ کی مجلس کی مکھیا سے نئی نئی باتین سیکھہ لیوینگے
اور اپنے گانون کی مجلس کے چھوٹے بڑون کے کان تک پہونچا دینگے
اور پرگنہ کی مجلس کے مکھیا یا مالک اپنے سیکھنے کے واسطے ضلع کے شہر مین
ایک مجلس بناوین اور تین تین مہینے کے بعد سب پرگنہ کی مجلسون کی مکھیا
اوسمین جمع ہوا کرین اور اوس مجلس کا مکھیا ایسا مقرر کرین کہ جو بہت عزتدار ہو
اور بڑی لیاقت رکھتا ہو اور بہت گنی اور چاتر اور دانا اور پڑھا لکھا

مولوی یا پنڈت ہو کہ جو سواے پرگنہ کی مجلسون کے لکھیون کے سکھلانے اور سمجھانے کے اپنے ضلع کی مجلسون کا حال دوسرے ضلع کے لوگون کے جاننے کے واسطے لکھ سکے اور دوسرے ملک اور صوبون کے اچھے اچھے دستور و نیاب باتون کو تحقیقات کرکے و پڑھ کے اپنے ضلع کی مجلسونکے واسطے کتابین بنا سکے اور جو جو اچھی کتابین ایسی زبان مین ہین کہ جنکو ہم نہین سمجھتے اونکو ہماری زبان مین کر سکے اور اوتنے پر بھی صبر نہ کرکے اپنے سیکھنے اور جوکس رہنے کے واسطے ضلع کے لکھیا صوبہ کے صدر مقام مین ایک مجلس مقرر کرین کہ جسمین ضلع کی مجلسون کے لکھیا کے ساتھ پرگنہ پرگنہ کی مجلسون کے لکھیا چھہ چھہ مہینے پر اوس مجلس مین جایا کرین مگر صوبہ کے مجلس کا لکھیا بہت ہی عزتدار اور عقلمند اور ایسا لائق ہونا چاہیے کہ اوسکی قدر سرکاری حاکم کرین اور اپنے ملک والون کی بھلائی اور برائی مین وہ سرکاری حاکمون سے اور اوسکے دیس بھائیون کی بھلائی یا برائی کے باب سرکاری حاکم اوسکو لکھ پڑھ سکین اور اچھی اچھی کتابین جو دوسری زبان مین ہون اونکو آپ بھی ترجمہ کرے اور ضلع کے میر مجلسون سے کراوے اور اپنے صوبے کی مجلسون کی کیفیت اور اپنے بھائی بندون کا دکھ سکھ خوبصورتی سے انگریزی مین لکھ سکے اور اخبارون مین چھاپے جس سے سرکار اپنی رعایا کا وہ حال جسکو سرکاری نوکر نہین جان سکتے جان جاوے اور ملک کی رعایا و بادشاہون کو بھی معلوم ہووے کہ کیا کاریگری اور ہنر و علم ہمارے ملک مین ہے اور ہم بھی وہ باتین دوسرے ملک کی جانین و سمجھین —

کاشتکار۔ کیا صاحب ایسی مجلس بے خرچ کے ہوسکتی ہین اور خرچ بھی کیسا۔
سمجھدار۔ نہین بے خرچ کے تو پہلے پہل کچھہ نہین ہوسکتا پر جب علم کی روشنی پھیل جاوے تو پھر بے خرچ کے بھی جو کچھہ ہمنے تبلایا ہی ہونا مشکل نہین ہی مگر جو خرچ درکار ہوگا اوسکے ملنے کی ہم ایسی آسان تدبیر تبلاتے ہین کہ تم کیا جو سنیگا خوش ہوگا۔
کاشتکار۔ ذرا جلدی اوس تدبیر کو تبلائیے میری سمجھہ مین تو کوئی ایسی راہ نہین ہی کہ ایسے بڑے کام کے واسطے روپیہ جمع ہو جاوے۔
سمجھدار۔ وہ آسان تدبیر یہ ہی کہ چھوٹے بڑے غریب مالدار سب آدمی اپنے گھرون کے آدمی مرد لڑکے چھوڑ کے گنین اور جتنے گنتی مین آوین اوتنے پیسے مہینے مہینے دینا اس کام کے واسطے منظور کرلین تو اگر تمھارے گھر مین عورتین و لڑکے چھوڑ کے چار آدمی ہونگے تو آدمی پیچھے ۱۲ سال کے حساب سے ۴۸ سال دینا پڑیگا اور اسیطرح پیسہ پیسہ کرکے ہزارون روپیہ جمع ہو جاوینگے اور اون روپیون سے جو کچھہ ہمنے تبلایا سب کا خرچ آجاویگا۔
کاشتکار۔ واہ صاحب یہ تو کوڑیون کے بھاو جہان بھر کا سامان آپ نے جمع کردیا پر میری سمجھہ مین تو اتنا روپیہ جمع نہین ہوسکتا کہ سب خرچ پورے پڑین۔
سمجھدار۔ کیا کہتے ہو ہمنے پہلے حساب کرلیا ہی جب مُنہ سے نکالا ہی دیکھو ہمارے صوبہ اودہ مین جو آدمیون کی گنتی ہوئی ہی تو رائے بریلی کے

ضلع مین سب ضلعون سے آدمی کم ٹھہرے ہین تو بھی لڑکے چھوڑ ائے مرد ۴۳۱۶۳۴ ہوتے ہین اگر اونمین سے ایک چوتھائی پردیسی یا کنگال اپاہج ہم نکال ڈالین تو بھی ۹۹۰۷۷۱ باقی رہتے ہین اور ایک پیسہ آدمی کے حساب سے ۱۸ لاکھ روپئے آمدنی ہوتی ہی اور ضلع لکھیم پور کھیری مین ۴۰۸۳۶۲ لڑکے چھوڑ ائے مرد رہتے ہین اونمین سے ایک چوتھائی نکال ڈالین تو ۳۰۵۸۷۹۱ باقی رہین گے جن سے سہ لاکھ روپئے وصول ہونا مشکل نہین ہی تو بھی لاکھ روپیہ فوتی فراری کے ہم چھوڑتے ہین اوسپر بھی تین ہزار باقی رہتے ہین۔

کاشتکار۔ یہ تو ہمنے مانا کہ تین ہزار روپیہ ملے گا مگر خرچ تو بہت بیٹھے گا

سمجھدار۔ یہ کیا بات ہی خرچ کبھی آمدنی سے نہ بڑہے گا خرچ کا بھی حال سنو گانون کی مجلس کے واسطے تو کچھ خرچ درکار ہی نہین ہی اسواسطے کہ گانون ہی کے آدمی سب جمع ہوا کرینگے اب رہی پرگنہ کی مجلسین تو لکھیم پور کھیری کے ضلع مین چھوٹے بڑے ۱۰ پرگنہ ہین اونمین سے ۱۰ جگہہ اگر مجلسین ہون تو بہت ہونگی اور پرگنہ کی مجلس کے واسطے جیسا لکھیا درکار ہی ویسے تنخواہ دیئے نہ ملے گا اسواسطے ۱۰ میر مجلس یعنی لکھیا ۱۰ روپئے مہینے کے اگر مقرر ہون تو ۱۰۰ روپئے مہینا ہوگا اور متفرقات خرچ اگر ہر مجلس مین ۵ روپئے مہینا رکھو تو ہر دس مجلس مین ۵۰ روپئے مہینا خرچ ہوگا اور گانون گانون کے میر مجلس جب جمع ہونگے اونمین سے جو اپنا کھا پی نہ سکین گے اونکی مدارات مین مار ہ کا خرچ اگر ہر دس مجلس مین رکھو تو کل ۱۵۰ روپئے مہینا خرچ پڑیگا اب باقی رہی

ضلع کی مجلس کا خرچ تو کسی ضلع مین بڑی تنخواہ کا ار کسی ضلع مین چھوٹی تنخواہ کا
میر مجلس ضرور رہے گا مگر سب جگہہ کا حساب ایکسا رکھہ لو تو عہ خرچ
مہینے مہینے ہوگا میر مجلس ما اخبار و کتابون و کاغذات کا ترجمہ کرنیوالا
ما انگریزی لکھنے والا عہ اردو لکھنے والا منشی للعہ ناگری لکھنے والے
دو منشی عہ عہ کے عہ کے ہرکارے جو پرگنہ کی مجلسون کے پاس
خبر لیجایا کرین چھہ آدمی پانچ پانچ روپیہ کے عہ متفرقات خرچ عہ اب
صوبہ کی مجلس کا خرچ سنو ما عہ ہوگا اور ہر ضلع سے اگر عہ
مہینا بھی دیا جاوے تو پورا پڑ جائے گا اور جیسا ہم بتاتے ہین اگر صوبہ کی
مجلس مین خرچ مقرر ہو تو بہت ہی اچھا بندوبست ہوگا میر مجلس کی تنخواہ
ا بڑا ترجمہ کرنے والا ما دوسرا ترجمہ کرنے والا ما منشی عہ
اردو لکھنے والا محرر ایک عہ ہندی لکھنے والے محرر دو عہ مہینے کے
للعہ چار سوار عہ مہینے کے ما آٹھہ چپراسی عہ عہ مہینے کے
للعہ متفرقات خرچ ما اب حساب سے دیکھو کہ ضلع لکھیم پور مین پرگنہ کی
مجلسون کا خرچ ا عہ و ضلع کی مجلس کا خرچ عہ و صوبہ کی مجلس کا
خرچ عہ ہوا تو کل ا عہ ہوا و آمدنی سمہ تھی تو عہ مہینا
بچ رہے گا اوس سے اچھی اچھی کتابین اور اخبار مول لیے جاوین اور
چھاپے جاوین تو کون مشکل ہے—

کاشتکار— واہ واہ یہ تو بہت عمدہ ترکیب آپ نے بتلائی پر یہ تو
کہیے کہ گانون گانون مین یہ صلاح کون بتلاوے اور روپیہ کسطرح تحصیل کیا جاوے

سمجھہ دار۔ یہ ہی تو ایک کٹھن بات تمنے پوچھی مگر میری سمجھہ مین یہ بھی مشکل یون آسان ہو جاوے کہ سرکار سے پہلے درخواست کیجاوے کہ کوئی لائق سرکاری نوکر گانون گانون مین پھر کر اسیطرح سے جیسا ہمنے تمکو سمجھایا اوس مجلس کے فائدے بتلائے و لوگون کے دلون مین سماوے اور جب وہ راضی ہو جاوین تو جو کھیتی کرتے ہین اونکی توقبولیت مین بڑھ جاوے اور جو کھیتی نکرتے ہون اونسے ایسا بندوبست کراوے کہ گانون کے نمبردارون کو بھروسا ہو جاوے کہ وہ دیا کرینگے اور تب گانون کے نمبردارون سے وعدہ کرالے کہ وہ اپنی مالگذاری کے ساتھہ خزانے مین روپیہ دیا کرین اور پھر سرکار ایسا روپیہ جو آوے صوبے کے میر مجلس کو دیدیا کرنے پر ایسے میر مجلسون کا مقرر کرنا و موقوف کرنا رعیت کے ہاتھہ مین رہنے دیوے۔

کاشتکار۔ سچ مچ آپ نے تو بڑا منصوبہ باندھا ہمنے سنا ہی کہ راجہ بابو تعلقدارون نے بھی لکھنؤ مین ایک ایسی ہی مجلس بنائی ہی۔

سمجھہ دار۔ ہان لکھنؤ مین انجمن ہند مقرر کی گئی ہے مگر اونکا تو سنا خرچ نہین پٹتا اسواسطے کہ وہ سب لکھنؤ مین جمع ہو جاتے ہین مگر غریب آدمی جو اپنا گھر چھوڑ کے کسی ایک جگہہ نہین جا سکتے اسواسطے ہمنے یہ تدبیر بتلائی کہ اونکو گھر مین سب حال معلوم ہو جاوے۔

کاشتکار۔ آپ سچ کہتے ہین اسطرح گھر بیٹھے سب حال جان بوجھہ لین گے اور پڑھنے کو سرکاری مدرسے ہین پر سرکاری مدرسون مین ایک مشکل ہی کہ دھرم کرم نہین سکھلایا جاتا۔

سمجھدار۔ یہ بات سچ ہی مگر سرکار دھرم کرم سکھانے کا بندوبست نہین کرسکتی ہندوستان مین کئی مذہب ہین ہندو مسلمان عیسائی تو مشہور ہین پھر اگر دھرم کرم سکھلانے کا سرکار بندوبست کرے تو ہر مدرسہ مین تین تین پڑھانے وسکھانے والے رکھے اور یہ مشکل ہی پر اس مشکل کو بھی ہم اسیطرح سہج حکمت سے آسان کرسکتے ہین۔

کاشتکار۔ ذرا وہ بھی مہربانی کرکے بتادیجیے۔

سمجھدار۔ وہ یہ ہی کہ ہندو مسلمان سب ایک دل ہوکر اپنے لڑکے پیچھے ایک ایک پیسا مہینا دیوین اور وہ پیسہ ہر گانون کا میرمجلس وصول کیا کرین اور پرگنہ کے میرمجلس کے پاس پہونچادین اور پرگنہ کا میرمجلس ضلع کے میرمجلس کے پاس داخل کرے اور ضلع کا میرمجلس صوبہ کے میرمجلس کے پاس روانہ کرے اور صوبہ کا میرمجلس جگہہ جگہہ تو اوس روپیہ سے مدرسہ مقرر کردے وہندون کا جو روپیہ بچے وہ ہندون کے کام کے واسطے ومسلمانون وعیسائیون کا جو روپیہ بچے وہ اونکے کامون کے واسطے اسطرح اوٹھاوے کہ ہر جگہہ اشتہار جاری کردیوے کہ جو کوئی مذہبی علم مین امتحان دیویگا اوسکو اتنا روپیہ مہینا اسواسطے ملا کرے گا کہ وہ لوگون کو نیک راہ سکھلادے وجو مذہبی کتاب لکھے گا اوسکو اتنا انعام ملیگا اور جو کچھہ روپیہ کتابون کے چھپوانے مین خرچ کرے وکتابین دھرم کرم کی مفت بانٹ دیا کرے تو پھر تم دیکھو کہ کسطرح سب لوگون کا دین مذہب دھرم کرم پھیل جاوے۔

کاشتکار۔ بھلا آپ بتلاسکتے ہین کہ اسطرح کتنا روپیہ ہمارے صوبہ مین جمع ہوسکتا ہی۔

سمجھ دار — کل لڑکے ہمارے صوبہ مین اسوقت ۲۱۸۹۳۳۰ ہین اونمین سے ایک چوتھائی محض کنگال اگر چھوڑ دو توسب کے بابت سالانہ ایک ایک پیسہ مہینا دینے سے ۹ لاکھ روپیہ کی آمدنی سالیانہ ہوگی —

کاشتکار — حقیقت مین یہ بڑی آمدنی ہوگی پیشتر ہمارے سب بھائی بندون کو ایسی بدہ دیوے جیسی آپ نے بتلائی ہمتو خوب سمجھ گئے اور اگر سب تیار ہون تو ہمارے گانون کے سب آدمی حاضر ہین کہ ایک ایک پیسہ مردون اور لڑکون پر مہینے مہینے نچھاور کرین پر اور گانون والون کا حال نہین جانتے —

سمجھ دار — جب سب گانون گانون مین تمھاری سی بدہ ہو جاوے تب کام چل سکتا ہے —

کاشتکار — ایک بات اور یاد آگئی ہی اگر آپ کی مرضی ہو تو اوسے بھی پوچھ لین —

سمجھ دار — ہان ضرور پوچھو ہمکو کچھ تکلیف نہوگی —

کاشتکار — آپ نے پہلے روز کہا ہی کہ جوہار جا سنگہ نمبردار نے دینی دین کو رہی کو لگان نہ دینے پر مارا تھا اور دینی دین نے مار پیٹ کی نالش کی تو اوسکو فوجداری عدالت سے جرمانہ و قید کی سزا ہوئی اور آج ہمنے سنا ہی کہ ایک کتاب مین لکھا ہوا ہی کہ ابہوت سنگہ نمبردار کو کسی تحصیلدار صاحب نے باقی نہ دینے کے قصور پر تھپیڑ ماری تھی اور ابہوت سنگہ نے بہت داد بیداد مچائی پر کچھ نہوا پھر جوہار جا سنگہ کی شنوائی کیسی ہوئی —

سمجھ دار — تھپیڑ مارنے کا تحصیلدار صاحب کو کچھ مقدور نہین تھا قانون مین

صاف حکم ہی کہ اگر کوئی نمبردار لگان وصول کرنیکو کسی اپنی آسامی کو مارے یا کوئی مہاجن اپنے رُپیا کو قرضہ نہ چکانے پر پکڑے و مارپیٹ کرے یا تحصیلدار کسی نمبردار کو باقی نہ دینے پر مارے یا کوئی پولس کا نوکر کسی کو قصور قبول کرنے پر مارے تو بیسیوں قید ہون و جرمانہ کی بھی سزا پاوین ہم تو جانتے ہین کہ تحصیلدار صاحب پر تحصیل مارنیکا قصور ثابت نہوا ہوگا اور یہ ہماری سمجھ مین بھی نہین آتا کہ تحصیلدار صاحب نے تھپڑ مارا ہو تحصیلداری کے کام پر دیوانے یا سڑی مقرر نہین ہوتے تحصیلداری کا عہدہ بڑا بھاری ہی سرکار بہت سمجھ بوجھ کے ایسی بڑی نوکری پر عقلمند آدمی کو مقرر کرتی ہی اور یہ بھی تم جانتے رہو کہ سرکار کبھی پسند نہین کرتی کہ کوئی سرکاری نوکر کسی پر ہاتھ چلاوے یا گالی دیوے مارپیٹ تو بڑی بات ہی اور ابد ہوت سنگہ تو نمبردار تھا بھلا تحصیلدار صاحب اوسکو مارتے اور قید نہوتے ہم ایسے اسکو مانتے نہین ــ

کاشتکار ــ ہمنے سنا ہی کہ تھوڑی مارپیٹ کی فریاد بڑے آدمیون پر نہین سنی جاتی ــ

سمجھدار ــ پہلے تو ابد ہوت سنگہ کچھ چھوٹا آدمی نتھا اور اگر چھوٹا بھی ہوتا تو مارپیٹ کا دکھ جیسا بڑے آدمی پر بیاپتا ہی ویسا ہی چھوٹے پر ایسا نہین ہو سکتا او قانون مین کوئی ایسا حکم نہین ہی چاہے بڑا آدمی کنگال کو ایک تھپڑ مارے چاہے کوئی طالع ور کسی مقدور والیکو چاہے کنگال کنگال ہی کو برابر نالش سنی جائیگی اور قصور کے ثابت ہونے پر سزا ہوگی ہان اگر قصور ثابت نہو تو وہ اور بات ہی ــ

کاشتکار ــ صاحب کچھ تو قانون مین ایسا حکم ہی کہ چھوٹے قصور کی نالش نسنی جاوے

سمجھدار ــ قانون مین ضرور یہ لکھا ہی کہ کوئی ایسا کام قصور نہین ہی کہ جسکا گلہ یا شکوہ کوئی بیچ کی سمجھ کا آدمی نہ کرے سوا ایسے حکم کے ہونیکا یہ سبب ہی کہ فوجداری کے

قانون کے بموجب ذرا ذرا سی چوک سے بڑے بڑے قصور بن جاتے ہین تم سمجھو
کہ اگر کوئی کسی کی چلم پر سے ایک چنگی آگ کی بے پوچھے چلم والے کے اوٹھالے
تو یہ ذراسی بات قانون کے موافق چوری ہی اور تین برس کے قید کی سزا ہی
یا کوئی کسی کے بدن پر غصہ سے ہاتھ اپنا رکھدیوے تو ماریپیٹ ہی اور ایک برس
کے قید کی سزا ہی اب تم سوچو کہ اگر قانون مین کچھ روک نہوتی تو ذراسی عداوت پر
ہر کوئی چھوٹے چھوٹے معاملون کی نالش کرتے اور یہ ہی سبب ہی کہ قانون مین
حکم دیا گیا ہی کہ ذرا ذرا سے بے اصل معاملہ قصور نہ بن جائین مگر تھپڑ مارنا ایسا نہین ہی
کہ کوئی اوسکا گلہ نکرے جسطرح تم کہتے ہو ہمسے گیانی سنگہ ٹھاکر نے بھی ایکدفعہ کہا تھا اور
ابدھوت سنگہ کے تھپڑ چلانیکا چرچا چلایا تھا اور یہ بھی اوسنے دلیل کی تھی کہ اگر کوئی
کسی کی بھلائی کے واسطے ذرا ماردیوے یا کوئی مالک اپنے خدمتگار جاکر ٹہلوے کو
دھولیا دیوے تو قصور ہوگا کاہے سے کہ نتلو جاکر ونین سے ایک وہی ایک تھپڑ
مارنے کی مالک پر نالش نہین کرتے مگر ہمنے نمانا اور سمجھا دیا کہ چاہے مار کھاکے کوئی
خدمتگار اپنی بھلمنسی سے اپنے مالک پر نالش نہ کرے مگر جب نالش کریگا تو ضرور
اپنی داد پاویگا اور یہ کبھی نہوگا کہ سو خدمتگار ذراسی مار پیٹ کی نالش آکر نہ کرین تو
نالش کرنیوالے سے اون نالش نکرنیوالونکا ڈرشٹانت دیکر حاکم کہدیوے کہ تم بھی چپ ہو رہو

کاشتکار — ہم آپ کی مہربانی کا کہانتک شکر کرین آپ نے ہمارے بتلانے کے
واسطے بہت تکلیف اوٹھائی اب آپ سے رخصت ہوتے ہین پرمیشر کرے
کہ پھر آپ کے قدم دیکھین اور یہ کہکر سب سلام کرکے رخصت ہوئے فقط

تمام شد

غلطنامہ مفید الزارعین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۴	جھکریسے	جھگڑے
″	۷	مسین	مین
۳	۵	مموفی	ممنونی
″	۱۲	ایالت کمالات	ایات کمالات
۶	۳	انگشت	انگُشت
۷	۱۳	پنیے	پہنّیے
″	۱۴	جنتنے	جتنا
۸	۱	جھوٹا	چھوٹا
۱۰	۷	خیم کسل	چہسم کسل
″	۹	ہکیا مغیر	کھیا معتبر
۱۹	۱۱	کئی دن	کے دن
۲۰	۹	دیدیا کرین لیوین	دیدیا کرین
۲۱	۳	ہکیا کون	کھیا کون
″	″	مکھون	کھیون
۲۶	۱۱	اوکھہ لو	اوکھہ لو
۲۷	۳	اکر وکر	اَگر ڈگر
۲۹	۱	براوسیطرح	بہراوسیطرح
″	۵	برابر کرتے ہین	* ——

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۱	ہوسو	ہوتو
۳۱	۱۹	مرتبہ نالش	پر یہ نالش
۳۷	۱۰	بکہیڑا	بکھیڑا
۳۹	۱۲	عہد کا	عہد کے
۴۰	″	چہہ تک	چھہ مہینہ تک
۴۱	۲	کرتا جسی	کرتا ہے جیسے
۴۷	+	دفعہ ۱۵۳ حاشیہ پر جو مثال کے نیچے لکھا ہے بجاے اوسکے دفعہ ۲۳ مثال کے اوپر حاشیہ پر ہونا چاہیے یعنے بموجب دفعہ ۲۳ جرمانہ ترمیم خان پر ہوا تھا۔	
۵۳	۱۲	جوجواہر	جواہر
۵۴	۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۲۷۶
″	۸	مین دے	نہین دی
۵۵	۴	تہ دو	تردد
۵۵	″	آپ سے	اب سے
۶۲	۵	ہونے کا	ہونے کے
۶۶	۳	پوروہ بناے	پوروہ بنانے مین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۶	۱۵	آپ کے	آپ ہی کے
"	"	تو اور	سو اور
"	۱۶	اور ہمکو	اور تمکو
۶۷	۵	چاہیے لگان	چاہیے ہلکے لگان
"	۸	گھر کے کھوئی	گھر کے کھوئے
۶۹	۳	آن داتا	ان داتا
۷۱	۱۲	پرسے کسی	پرسے رکی
۷۳	۸	کھینی ہوجاے	کھتی ہوجاے
۷۴	۱۲	ٹباو تھرا	بہاو ٹھرا
۷۵	۸	کوت فیس	کورٹ فیس
"	۱۰	دور کے	دور کے
۷۶	۴	کوت فیس	کورٹ فیس
"	۶	مٹا یا گیا	مٹا گیا
۷۷	۲	سکہ پانچوان	سکہ مین پانچوان
"	۷	تو چاہو جان کے جو بیتے	تو بہی اب جو بیتے
۷۹	ستاونویں سطر کی محاذی میز	+	دفعہ ۲۴۔ ایکٹ لگان۔
۸۷	×	اکبر جون اور اکتوبر نومبر	جون اب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
"	"	قسط ستمبر	قسط دسمبر
۸۹	چھتیسویں سطر کے محاذی میز حاشیہ پر	+	دفعہ ۵۰۔ ایکٹ لگان۔
"	۱۲	اتنے گانون	اپنے گانون
۹۰	چودہویں سطر کے محاذی میز حاشیہ پر	+	دفعہ ۵۲۔ ایکٹ لگان۔
"	ستر ہویں سطر کے محاذی میز حاشیہ پر	+	دفعہ ۵۳۔ ایکٹ لگان۔
۹۱	۱۰	ویکے	کسیکے
۹۳	۶	پاس گذرانی	پاس گذرتی
۹۶	۴	ہے تو نیلام	ہے نیلام
۹۷	اخیر	ایسے قول	اسی قول
۱۰۰	۱۲	زمین حصہ	زمین پر حصہ
۱۰۲	۱۶	بیٹی بیٹی	بٹی بٹی
۱۱۰	۷	اوسیوقت	اوسوقت
۱۱۲	۱۰	ویسے بہگیے	دسے بہگیے
۱۱۹	۹	توسرکاری	سوسرکاری
۱۲۳	۱۰	عذرداری اور	عذرداری نکرسکے اور
۱۳۶	۶	سرکاری قرقی	سرکاری نوکر قرقی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۶	۸		اس سطر مین تہوڑی عبارت رہگئی ہی لہذا یون صحیح کی جاوے جہان یہ لکہا ہی × مال اوٹہا لیجانے × اوسکے آگے یہ عبارت × کی تاریخ سے دس دنکے اندر نالش لگا دیوے تو وہ رکہنے والا یا مال اوٹہا لیجانی × اضافہ کی جاوے اور اسی سطر کے محاذ مین حاشیہ پر لکہدینا چاہیئے دفعہ ۱۸- ایکٹ لگان-
۱۲۷	۸	یہ بہی	یہ ہی
۱۳۲	۶	کرے جو	کرے وجو
۱۴۱	۱۲و۱۳	قبضہ دارون سے ہی-	قبضہ دارونسے ہے-
〃	〃	مین ہے	مین ہی وتیسے ہز
۱۴۳	۷	کرتے ہین	کریے ہین
۱۴۴	۶	آپ ڈپلون	آپ ڈیلون
۱۴۸	۳	زمین کا ٹپہ	زمین کا تپہ
۱۵۵	۱۴	دفعہ ۱۳	دفعہ ۱۱۳

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۵	۱۶	جاری کردی	جاری کرائی
۱۵۷	۹	فرق یاکم	فرق یا خام
۱۵۹	۱۴	سمن خان	حسن خان
۱۶۰	۱۲	دو بہیگہ	عکا/ بہیگہ
۱۶۴	۵	مین زیاتی	مین زبانی
۱۶۶	۵	واپسے نے	واپسے پیے
۱۶۸	۱۳	رہین گی	رہینگی
۱۷۰	۲	پڑتے ہین	پڑتی ہے-
〃	۱۵	کردیوے	کرا دیوے
۱۷۱	۱۴	قرضہ نہین	قرضہ مین
۱۷۲	۳	نہ بہجین	نہ بیچین
〃	۶	جیسے ڈگری	بجسٹے ڈگری
〃	۱۲	دری	اور رہی
۱۷۵	۱۴	بہجا کر	لیجا کر
۲۰۳	۱۶	بیش ۲۰ روز	تیش ۳۰ روز
۲۰۷	۴	سبب اسکو	سبب کسکو
〃	〃	وہ قانی	وہ قانونی
۲۰۷	۱۷	کہہتون کتہتون	کہتون
۲۰۵	۱	عذر قانونی	عذر غیر قانونی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۱	۱۰	منافع ضمن و امانت	شافع و امانت
		ضمن ۱۵-	ضمن ۵-
"	۱۲	+	یہ عبارت رہگئی ہے
			اب اضافہ ہونا چاہئے-
			دعوی سمجھوتہ ضمن ۱۵-
			جو حصہ دار نمبردار پر
			کرین-
۲۱۷	۶	صاحب اسٹنٹ کلکٹر	صاحب اسسٹنٹ کلکٹر و
		تو-	صاحب ڈپٹی کلکٹر تو-
	۹	ہدایت کی اور کلکٹر صاحب	ہدایت کی اور حکم-
		کمشنر صاحب کے حکم-	
۲۱۸	۱۳	جس مقدمہ	جس مین مقدمہ
۲۶۲	۱۳	لڑنے والو کو لکھینر	لڑنیوالے لکھین
۲۶۸	۴	رنج وکرووہ	رنج وکرووہ
۲۷۴	۱۶	کے رہے تمسک	کے ذمے تمسک
۲۷۸	۹	فضیحت	جھنجھٹ
۲۷۹	۱۷	یہ سمجھنا چاہئی	یہ نہ سمجھنا چاہیے
۲۸۰	۶	کھون لگان	کیا لگان کے
		کے تو معاملہ-	معاملہ-
"	۷	تو ہم لگان کے	جو لگان کے
		معاملہ کو ہم-	معاملہ کو ہم-
۲۸۱		حاشیہ پر مخاذی فیصلہ کیا جاتا ہے کے دفعہ ۱۱۱- ایکٹ لگان اضافہ کرنا چاہئے-	
۲۸۳	۷	سب کام	سب کا کام

تمام شد